اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ

رسالہ نافعہ مسمّٰی بہ

عزیز الآفاق

فی مسائل الاخلاق

والملقب بہ

حفیظ الفضائل

مولفہ عزیز صمدنی

سنہ ۱۹۲۴ء

مطبوعہ نامور پریس الہ آباد

فہرست مضامین عزیز الآفاق فی مسایل الاخلاق مولفہ عزیز صمدنی

عدد	مضمون	صفحہ
۱	دیباچہ	۱
۲	**تمہید** درود سیاح بمقام دانشپور۔ مہمان نوازی امیر کبیر۔ تقریب بیان	۳
۳	**مکالمۂ سیاح** تقریر سیاح نسبت مسایل وکتب اخلاقیہ (خصوصاً کافی و غیر مکمل ہونا عزیز الاخلاق کا)	۲۸
۴	**مباحث اخلاق** موضوع علم۔ موضوع علم اخلاق	۳۸
۵	تمام فضایل نفسیہ و رذایل خبیثہ کا تعلق نفوس سے ہے۔	۳۹
۶	اضداد فضایل	״
۷	موازنہ اضداد و فضایل۔	۴۰
۸	شبیہ فضایل	۴۳
۹	محافظت فضایل۔	۵۴
۱۰	علاج امراض نفسانی کی تدابیر۔	۶۰
۱۱	امراض نفسانی کی مختصر کیفیت اور علاج۔	۶۱
۱۲	التقاط عزیز الوصایا۔	۱۰۸
۱۳	(ضمیمہ) چند اکابر قوم کے مصنفانہ تحریر اور برجستہ خیالات۔	۱۳۶
۱۴	اطلاع	۱۴۰

يُؤتِی الحِکمَۃَ مَن یَّشَآءُ وَمَن یُّؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ

خَیرًا کَثِیرًا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الاَلبَابِ ○

عزیز الاخلاق کی اشاعت اور اوسکے استحقاق سے زیادہ قوم کی قدردانی نے مجھے یہ حوصلہ دلایا کہ مین مسائل اخلاقیہ کی توضیح اور مباحث تمدنیہ کی موشگافی کا سلسلہ جاری رکھکر قدردان قوم کو اونکی جانب توجہ کی تکلیف دون لہذا مین نے رذایل و اضداد فضائل اخلاق کو اس کتاب مین بیان کیا کیونکہ فضائل تو اوس کتاب مین مشرح ہین۔

مین نے ان امور اہمہ کے اظہار مین کسی شخصی توہین اور ذاتی مخالفت کو مدنظر نہین رکھا بلکہ اوسکو مکروہ جانکر بلا کسی تخصیص وخطاب کے ایک جہاندیدہ کی سرگزشت کے پیرائے مین لکھا اور ناظر شایق کی دلچسپی کو بڑہایا۔

اے اللہ اس ناچیز تالیف کو قوم قدرشناس استفادہ کی نظر سے دیکھے اور وہ مقاصد حاصل ہون جنکے لئے یہ کتاب ہے۔ ٭

مقام کرچھنان
یکم نومبر ۱۸۹۱ء

خادم وخیراندیش قوم
عزیز ابن منظور
رضوی صمدنی

٭ یہ کتاب اور کل تالیفات مولف کے نسخے بشرطیکہ باقی وموجود ہون مجھسے ملسکتے ہین ۱۲

سید نذیر حسین صمدنی نزیل
کرچھنان ضلع الہ آباد

تمہید

دانش پور ۔ دار العلم ۔ سیاح کا ورود ۔ ایک ہمدرد قوم کی مہمان نوازی ۔ سیاح سے اوسکی سیاحت کی وقایع سنانے کی درخواست

ایک سیاح محقق مزاج کا بسبیل سیر و سیاحت نواب بنگش کی عملداری مین
گذر ہوا اور چندے اپنے مذاق طبیعت کے موافق علوم و فنون کی تحقیق و
تفتیش مین بسر کیا جس مقام پر جس سے جو حاصل ہوتا گیا اوسکو ضبط ذہن کیا
موقع ملا لکھہ بھی لیا اتفاق وقت سے ایک ایسی آبادی مین جا پہونچا جسکے اطراف
و جوانب پر نظر سرسری ڈالنے سے خیال مین آتا تہا کہ بالضرور کسی وقت یہ
مقام مردم خیز ہوگا آبادی اوسکی اگرچہ مختصر ہی تہی مگر قرینہ اوسکا گواہی دے رہا
تہا کہ بیشک مسکن عقلا و علما کبھی تہا فضا بھی دلکش تہی پانی بہی اچھا تہا کھلا میدان
و وسیع آبادی کے ہونے سے صحت و تندرستی بستی والونکی اچھی نظر آتی تہی بیشک
پرانے مکانون اور ٹوٹی پہوٹی عمارتون اور گری ہوئی حویلیون کی کھنڈہر سی
قیاس مین گذرتا تہا کہ اگلے زمانے مین بہت بڑا شہر ہوگا اور اسی کے لئے
عرفی نے یہ شعر کہا تہا شعر

ازنقش و نگار در و دیوار شکستہ ‌ ‌ ‌ آثار پدید است صنادید عجم را

دریافت سے مقام کا نام دانش پور معلوم ہوا جس سے خیالات
کو یقین کا درجہ ملنے کی امید ہوئی اور تصور پیدا ہوا کہ فی الواقع گذشتہ ایام
مین عقلمندون کی یہ بستی ضرور ہوگی جب تو ایسا نام تجویز کیا گیا اسی تخیل
نے یہ حوصلہ دلایا کہ یہان کے باشندونسے ملنا چاہیئے اونکی معاشرت
اور تمدن کا دیکھنا ضروری امر ہے اور یہی دیکھنا مدنظر ہوا کہ ماضیہ کیفیات (جنھون
نے خیالی تصویر کھینچی تھی) اب کچھ باقی بھی ہین اور حالیہ برتاؤ اور موجودہ
انداز کیسا ہے اخلاقی حالت کو تنزل ہے یا کوئی دوسرا رنگ اوسنے بدلا ہے
جابجا گشت کرتے چکر لگاتے ہوئے چراغ جلنے کے وقت آبادی
کے اندر پہونچنا ہوا ایسے تنگ وقت مین جیسے بنا کچھ نہ کچھ دیکھ ہی لیا جو نادر
تاریخی بات (جسکی سیاحون کو خواہش ہوتی اور اسیکے لئے قطع مسافت
بعیدہ کرتے) پائی نہایت غور و تعمق سے ضبط ذہن کر لیا اب یہ فکر ہوئی کہ
کہین قیام کیجیئے اور اس کالے دشمن (رات) کے مہمان بنیئے اسی تردد مین
عمدہ مقام کی تلاش تھی اور تلاش مین یہ بھی منظور رہا کہ ایسی جگہہ رات بسر ہو
کہ جہان دلچسپی ہو اور سیاح کی یہی دلچسپی ہے کہ تازہ حالات دریافت ہون
یا پرانی کیفیتون کی تحقیق ہو اسی تجسس مین ایک ایسے مقام پر وارد ہوا جسکو
دار العلم کہتے تھے اور جب محلہ کا نام ایسا سنا فوراً ذہن مین گذرا کہ آج موںہہ
مانگے مراد ملی اور اس سے بڑھکر کیا نعمت ملے گی یا ملتی کہ علم ہی کے گھر مین داخل
ہو گیا بس خدا کا شکر کر کے محلہ کے اندر قدم رکھا جس طرف نظر پڑی روشنی ہی
روشنی تھی یعنی چراغ بتی کا ذکر نہین علمی طریق سے برقی مادہ کے لیمپ روشن

تھے وہ صفائی تھی کہ رات کو ذرہ اوٹھا لینا کوئی مشکل امر نہ تھا مناسب وسعت
مکانات کی کچھ ایسی واقع ہوتی تھی کہ تازہ ہوا کا ہر وقت بآسانی گذر تھا مکانات
کا خوش قطع ہونا اونکی اونچی کرسی اور طرز عمارت سے ظاہر تھا اور گویا بزبان
حال کہہ رہا تھا کہ بانی اور مقیم عمارت خوش سلیقہ وخوش طبیعت ہے اگر زیادہ
کہا جائے تو فسانۂ عجائب یا اور کسی کہانی کی مبالغہ آمیز وغلو انگیز باتون کا
اس سچی حالت وعبارت واقعی پر گمان ہو جس سے حال کا انشا پرداز بیزار ہے
ایک مکان کے قریب جا پہونچا ایک نہایت تمیز دار شخص نے تقدیم
کرکے معمولی سلام کے بعد مصافحہ کیا اور مزاج پوچھکر عرض کیا کہ حضرت ظاہری
انداز سے آپ تازہ وارد اور غریب الوطن معلوم ہوتے ہین بہت نا وقت ہو رہا
ہے اگر فرودگاہ کا مناسب انتظام نہوا ہو اور ناگوار خاطر بھی نہو تو اسی گھر
مین شب باشی فرما کے ماحضر کو قبول کیجئے اور میرے آقا ومخدوم مالک خانہ کو
ممنون فرمایئے جسکی جانب سے میری یہی خدمت مقرر ہے کہ جو مہمان اس راستہ
سے گذرے اوسکو تکلیف درود دیکر التماس قدوم کیا جاسے اور جو ہو سکے
خدمت کیجاے میرے آقا کو منظور یہ ہے کہ اس پیرایہ مین سیاحون سے ملاقات
ہو اور تجربہ و واقعات جدید سنے جائین اگر آپ نے میری عرض قبول نفرمائی
تو اونکو خبر کرتا ہون وہ آپ کو خود لیجائینگے اگرچہ اس تقریب کے قبول کرنے
مین کوئی امر مانع نہ تھا مگر اس خیال سے تامل تھا کہ امرا کی صحبت اور اونکے آداب
وتسلیمات ومجرا وکورنشات کی بوچھار ایسی تکلیف دیگی جیسے اوس مسافر کو
برسات کا پانی ایذا دیتا ہے جسکے پاس بارانی اور چھاتہ نہو خادم نے گذارش

حسان عرض کیا تو مالک باوقار نے اپنے بڑے لڑکے کو بھیجکر التماس
قدوم کیا اور اوس نے ان مختصر الفاظ مین عرض کیا کہ اس کفش خانہ کو اعزاز
دیجیئے اور سنت ابراہیمی کا ثواب لیجئے اہل سخا ہمیشہ اپنے احسان سے
کسکو محروم نہین رکھتے یہ الفاظ انکسار کچھہ ایسے سچے خلوص سے بھے کہ
بے تامل اوسکی معیت قبول کی اور سب لوگ اندر چل ہوے جسوقت احاطہ
اور عام مکانات سے گذر کے خاص مقام تک پہونچے تو دیکھا کہ ایک نگیرہ
نہایت سادہ طور کا کھنچا ہے جس مین ایشیائی بناوٹ کو بالکل دخل نہین ہان
صفائی اور اوجلاپن ضرور تہا دائین بائین کرسیان اور جابجا دنگل پڑی تہی
جنپر نہایت نرم وسادہ طریقے کی گاہے بچھے تھے فرش نہایت صاف وستھرا
تہا تخت صدر نشین مقام ممتاز پر لگا تہا مگر نہایت چھوٹا مسند وتکیہ بھی ویسا ہی
تہا آرایش یا سجاوٹ فضول کا نام نہین ایک صاحب نہایت خودداری
اور دلی انکسار کے ساتھہ اوسپر متمکن تھے سیدھی سادی وضع نہ رندانہ اور
نہ عالمانہ متوسطانہ سب رنگ ڈہنگ تہا نیچی داڑھی مونچھین کتری ہوئین قمیص و
عبائی عربی زیب تن کلاہ چاریاری سر پر بکمال حلم و وقار باعث اعزاز دربار
تھے روشنی سے تمام دیوانخانہ بلکہ تمام مجلس اجگمگا رہا تہا جسوقت مسافر سیاح
کو پیش نظر پایا وہ حضرت مسند سے اوٹھے لب فرش سے لیا اور تکلیف قدوم
کا شکریہ بجالائے مزاج پوچھا مصافحہ ومعانقہ ہوا کیونکہ معمولی سلام تو پہلے ہی
ہوچکا تہا مسند کے قریب پہونچکر ارشاد کیا کہ اسکو شرف جلوس دیجئے سیاح
نے نہایت ادب سے ہر تقریب ورسم استقبالیہ کی نسبت مناسب و

موزون جواب دیا جس سے مالک خانہ کے دلکو مسرت اور اوسکی قابلیت
کا یقین ہوا باوجود اصرار بلیغ کے شریک مسند ہوا اور سامنے ایک کرسی
پر بیٹھکر امیر قدر دان کی مسافر نوازی کا شکریہ بجا لایا جسکا جواب بھی ویسا ہی
ملا تھوڑی دیر کے بعد سیاح نے رخصت ہونا چاہا تو ارشاد ہوا کہ ابھی تو کچھ
بات چیت ہوئی نہین آپ نے اپنے ذخیرہ خبرت سے کوئی حصہ عنایت فرمایا
ہی نہین ہے پھر آپکا تشریف لیجانا چہ معنی - آمدن با جازت و رفتن بارادت
آپکے ملک کا کیا دستور ہے ورنہ یہان تو آمدن بارادت و رفتن با جازت مشہور
و معمول بہ ہے غرضکہ یہ اصرار اسدرجہ بڑھا ہوا پایا گیا جس مین تکلف و تصنع
نہ تھا مجبورانہ کیا بلکہ بمسرت تمام قیام شب قبول کیا بعد فراغ حوائج ضروریہ
دسترخوان بچھایا گیا تو ادب و انکسار سے ہر شخص حاضر ہوا ازانجملہ امیر گردون
حشم کے چند صاحبزادگان والاشان بھی تھے اونکے طرز کلام و طریقہ ادب
سے ظاہر تھا کسی بڑے لیئق اتالیق کے تعلیم دئے ہوئے اور اپنے تہذیب
یافتہ پدر عالیقدر کے زیر سایہ شفقت تربیت پائے اور فیضان خدمت اکابر
علما کا حاصل کئے ہوئے ہین جس وقت یہ نونہالان باغ کامگاری تشریف لائے
تقدیم کر کے سلام کیا اور مستفسر حالات سیاح ہوے اور ایسا طرز و انداز برتا
جس سے سیاح دوست و مسافر پسند طبیعت پائی گئی امیر عالیقدر کا ارشاد
ہوا کہ بعد تناول طعام یہ ذکر چاہیئے تاکہ سب کو حضرت کی کیفیت ظاہر ہو جاے
اور مجھے اوس نعمت کا حصہ ملے جسکی تمنا ہے - کہانا بھی ذرا معمولی حد سے
بڑھا ہوا تھا کوئی بناوٹ و تکلف ایسا نہ تھا کہ جسپر یہ مثل صادق آے

کہ سب کمائی بوڑھے نے نذر کر دی -

کہانا کہانے کے بعد معمولی عطر پان ہوا جسکا جی چاہا وہ بیٹھا رہا جسنے چاہا چلدیا - جب معدودے چند خاص خاص اشخاص رہگئے تو سلسلہ تقریر یون شروع ہوا -

امیر کبیر - (سیاح کی طرف مخاطب ہوکر) مین آپ کے تشریف لانے سے نہایت ممنون ہوا واللہ (یہ واللہ تکلفی نہ تہا بلکہ خالص طور پر) آپ نے وہ احسان فرمایا کہ کسی نے نہ کیا - کیونکہ سیاح نازک خیال ومعنی آفرین مزاج ہوتے اونکی خاطر عاطر کب کسیکے پابند ہوسکتی اوس کا خیال نفرما کے میرے بڑے بیٹے کی عرض کو قبول کیا کہ وہ محظوظ ہوکر آپ کو لے آیا اب یہ عرض ہے کہ اپنی کیفیت مختصر سفر وسیاحت سے مجھے آگاہی بخشئے نایاب ونادر زمانہ جو اشیا ر دیکھی ہون اونکی حقیقت سنائیے جن علما وصلحا ر قوم سے ملاقات ہوئی اونکی تہوڑی سوانح عمری بھی بتلائیے اور یہ بھی لحاظ رہے کہ بندہ آپکو جلد یہان سے تشریف لیجانے کی اجازت ندے گا -

سیاح اس فقیر کا نام سید عبد الکبیر ہے میرے بزرگ اور سرآمد اصفیا حضرت امام الحجہ شیخ الاسلام مولانا سید رفیع طاب ثراہ تھے جنکا سلسلہ النسب حضرت امام المتقین امیر العارفین مولانا سیدنا امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سے ہے مشہد مقدس سے میرے بزرگوار موصوف ہندوستان مین تشریف لاے مجھسے بیشتر جو صاحب گذرے صاحب علم و

عمل صوفی تجرد صفت عارف ملک سیرت اہل منصب و خطاب و جاگیر تھے اوس خاندان کا ننگ و عار یہ درویش ہے۔

بلاد عرب سے اقصار ہند تک جسقدر شہر و قریات ہین سب میرے دیکھے ہوئے ہین جو جو نادرات و عجائبات زمانہ دیکھے جن جن مصلحان قوم کی خدمت کی اونکی کیفیت کہانتک عرض کرون اوراق سیاہ کرڈالون جب بہی خاتمہ نہو اور اگر زبانی بیان کرون اور حالات واقعی بیکم و کاست بہی کہون تو بہی غلو و مبالغہ پر گمان بے گمان ہوگا حضور نے سنا ہوگا اور جانتے بہی ہین کہ مسافر سیاح کی بات قابل وقعت کم ہوتی مثل مشہور ہے (ع)
جہاندیدہ بسیار گوید دروغ۔ مین نے تو اپنی زبان روکی ہے کچہ نہین کہتا البتہ گوش شنوا و دیدہ بینا میرے قبضہ مین نہین ہین جو کچہ مین نے دیکھا یا معتبر روایتون سے دریافت ہوا اپنے روزنامچون مین بالاختصار لکھہ لیتا ہون کسی وقت حضور والا کے ملاحظہ شریف مین گذرانونگا ہان یہ ضرور ارمان ہے کہ جناب کی قدسی انفاس کا فیضان اپنے ساتہہ لیجاؤن کچہہ زبان مبارک سے سنون یا تالیف شریف دیکھون مجھے تکلف کرنا نہین آتا اور نہ میری اُستادی اسکا سبق دیا اگر سبق لیتا تو دست و پا شکستہ اپنی ٹوٹی پہوٹی کھنڈہر مین بیٹھا رہتا اور اوسی کو تمام کائنات جانتا حضرت کا جمال شریف یا تمام دنیا کے بدایع نہ دیکھہ پاتا گولر کا بھنگا ہی بنا رہتا۔ مجھے امید ہے کہ جناب اقدس کچہ ارشاد فرماکے فقیر مسافر کو احسان مند فرماینگے

امیر کبیر۔ کیا کہون مین کون ہون کس خلجان مین زندگی بسر کررہا ہون بس یہہ تصویر

لیجیے کہ خدا کا بندہ آدمی برائے نام ہون آدمیت کی جو صفات ہین
وہ بالکل مفقود ہو رہی ہین اپنی قوم ادبار زدہ کی اصلاح اور اپنے ابناء جنس
کے ساتھہ ہمدردی اصل اصول انسانیت ہے وہ مجھہ مین تو کیا کسی مین
نہین ہے اور اگر بالفرض کسی قوم مین ہو تو ہوا کرے ہماری شامت زدہ
قوم (**مسلمان**) تو گویا اسپر لعنت کھہ چکی تبرا بھیج چکی جس طرح آتشبار
ہتیار سے کوئی شکار بھاگتا ہے یہ قوم اپنے جنس کی ہمدردی اور اصلاح
سے کنارا کر گئی ہے ہمدردی کا لفظ کہکر اگر زنجیر سے بہی باندہو تو بلا مبالغہ
یہ امر ہے کہ درخت کو جسمین زنجیر بندہی ہوئی ہے تڑا کے بہاگ جائین
کہائین خندق ور کنار ساتون سمندر بہی پہاند جائین تب بہی تسکین نہو -
اگر خدا کے بندونسے کوئی بندہ باہمت پیدا ہو جائے تقریر و تحریر و زر خطیر
کے وسائل سے اپنی سوتی قوم کو جگا کے راہ پر لانے کا بندوبست کرے
پہر کیا کہتا اوسی کے پیچہے اوسی کے بہائی بند پڑ جاتے کوئی تکفیر کا فتوی
لیئے پہرتا ہے کوئی توہین کر رہا ہے کوئی اوس بیچارہ کی گذشتہ حالات کو
نہایت بیحرمتی سے کہتا ہے کوئی سلف کی عبارت چرانے والا خطاب
دیتا ہے کوئی صاحب ارشاد کرتے ہین کہ کچھہ اس مین غرض ضرور ہے
اجی حضرت غرض یہ کیا کچہ کم ہے کہ اپنی قوم کو اعانت پہونچے آینوالی
نسلین خواری و فروماندگی مین اپنی حالت پر پریشان نکرین مجھے تو جناب
اسکی پروا نہین ہے چاہے مجہے فاسق و فاجر کہین خواہ کچھہ اور ہی خطاب
دین یا غیر مقلد* وہابی لامذہب بنائین اسکو جانے دیجیے کافر ہی بتائین

جو جسکے مزاج مین آئے کہے لیکن اتنا ضرور کہیے کہ اس کا یعنی (امیرا
کہنا یا اسکی تلاش بے جا نہین ہے غمخواری و دردمندی ضرور ہے عمل
چاہے کرے یا نکرے کسی نہ کسی وقت ضرور کچھہ ہو رہے گا - بہت پرانا
قول مشہور ہے کہ شہر روم ایک دن مین نہین بنا تہا رفتہ رفتہ سب کچھہ
ہو جائے گا مگر اب وہ وقت نہین رہا دیگر اقوام نے بڑی بڑی ترقی
و عروج کی دولتین پائین اور پاتے جاتے ہین - اور مذہبی عقل یا
ٹیڑہے خط کی قسمت اگر ہے تو ہماری ہی قوم ہے مذہبی پابندی کو (جس سے
سب کچھہ ملا تہا اور ملنے کی امید ہے) تو گویا اونکی طبیعت سے کوئی لگاؤ نہین ہے
غمازی و مردم آزاری و حسد و رشک و رنج دہی و بدگوئی بیحیائی غصب مال
و کینہ و رشوت خواری قمار بازی بادہ گساری انکے بائین ہاتھہ کا کرتب
ہے یا یہ فرمائیے کہ جب پیدا ہوئے تو دایہ مہربان نے گھٹی مین یہی اجزا
پلائے تھے کہ رگ و پے و اعضا و جوارح مین پیوست ہو گئی افسوس
یہی قوم کسی وقت سر آمد اقوام تھی جس نے جو دولت علم و ہنر پائے
اسی سے پائے دررسی و ہمجنس نوازی کا سبق اسی سے لیا اولوالعزمی
و شان غیوری تو گویا اونکا آبائیہ طریقہ یا اونکی اخلاقی تعلیم کا پورا نتیجہ و
ثمرہ تہا جسکو آفت رسیدہ پایا اوسکا ساتھہ دیا ظالم کو سزا دی جو کچھہ
حاصل کیا مظلوم و ضعیف کے حضور مین گذرانا یہی وجہ انکے اعزاز و امتیاز
کی تہی اور جس کام کو وہ کرنا چاہتے تہے اگرچہ وہ مشکل ہی کیون نہو تا
کر ہی گذرتے تہے یاس و ناکامیابی تو اونکے پاس پہونچنے کی مقدرت

رکھتی ہتی افسوس کہ وہی قوم بزدل ہوگئی طلب معیشت کی فکر ہی ہنین
جس نے چاہا زیروزبر کرڈالا اور کیون نہ کرڈالے جبکہ اونکی اخلاقی
تعلیم وتمدنی تربیت نامناسب ہے۔ آہ وہ کالی بلا یا وہ کالی ناگن
جسکے کاٹے کا منتر ہی ہنین جسکا زہر کسی تریاق سے زایل ہنین ہوتا یا
وہ جن اونکے سرپر سوار ہے جسکے اُوتار کا عمل کسی تجربہ کار عامل کے پاس
اسوقت ہنین انکا رفیق شفیق ہی جسکو اہل علم تعصب کہتے ہین اور میرے
پندار مین وہ حکم العادۃ کالطبیعۃ کا رکہتا ہے جسکے لئے بڑے مصلح قوم
سعدیؒ کا قول درست ہے ؎ خوے بد در طبیعتے کہ نشست ؂
نرود جز بوقت مرگ از دست۔ اور میرے نزدیک تو اسوقت مرگ
سے بہی بدتر حال ہے اس سے تو موت ہزار ہا درجہ عمدہ ہے اور
سُنئے ہر ایک کو یہی دعوی ہے کہ تعصب کا اثر ہم تک ہنین پہونچتا مگر ذرا
غور سے تو کیا سرسری طور پر اوسوقت خود امتیاز کرلے کہ جسوقت کوئی
منصف مزاج صلح پسند نیک خو کم گو خیر جو صائب ومتین وحلیم طبیعت
کوئی کلمہ راست بے زیغ وتعصب بلکہ بپاس رعایت کہتا تو حد مرتبہ
پیچ وتاب کہا کر رہجاتے برُو کہنے کے مجال کہان سے لائین نہ وجاہت
ظاہری ونہ مادہ علمی اور نہ معاشرت مجلسی اور نہ طریق سخن گوئی ونہ لہجہ
فصاحت ونہ مذاق بلاغت کمزور اور مار کہانے کی عادت مشہور رہے
کہیا کہین اور کیا لکہین مگر پیٹہ پیچہے کے بڑے بہادر سورما ن جو دل
مین آیا بک دیا بڑی آن وبان سے ارشاد کر رہے ہین کہ اجی بڑے

عندی ہین نہ کسیکی مانتے اور نہ سنتے اپنی کہے جاتے ہین اور ایسے بدعقیدہ
کہ معاذاللہ و معاذاللہ گردش فلکی کے منکر رسولخدا کو اپنے مثل بشر جانتے
آئیہ ہدیٰ کی پیروی کے خلاف بلکہ دشمن نصارا کے یار غار سڑی کتابون کا
ترجمہ کرکے فلسفی و مولوی بن بیٹھے رازی و ابن حنبن کے نام لیوا پیدا
ہوئے اجی وہ لوگ پورے دہریہ خدا کے وجود ہی کے قائل نہ تھے
میان کے مان باپ تمام عمر گدائی کرتے رہے دادا میانجی رہنے خود
کل تک جوتیان چٹخاتے تھے کسی مولوی کو کچھ لے دے* کر سند تفسیر
وحدیث لے آئے فاضل محدث و فلسفی ہوگئے تمام کتابین ادہر ادہر
کاٹ چھانٹ کر دو چار کتابین بنالین ذرا خوشامد کرکے علماء سے تقریظین
منگالین لیجئے لاین مولانا کہلانے لگے اندہون مین کانے راجہ بنے
دیہات مین اسپیچ وعظ دئے بڑے اسپیکر و فصیح واعظ مشہور ہوئے
اخبارات مین عربی و فارسی اردو کی چار چھہ عبارتین لکھکر چھپوادین
اہل الرائے مشہور ہوے مین نے بہت برداشت کی ورنہ جواب
دیتا تو اپنا سامنہ لیکر رہجاتے بہائی پچھو علی اور منگل حسین نے روکا
ورنہ ہتانہ پر پہونچادیتا غیر کی مجلس مین ایسی وریدہ دہنی - ۱۱ اور سنئے
اگر کسی خیرخواہ قوم نے قوم کی بھلائی کے لئے کوئی تدبیر سوچی
یہ تو ظاہر ہے کہ آج کل کے مصارف اور پہر کسکے وہی شامت زدہ قوم

* معاذاللہ - علماء دین کی حق مین یہ کلمے اور انکی ہیہ بیقدری ۱۲ عزیز

مسلمان کے ایسے نہین کہ کسی کو کچہ پس انداز یا توفیر ہو ایک شخص
کی اعانت و مدد سے کام تو چلتا ہی نہین ہے اگر کسی قسم کی چندہ
کی تجویز کی تاکہ اوسکے نفع سے کسی کالج یا اسکول یا کتب خانہ کے
مصارف پورے کئے جائین اور قوم کی تربیت و تہذیب درست
ہو چندہ دینا تو بڑہی کہیر ہے مگر یہ ضرور کہا جائے گا کہ کیا حاجت کالج
یا کتب خانہ قایم کرنے کی ہے اجی جسطرح سے ملّا کے پاس پڑہتے رہے
پڑہا کرینگے دستور الصبیان گلستان ہر جگہہ ملسکتی ہے جسکے پڑہنے سے
نوکری ملجائے گی یا مدرسہ مین مڈل پڑہ لینگے منطقی و فلسفی ہونے سے کیا
حاصل - دینی مسئلہ پوچہنے کے لئے دہلی موجود ہے بیفائدہ چندہ دینا
اپنا روپیہ لٹانا اور برباد کرنا ہمارے نزدیک حماقت ہے یہ بڑے
ہمدرد و خیر خواہ قوم بنتے ہین کہ ہماری گرہ کٹوائے اور بیہودہ روپیہ خرچ
کراتے سب نہین تو آدہا ضرور حصّہ ہو گا اگر ایسا نہین ہے تو ہر جگہہ اسپیچ
دیتے جلسہ کرتے اور پہرتے رہتے ہین مال مفت دل بیرحم بڑے
خیر اندیش اسلام و قوم بنکر تشریف لاتے ہین اور سنئے اگر کوئی خیر اندیش
قوم اپنے فرایض منصبی کے بجا لانے مین (جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہی)
سرگرمی و مستعدی ظاہر کر کے جہالت و خواری کے اندہے کوئین سے
نکالنے کی فکر کرتا ہے اور اسلامی دعوت دیتا تو حضرات بدسگال قوم
اوسکے آنے کو روکتے وعظ دلئے جاتے کہ ہرگز اسکے پاس نہ جانا نگئے
اور خراب ہوئے نہ دنیا مین اور نہ دین مین ٹھکانا لگے گا - دنیا مین چندہ

ہمکو مفلس کردے گا بجا آوری حکم مین جہنم نصیب ہوگا یہ اسلامی دعوت نہین ہے ارتداد و لامذہبی کا حصہ دیا جاتا ہے اور اگر بالفرض کسی پختہ عقل نے ان ہفوات پر عمل نہ کیا کان نرکھا پھر کیا تھا تدبیرین شروع ہوگئین کوئی مخبری کرتا ہے کہ جہاد کا وعظ ہے کوئی ظاہر کرتا کہ بغاوت سلطانی کے اشتعالک ہے اجی ایسے واعظ کو ٹھہرتے ند بیچئے اسکی نصیحت کے اثر سے (کہ جادو بیان ہے) نیچر و وہابیت زیادہ پھیلے گی†

اور سنئے - اگر کسی خیرخواہ قوم نے دماغ سوزی کرکے اپنی حمیت اسلامی سے کوئی کتاب لکھی تاکہ اوسکی اشاعت سے خاص و عام کو فائدہ پہونچے کتاب کو شائع ہونا ہی نصیب نہوا کہ فضول و لغو اعتراض جما دیئے گئے عروض و قافیہ بقول شخصے ندارد تک بندی سہی اب فخریہ ارشاد ہو رہا ہے کہ ایسی جرح و قدح ہوئے کہ مولف بغلین جھانکتا ہی معافی کے خطوط آئے جواب ملنا کیسا - حالانکہ مولف لئیق نے ایسے آبرو باختہ و جاہل اشخاص کا جواب لکھنا ذلت اور دون مرتبت اپنی سمجھا بلکہ جواب جاہلان باشد خموشی - پر عمل کیا - اجی حضرات مولف بالکل بے علم اور مضامین کا سرقہ دن دوپہر کرنا ذرا اوسکا سرقہ ثابت تو کر دیجئے تالیف کسکو کہتے تصنیف کیا ہے اسکا مابہ الامتیاز بتا دیجئے آپ ہی کچھ چوری کرکے کوئی کتاب لکھئے سٹری بگڑی پرانی

† دال مین کچھ کالا نظر آتا ہی عجب نہین کہ مولف بطاعن کا مورد ہوا ہو ۱۲ نونگلر حسین

عبارتون کو ذرا درست کرکے جلا و رونق دیجئے اور زر خطیر اشاعت مین
صرف فرمائے یہ بہی نہ سہی یہی فرمایئے کہ اشاعت مضامین مفید جس سے
تمدنی و اخلاقی حالت درست ہو یہ کیا کوئی بُری شے ہی جسپر آپ لاحول
بھیج رہے ہین کیا آپ تہذیب و تربیت کے مسائل کو بُرا جانتے اور
کیا فی الواقع وہ ایسے ہی ہین مہربانی کرکے ارشاد کیجئے ممنون فرمائے
جواب ندارد کچہ ارشاد ہوگا کہینگے تو یہی کہینگے کہ خدا جب ہماری حالت
درست کرنا چاہے گا درست ہو جائے گی کسی کی خیر خواہی کچہ فائدہ
ندیگی افسوس کہ یہ جواب ایسا بچرا ورہے لگا ہے جیکا ردہتوڑی سی عقل والا
آدمی کرسکتا ہی جناب کیا خدا نے کہدیا ہے کہ بہلائی مین کسیکی شرکت نکرے
کیا مصلحین ملت و امت نے نہین فرمایا کہ خدا نے تمام نعمتین سامنے کر دی
ہین اوسکا لینا تمہارا کام ہے اور نعمتین کبہی بےعقلی سے کسی کو ملین ہین ذرا کہو تو
شامت و ادبار کے خود نذر ہونا چاہیئے جبکہ یہ مسلم ہے کہ ؎
بے اجل گرچہ کس نخواہد مرد ✤ تو مرو در دہان اژدرہا
اور مین اس قول پر قربان ہون ؎ اگر بینم کہ نابینا و چاہ است۔
وگر خاموش بنشینم گناہ است۔ حضرت یہ فرمائے الدال علی الخیر
کفاعلہ کسکا ارشاد ہی پہر کیون نہ مین راہ نیک بتلاؤن کیسے چپ ہون
چاہ جہالت مین سب قوم گری جاتی ہے ضلالت کا سامنا ہے کسطرح
اوس اندہے کنوئین کو بند نہ کردن یا تدبیر بیدار کرنے کی نہ بتاؤن ع
بنی آدم اعضاے یکدیگر اند۔ کا مقولہ اگر سچا ہی تو میری حمیت ایمان

کا تقاضا یہ ہے کہ اونکی تکلیف و عسرت دیکھکر ملال کرون اور ازالہ
رنج و مصیبت کی فکر کرون اور جبکہ تمام بنی نوع انسان ایک ہی
ہین پھر کیا وجہ ہے کہ آپ شریک میرے نہین ہوتے اگر آپ بنی آدم
کو اعضا یکدیگر نہین سمجھتے تو اسکی دلیل کیا ہی ورنہ میرے پندار مین تو یہ ہے

ع چو عضوی بدرد آورد روزگار * دگر عضوہا را نماند قرار

مگر جناب اسکا جواب کبھی عنایت نہو گا ہان اگر ارشاد ہو گا تو یہی کہ
اس وردسر سے کیا فائدہ ہی علیحدہ بیٹھکر خدا کو یاد کرنا چاہیئے۔ آہ کہ
اس طوفان بےتمیزی کا تموج کیسا الم انگیز اور ایذا رسان ہی جسکو ہر عاقل
جانتا ہی خدا کی عبادت یہ بھی ہے کہ جب قوم پریشان ہو تو اوسکی بخوبی
اصلاح بقدر امکان کرے قوم کی گمرہی اور نادانی مورث تمام ذمایم
و قبایح کی ہے بلکہ سکوت ایسے وقت مین خدا کا کفران نعمت ہے یا
نافرمانی ہادیان امم ہے یہ کوئی نہین بتلاتا کہ ایسے حضرات مادرزاد
تربیت یافتہ پیدا ہوئے تھے یا کہ اونکی والدین نے کچھ تعلیم تہذیب کی
دی تھی اگر ایسا ہی تو کیون اپنی اولاد کو محروم رکھتے کیون اونکو بہایم
بناتے ہین کیا وہ اسی بخشش کے سزاوار و مستحق ہین ہرگز نہین اونکو تو
ایسی والدین کے طریقہ کو ناپسند کرنا چاہیئے اور یہ کوئی عقوق[۱] نہین کیونکہ
دینی امور مین خلاف راے والدین کرنے سے کوئی بیٹا عاق نہین سمجھا
جاتا گو کہ اپنی پندار ناقص مین جاہل والدین کچہ ہی سمجھین سمجھا کرین اونکی
سمجھ خدا انکو ہی مبارک کرے اور اونکا سایہ کسی پر نہ ڈالے بس جناب

[۱] بالضمین نافرمانی پدر و مادر کردن ۱۲

اسی خلفشار مین رات دن رہا کرتا ہون جلسہ بھی قائم کیا ہی اوسکی
روداد بھی شائع ہوتی ہے اسپیچ بھی دیجاتی ہے باہر بھی جاتا ہون
جو کچھ بن پڑتا ہے قومی بھائیون کی آیندہ حالت سنبھالنے کے لئے
کوشش کیا کرتا ہون قومی اصلاح کے لئے ذخیرہ کتب بصرف زرخطیر
اپنے شائع کیا اور اوسکی اشاعت سے میری طبیعت کو تعلق خاص ہے
اگرچہ میرے قومی بھائیون نے مجھپر ذاتی حملے کئے مگر الحمد للہ کہ مین نے
اپنے خیال کو نہ بدلا اور نہ اونکی ممانعت کو اپنا سد راہ سمجھتا ہون اور وہ
سد میری سمجھ مین کوئی سد ذوالقرنین تو ہی نہین کہ جس سے
روک حسن تدبیر کی ہو سکے بلکہ میرے خیالات کی منجانب اللہ تائید
ہوتی ہے اور کیون نہو جبکہ خالصاً للہ میرا کردار بلا نمایش و زور ہے
اور یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ جو شخص خدا پر بھروسہ کرکے لو لگائے
رہتا ہے اسکی اللہ آپ ہی مدد کرتا ہے اگر ایسا نہو تو بندہ پروری و عبد نوازی
عبث قرار پائے خدا کے احکام اپنے بندون کی حسن تربیت کے لئے
ہین ورنہ کوئی مصلح قوم کبھی مخالفین و معاندین کے پنجۂ ایذا سے مخلصی
نپا سکے - مین نے کبھی اپنی ہمت کو قاصر و کوتاہ نہین کیا اگرچہ مجھے تمام
میرے عنایت فرماؤن نے بڑے بڑے + القاب سے یاد فرمایا مین
یہی کہا کرتا اور کہونگا ع ہرچہ از دوست میرسد نیکوست - اگر کوئی

+ معاذ اللہ وہابی غیر مقلد لامذہب تو خطاب مولف مشہور ہو رہا ہے ۱۲ تونگر حسین

مجھے کوئی لفظ بُرا کہے مین مشکور ہون وہ مجھے آگاہ کرتا ہے کہ تجھہ
مین یہ عیب ہین اور مین اوس عیب کے دور کرنے مین مزید توجہ کرتا
اور کرونگا کم بین اشخاص کے محدود خیالات میرے غیر محدود خیر خواہی
اور بے پایان جوش ہمدردی کو نقصان نہین پہنچا سکتے اور سنئے حضرت
جسکو دیکھئے اور جس سے سنئے یہی الفاظ ہر شخص کہیگا کہ افلاس وادبار
کی دست برد سے کوڑی پاس نہین اور نہ رہتی ہے کیسے اور کس سبیل سے
بھلائی قوم کی ہو کس طرح اعانت کرین مگر حضرت افسوس تو یہ ہے
کہ کوئی صاحب یہ خیال نہین فرماتے اور نہ خیال فرمائینگے کوشش درکنار
توجہ بھی نہین کرتے کہ کن اسباب سے تہیدستی و مفلسی نے ہمکو آدبایا
اور جب دشمن کسیکو آگھیرتا ہے تو اوسکے دفع محاصرہ و ازالہ عداوت و
تسلط کے لئے مناسب تدبیرین اور قومی اصلاحین سوچی جاتی اور
استعمال کیجاتی ہین پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کالی بلا (افلاس) کا آنا
معلوم ہو چلا تھا کیون نہ اوسکے دفع کرنے کے لئے مناسب و موزون بندوبست
کیا اور یہ نہ سمجھے کہ اس دشمن کا کس نے خیر مقدم کیا اور کسکی مدد سے
تم پر غالب ہوا (آہ) وہ دو اسباب ہین ۱- اخلاق محمودہ مین فتور آنا
فضائل مذمومہ و رذایل خبیثہ کا غالب ہونا اور کیسا غلبہ کہ امتزاج عناصر
کو بھی خراب کر دیا تمام کائنات کے فائدہ سے محروم کیا اور پھر کس طرح حکا
حرمان کہ جسکا ضد نیل مرام بیچارہ کمزور ہو گیا اوس غریب کے انجر پنجر
سب ڈھیلے ہو گئے کوئی جانتا ہی نہین ہے کہ تدابیر کی کامیابی اور مقاصد

پر فائز ہونا کس باغ کی مولی ہے۔ اسراف و فضول خرچی اور بے ڈھنگی اور بدسلیقہ طور پر اپنے مصارف کو پورا کرنا اور اوس سے محض خیالی اور وہمی÷ خوشی (ناموری) کا اپنے پندار مین بیہودہ صلہ ملنا پھر اس غضب کی تمنا، حصول ناموری کہ مآل پر نظر کرنا اونکے نزدیک بیعقلی یا بخل و کمینگی ہے۔ امر اول الذکر کی مدد سے امر آخر الذکر کا وجود ہوا اور پچھلے امر نے اعانت دی اور دوسری بات نے افلاس کا خیر مقدم کیا (دیکھو نادر شاہ ہندوستان مین کیسے آیا محض بادشاہ ہند کی غفلت اور عدم حزم نے اسکا خیر مقدم کیا بعض اراکین دولت نے مدد کی اگر محمد شاہ بیدار مغز و خوش انتظام ہوتا مقدور تھا کہ اعضار سلطنت ارادہ ایسا کر سکتے بس حضرت اسوقت افلاس و ادبار نے قومی حالت کو زیر و زبر کیا اور کرے تو داخل استعجاب نہین وہ تو ہمارے ہی کردار ہین ہماری کرتوت سے ہم پر تہیدستی و دست نگری نے غلبہ پایا ہی اور وہ غلبہ بظاہر غیر محدود ہے (الا ماشاء اللہ) یہ تو فرمایئے کہ آپ سے کس نے کہا تھا کہ اپنے مداخل و مخارج پر نظر نکرین تھوڑی حیثیت اور شاہانہ طبیعت خرابی کی علامت۔ مشہور مثل ہے۔ سو روپیہ کی نوکری ہزار روپیہ کا خرچ حوصلہ یہ کہ چیف جسٹس کی کوٹھی سے بڑھکر ہمارا گھر ہو فرنیچر اون سے بڑھا ہے اب فرمایئے اگر یہ حوصلہ ہے تو کیسی گذر ہوگا سو روپیہ کے

÷ سچ ہے کہ انسان کچھ کھو کر سیکھتا ہے اور وہمی خوشی نے تو قوم کو برباد کر دیا ۱۲ مولف

مقدرت یہ نہین ہو سکتی کہ ہزارون کا ہم پلہ ہو حوصلہ بجھانے کے لئے
بجز اسکے کہ ناجائز کمائی کیجاے کہان سے روپیہ آئے گا اگر شامت
بخت نے یہ سوجھایا رشوت لی موقوف ہوے قیدخانہ تشریف لے گئے
مہاجن نے تمام اثاث البیت نیلام کرایا بال بچے دربدر حیران و پریشان
پھر رہے ہین میرے نزدیک یہ مصیبت اپنے ہاتھون سے خریدی گئی
اور کیون نہ خریدی جاے تعلیم و تربیت تو بیقاعدہ ہوئی ہے اپنے بدعادات
کی اصلاح کی طرف کبھی توجہ نہوئی اور کیسے ہوتی جبکہ اخلاقی مباحث
سے حضرت کو جانی عداوت آغاز شعور سے ہے مذہب و حکمت کو ایک
کبھی نہ سمجھا بلکہ یہی سمجھا کہ مذہب ہی سے خرابی و تباہی قوم پر نازل ہوتی
ہے اگر علم ہوتا تاریخ کی کتابین دیکھتے سوانح اکابر قوم و اخیار امت کی
دیکھتے اور کچھ غور و خوض سے کام لیتے یا اب لین ہم دیکھین کہ قوم (یہان
میری مراد عموماً ہے) کس طرح بہرہ ور اور فایز المرام نہین ہوتی مصلحین امت
کا ارشاد ہے کہ جب انسان اپنے نفس کے جانب توجہ کریگا اور اوسکی ماہیت
پہچانے گا بہبود اوسکو ہوگی اور غیر کو بھی فائدہ پہونچے گا (یہان قضیہ
بالعکس ہے) اصلاح نفوس کہ جس سے فضائل محمودہ پیدا ہوتی اور مکارہ
خبیثہ دفع ہوتی حضرات کے ذہن مین نہین میرا مزعوم یہ ہے کہ نام کبھی نہ
سنا ہوگا - مہذب قوم کی محض لباس و پوشاک و تراش و خراش کے
اختیار کرنے سے تہذیب نہین آجاتی کیا کوئی لال ٹوپی پہندنے دار
پہننے سے ترکی اور کیا کوٹ پتلون لباس یوروپین سے یوروپین

ہوسکتا ہے ہرگز نہین ہوسکتا پوشاک جیسی چاہے انسان پہنے مجھکو بحث نہین کلام تو یہ ہے کہ محض پوشاک پہننے سے ادعاء تہذیب نہین ہوسکتا بھتر ہے کہ دماغی اصلاح اور تزکیہ نفوس کیجانب ہگی ہمت صرف کرے اور اگر محض ڈریس بدلا اور مہذب ہو گئے تو حضرت بہروپیا اعلی درجہ کا مہذب ہے ہان اخلاقی حالت درست ہے تو کیا کہنا اسی کے لئے ہر ریفارمر قوم جان دے رہا ہے مین کس شمار و قطار مین ہون -

جناب سیاح صاحب کہان تک سمع خراشی حضور کی کرون اور کہان تک قومی نوحہ سناؤن میری دماغ سوزی اور میری خیر سگالی و قومی ہمدردی و خیر طلبی و نیک خواہی تنہا کیا کر سکتی ہی مثل مشہور ہی کہ اکیلا ہنستا اور روتا برابر ہی اور ایک شخص کی قوت سے پہاڑ ہٹ نہین سکتا کیا فرہاد کی کوہکنی سے شیرین ملی ہرگز نہین مگر ہان اوسکی طلب سچی تھی ہمت باندھکر پہاڑ کھودنا شروع کر دیا خدا ہر مصلح و خیر خواہ قوم کو ایسی ہی ہمت عنایت کرے اور وہ یکدیگر ہوکر اپنی قوم کے جان نثار ہو جائین -

اگرچہ رات تھوڑی رہگئی ہے مگر میرا جوش کم نہین حوصلہ کو قصر کہان زبان تھکی مگر دل فرو ماندہ نہین ہوا ابھی چاہتا کہ آپ سے قدردان کے روبرو برابر عرض کئے جاؤن -

سیاح - حضور نے یہ کیا ارشاد کیا رات اور دن کو مین ہمیشہ اپنا ہی سمجھتا ہون بشرطیکہ مشاغل خلاف طبیعت نہو کسل اور درماندگی میرے پاس

پھٹکنے کیا مجال دن بھر ساتھ چلا روح کو غذا نہین ملی تھی مردہ کی طرح کیفیت
میری ہوگیٔی الحمد للہ کہ اوسکا تلافی خوب ہوا ایسے ایسے نادر خیالات اور
معقول نتایج اور مصالح قومی تو میری کیا بلکہ کسی کے دماغ مین نہونگے
جو آج حضور نے سنایٔے خدا آپکو کامیاب کرے اور طلب صادق کو
استحکام دے اگر تکلیف نہو (کیونکہ امرا نازک مزاج ہوتے) تو کچھ اور
بھی ارشاد ہو۔

امیر کبیر۔ یہ کیا ارشاد ہوا مین اور نازک مزاج زمین و آسمان پلٹا کہا جاے
جب بھی میرے استقلال مزاج مین فرق نہین آسکتا مین مسکین و فقیر میری
طبیعت سے تھکاوٹ کو کیا نسبت کویٔ صاحب میری جانب یا میرے
ناقص کلام کیجانب توجہ تو فرمایٔن پھر دیکھیے کہ کسطرح کی باتین سناؤن
جس سے ہر پست ہمت کے خیالات کو اُمنگ آجاے پست ہمتی
چہ معنی دار و علو حوصلہ سے کام لے اچھا خاصہ انسانیت کا جامہ پہنکر
قوم کی بھلایٔ کی دھن لگجاے اور کیون نہو صحبت ہا اثر دارد بھی کویٔ
بات ہے خالی از تجربہ یہ مقولہ نہین ہے صرف آپکے خیال سے عرض کیا
گیا تھا کہ سفر فرمائے ہوے آپ تشریف لائے اور آرام بھی نہین فرمایا تھا
کہ مین نے بک بک شروع کردی اور یہ لوگ جتنے ہین وہ سب ہمیشہ
بات چیت میری سنتے ہوتے ہین یا یہ فرمایٔے کہ اس شیرینی
کا ذایقہ کچھ پائے ہوئے یا کہ میری رفاقت و مجالست
کا اثر لئے ہوئے ہین بلکہ میری نیابت مین سب سب

صاحب اور مقامات پر قوم کو تلقین وہدایت فرماتے اور سوتی ہوئی جماعت
کو جگاتے پھرتے ہین اصل تو یہ ہی کہ مین کچھہ بھی نہین ہون انہین لوگون
کی محنت کا نتیجہ یا ثمرہ ہی کہ بعض مقامات مین میری حاضری کی خواہش او راستدعا
ہوئی ہے ورنہ مین پہلے ہی کہہ چکا کہ ایک متنفس چھپر کیسے اوٹھائے
جب تک بہت آدمیون کا زور نہو مگر باعتبار کثرت قوم کی یہ معدودے چند
(جنکا شمار انہین پانچ انگلیون پر ہو سکتا ہے) کیا کر سکتے اب وہ وقت
ہے کہ قوم دیگر اقوام مہذب کو دیکھکر عبرت کا سبق لے اپنے رگ حمیت
کو جوش دے اب بھی کوئی وقت نہین گیا ہے صبح کا راہ بھولا ہوا اگر
شام کو منزل مقصود پر آپہونچے تو وہ گم کردہ راہ نہین کھلاتا اور سنئے
خوب یاد آیا یہی چرچا ہو رہا ہے کہ ہمارا خدا خفا ہے بہبود کہانسے ہو خیر جنپر
خدا مہربان ہو نا انکو نعمتین اور دولتین بیحد اور زائد از شمار ملتی ہین لاکھہ کوشش
کرو کچھہ نہو گا مین نے کبھی اس قول کو دو منٹ بھی بسمع قبول و رضا نہین
سنا اور نہ اس پوچ ولچر خیال کو اس قابل سمجھا کہ کبھی کسی کے سامنے
کہا جاے اور اگر زبان سے نکلا تو محض لطف طبیعت یا مزاج کے تقاضے
سے - اس خیال سے کہ خداے تعالی کی تمام مخلوق یکسان ہے سب پر
نظر لطف و توجہ برابر ہی خفگی یا غصہ چہ معنی وارد اور بالفرض محض دو سکنڈ
کے لئے خفا ہونا مان لیا جاے تو اوسکا جواب اس سے بہتر نہوگا کہ
تم بھی وہی بات اختیار کرو جس سے خدا خوش ہو اور اوسکی خوشنودی
محض جمع خرچ زبانی سے نہین ہوتی خدا کا خوش کرنا مشکل نہین ہے

جس منشا سے تمہارا خلق ہوا ہی اور اوسکے فرایض کو پورے طور پر اور سچے دل اور پختہ خلوص سے ادا کرو وہ کیا ہین اوسکی عبادت کرو اور اوسکے بندون کے حقوق کو ضایع نکرو اونکے حوائج اونکے متمنیات کو عمدہ طرحسے روا کرو اگر کسیکو حاجت مند پاؤ حاجت روائی کا بندوبست کرو اور اسوقت اس سے بڑھکر ہر انسان کے لئے اور کون مشکل بات ہے کہ تعلیم عمدہ دیجاے عادات درست کئے جائین خراب خواہش اونکے آس پاس نہ آنے پاے یکجہتی کے اصول اور یکدلی کے مقاصد اہمہ سمجھاے جائین اور اس اعلی مطالب کے تعلیم آج کل ہر کسیکے معاش سے جداگانہ نہین ہو سکتی ایک تعلیم گاہ ہونا چاہیئے اور ایسے اعلی مقام کے قائم کرنے اور اوسکے ضروری اسباب و آلات کے فراہمی کے لئے معقول مصارف چاہیئے اور ان امور اہمہ کے لئے مدت معتدبہ چاہیئے کیونکہ پچھلے ڈہنگ کے مطابق طرز تعلیم باقی رکھنا یا سلسلہ جاری کرنا مناسب زمانہ عند العقلاء دقت نہین ہے تعلیم پر کیا انحصار ہے ہر رسم کا رواج موجودہ حالت پر موزون ہوتا ہین یہ نہین کہتا کہ پرانے سلسلہ تعلیم کی کتابین ناقص یا اونکے مولف معاذ اللہ نافہم ہین بلکہ میرا زعم یہ ہی کہ بہت بڑے اکمل اور سر آمد قوم تھی انکی تالیف بھی نفع بخش تھی مگر اوسیوقت کے لئے وہ تالیف موزون تھی اور اوس سے بہت کام نکلتا تھا مگر زمانہ نے رنگ بدلا اوس سلسلہ کی تعلیم سے وقت ضایع ہوتا اور نفع بظاہر کچھہ مترتب نہین بلکہ اب وہ وقت ہی کہ تعلیم ہی عمدہ ہو

اور وقت بھی زیادہ صرف نہو میرے نزدیک یہ غیر مناسب نہوگا کہ نئی
تحقیق کے مطابق جو کتابین تالیف ہوئی ہین اونکو پڑہاے پُرانے
غیر مفید شروح و تعلیقات کے پڑہانے مین وقت ضائع نکرے علمی
طریقہ سے جو علمی ذرائع پیدا ہوے ہین اونکا استعمال کرے مناسب
وقت یہ ہے کہ بادشاہ وقت کی زبان سیکھے اور اوس زبان مین جو
علوم ہین اون مین تبحر حاصل کرے کیونکہ مسلم ہو چکا ہے کہ سلطنت کا غلبہ
جب ممالک پر ہوتا ہر چیز پر قبضہ اوسکا ہو جاتا علیٰ ہذا علوم و فنون پر
بھی اقتدار ہو جاتا اور چونکہ سلطان عصر کے ہاتھ مین دولت ہوتی وہ
محقق جمع کرتا یا قدردانی سنکر خود ہی آجاتے تفتیش و تحقیق سے گذر کر
تدقیق مسائل باسانی ہوتی اور لب لباب رہ جاتا اوسکے سیکھنے مین وقت
ضائع نہین جاتا فرض کیجئے کہ آپ کی کتابون مین سب کچھ موجود ہے ذرا
اوسکا عمل دکھلا دیجئے ہرگز نہ دکھلا سکیئے گا دولت کے خرچ کی مقدرت
نہین ہے اور وہان سب وسائل موجود ہین دنیا کے علوم اسطرح سیکھے
ہان دین کے علوم رہے اونکو بالقصد حاصل کیجئے اخلاقی حالت بے ان
علوم کے نہین سمہلتی اور کیسے سمہلے جبکہ مذہب و حکمت ایک ہی ہے
مگر حضرت دینی علوم مین بھی دشواریان پیدا کر دی گیئن ہین سیدہا سیدہا
راستہ چلے خالد و بکر کی منشا جرات پر لات مارے خدا کی تنزیل+ اور

+ قران و حدیث ۱۲ عفی عنہ

صلحا و ہادیان ملت و قوم کی ارشاد پر عمل کرے اور اقوام تغیر پسند و سخن ور
کے مباحث فضول بلکہ دل آزارہ و جان گداز کی جانب نظر اوٹھا کر ایک
سنٹ کیا بھی نہ دیکہے اونکو محض لاشے اور ناقابل قبول سمجہ لے کیونکہ عمر
تھوڑی ہے قوی ضعیف ہین اطمینان مفقود ہے اور مخالف موجود۔
علوم و فنون جدید کے صنائع بدایع ان گنتی ہین۔ جیسے ہو سکے اونسے
حصہ لے اور کیسا حصہ کہ خود موجدین کو رشک آئے پہر اگر خدا اطمینان
دے اور طبیعت معنی آفرین کا ساتہہ ہو تو اپنے ذخیرہ علمی و عملی سے قوم
کو فائدہ بخشے اور ادہر اودہر چل پہر کر کچہہ اپنے تجربہ سے نئی نئی باتین
ایجاد کرے ایسا نکرے کہ اپنے ہی سینہ مین علوم و فنون کے خزانے کو
جمع کرے اور اپنے ہی ساتہہ لیجاے اس سے فائدہ کیا اب یہ وقت نہین
ہے کہ اپنی تالیف اور نتیجہ اصابت راے کو کوئی شخص مخفی رکھے اور نشر
علوم و فنون کے لئے مساعی جمیلہ نکرے علوم و فنون کا اظہار دو ہی طرح
سے ممکن ہے ۱۔ تالیف جدید کی اشاعت ۲۔ باقاعدہ تعلیم کا قائم ہونا
جسمین دنیا کے علوم و فنون کے ساتہہ مذہبی تعلیم ضرور ہو اور تعلیم مذہبی
ایسے ہو جس سے حوصلہ مکابرہ و دل آزاری کا نہو بلکہ تعصب کی بیخ کنی ہو
اور تفسیر و حدیث کے پڑہنے سے مسلمانون کو حاصل ہو سکتا ہے اور
دیگر قوم کو اپنے ملت و مذہب کی کتب کی جانب رجوع فرمانا چاہئے۔

میری تمنا ہے کہ نیت شب بخیر کل اپنے تجربہ کے مطابق کچہہ آپ ارشاد
کرین اس سے قوم کو فائدہ پہونچے گا اور بندہ ممنون ہوگا مین اعلان

اس قصد کا کئے دیتا ہون۔

سیاح ۔ مجھے اسقدر قابلیت نہین کہ کچھ کہون اور میرا کیا اعتبار جھوٹا مسافر مشہور قول ہے مگر انشاء اللہ اگر زندہ رہا تو جیسا ارشاد ہوگا بسر و چشم بجالاؤنگا

جلسہ برخاست ہوا تو میزبان نے سیاح کو فرودگاہ پر پہونچایا اور سامان شب باشی دیکھکر خدام باادب کو ہدایت فرمائی کہ حضرت کو کسی قسم کی تکلیف نہو اور آپ اپنے آرام گاہ کی جانب توجہ فرمائیے۔

مکالمہ سیاح

پرجوش بیان ۔ مکرم میزبان کے اشفاق کا شکریہ ۔ عزیز الاخلاق علم اخلاق مین جامع کتاب نہین ہی اور اوسکے نقص جو فرو گذاشت عزیز الاخلاق مین ہی اوسکے بیان کرنے سے تکمیل عزیز الاخلاق کی ۔ عزیز الاخلاق کی نسبت عام خیالات

سیاح کی پرجوش تقریر

صبح ہی سے مشہور کر دیا گیا تھا کہ دانش پور مین ایک سیاح تشریف لائے ہین اور دار العلم مین بپاس خاطر روساء و عمائد کی شام کو اپنے تجربہ اور سیاحت کے نتایج ارشاد کرینگے مغرب کے بعد ٹھیک ساڑہے سات بجے تقریر شروع ہوگی جسمین مباحث اخلاقی و مسائل تمدنی کا مذکور ہوگا علی الخصوص فضائل محمودہ کے عکس و ضدکا بیان اس خبر کے مشہور ہوتے ہی ہر شایق سر شام ہی سے آموجود

ہو الغجو اسے سہ وعدہ وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز ترگردد

جوق جوق سامعین و شایقین تشریف لاتے اور مناسب مقام پر بیٹھتے جاتے

تھے جلسہ کے شروع ہونے کا سب کو انتظار تھا اللہ اللہ کر کے ساڑھے سات

بجے جناب سیاح ایک جماعت علماء و عقلا کو لئے ساتھ آئے۔

امیر کبیر والا تدبیر نے حضرت سیاح سے فرمایا کہ جناب یہ سب صاحب

آپ ہی کے دو کلمے سنا چاہتے اور دور دور کے رہنے والے ہین اگرچہ

آپکو تکلیف ضرور ہوگی مگر مصلح اور بہبود خواہ عام ہرگز اپنے تصدیع کا

خیال نہین فرماتے اصلاح قوم کے وسایل و اسباب کے بیان کرنے

مین رات کو رات اور دن کو دن ہرگز تصور نہین کرتے اور جو وقت کہ اسمین

صرف ہوتا اوسکو اپنی بہتر زندگی کا جوہر و خلاصہ اوقات سمجھتے ہین غالباً

میری اس درخواست کے آپ قبول کرنے مین مجھسے زیادہ موجودین کو

ممنون فرماینگے۔

انبوہ کثیر و جم غفیر - بیشک موجودین کیا تمام قوم مشکور ہوگی مہربانی فرماکے

بسم اللہ کیجیے۔

سیاح - حضرات - آپ کا فرمانا بسر و چشم قبول و منظور ہے مگر میرے مبلغ علمی کا

یہ اقتدار نہین کہ آپ جیسے اکابر قوم و علماء کے جلسہ مین کچھہ کہون بجز

اسکے کہ بنایا جاؤن اور کچھہ نہین۔

امیر کبیر - یہان کون ایسے عالم و فاضل ہین جنکے سامنے آپ جیسا عالم و

جہاندیدہ بات نکر سکے مبلغ علمی نہ سہی اتھوڑی دیر کے لئے آپ ناخواندہ

سہی) آپکا تجربہ علمی کیا کچھ کم ہے کیا دانشپور نام سنکر آپ سبھی کو دانشمند
وحکیم وعالم تصور کرتے کیا حضرت دہلی مین سب ہی عالم محدث
حکیم ہوتے۔

جماعت کثیر - ہرگز نہین دہلی تو اسوقت حضرت شیخنا وشیخ الکل مولانا سید
محمد نذیر حسین مجمع الحسنین دام فیضہٗ کی ذات سے آباد ہے جنکی وجہ
سے علوم دین کی اشاعت ہے اللہم زد فزد۔

سیاح - جو کچھ جانتا ہون عرض کرونگا حکم کی تعمیل ہوگی مگر یہ خیال رہے کہ اگر
میری تقریر مین کوئی لغزش یا بیان مین سخن پروری وتعصب کی بو آئے
تو روک دیا جاؤن لیجئے سنئے۔

میزبان کی اشفاق کا شکریہ

حضرت - قبل اسکے کہ میرا سلسلہ مکالمت شروع ہو اپنے میزبان مکرم غریب نواز
مسافر پرور سیاح دوست کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے میرے حال پر توجہ فرما
کے اپنے دولت خانہ مین جگہہ دی میری حالت زار کا خیال نہ کیا اور اپنے دربار مین
شرکت کی دولت اعزا بخشی اور سب سے بڑہکر تو یہ مہربانی کی کہ تر لقمے کھلوائے
ورنہ رات کو کہان ٹھوکرین کہاتا پھرتا بی بی بھٹیاری کی نازبرداری کرتا کھٹمل تمام
جسم کو نذار دکر دیتے اور سب سے زیادہ احسان یہ ہے کہ میرے معظم میزبان محتاج
پروسنے اپنے عالی خیالات کی نعمت سے مجھے ذاتی حصہ دیا اپنے امیرانہ معاشرت
کا خیال نفرمایا میری ہدایت کے لئے وہ وہ نکات ارشاد کئے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ
ع عمرش دراز باد کہ دانش غنیمت است۔ اور سب سے زیادہ مجھے فخر ومباہات
کا یہ موقع ہے کہ ایسے عالی دماغ بیدار دل نے مجھے اس قابل تصور کیا کہ تمدن

داخلاق کے مقاصد کو بیان کرون اور اپنے اون خیالات کا اظہار کرون جو ایک بڑے سیاحت عالم و مصاحبت صلحار سے میرے دماغ مین متمکن ہین گو کہ مجھسے پہلے بہت لوگ کہہ چکے اور لکھکر چل بسے۔

عزیز الاخلاق مکمل و کافی کتاب اخلاق نہین ہے

میرا سلسلہ کلام یہ ہی کہ مین نے علم اخلاق مین صدہا کتب دیکھے سوانح عمری اور روزنامے سیاحون کے بھی میری نظر سے ان گنتی گذرے مگر حسب زمانہ کوئی کتاب ایسی جامع نہین پائی جسمین ضروری مقاصد ہون اور پھر اسفار قدیم کی جانب ضرورت توجہ نہی گویا کوزہ مین ساتون سمندر بند ہون بے شک حنین و بو علی ماسکویہ وطبرسے وفخر رازی وغزالی وظہیر وناصری وجلالی بڑے بڑے مبسوط رسالہ لکھ گئے مگر اب وہ کیا ہمکو مدد دیسکتے نہ ہم اسقدر عربی جانتے اور نہ اتنی فارسی سمجھ سکتے جو اصطلاح اونکی عبارت کی جان سکین اور جب یہ نہین تو کیون نہ قوم کندہ ناتراش رہے رذایل خبیثہ کا کیسے غلبہ نہو بالضرور اب اس جانب توجہ ہو چلی ہے مگر ہنوز دہلی دور است۔ میرا اقتضاے طبیعت اسوقت یہہ ہے کہ انہین مسایل کو بیان کرکے آپ کی سمع خراشی کرون۔

جماعت کثیر۔ یہ کتاب جناب نے ملاحظہ نہین کی تمام دنیا پھرے گھر کے اندر اونٹ تلاش نہ کیا حضرت یہ کتاب کیسی ہے جسکا نام **عزیز الاخلاق** ہے جسپر علما نے تقریظین+ لکھین جنسے ظاہر ہے کہ یہہ کتاب جامع وحاوی تمام اصول اخلاق وتمدن کی ہے آج کل جسکی ضرورت تھی وہ اسمین ہے

+ آخر مین اس کتاب کے ملاحظہ کیجیے ۱۲ اسید محمد

جسکا جی چاہے تلاش کرے اور اس مرتبہ اس کتاب کی ایسی خواہش ہوئی کہ ہاتھون ہاتھ
چند روز مین سب جلدین لوگون نے لے لین اور کیون نہ اوسکی خواہش
ہوتی جبکہ وہ جس امر کے لیئے تالیف ہوئی ہے اوسمین اپنا آپ ہی نظیر
ہے اب اگر آپکے نزدیک وہ ان صفات سے خالی ہے جنکا ادعا اکابر
علمانے کیا ہی تو ارشاد کیجیے اور ہم سب کو احسانمند بنایئے اور اگر ایسے
مطالب نہین تو سکوت فرماکے یہ الفاظ واپس لیجیئے کہ کوئی کتاب آجکل کے
حالات کے مطابق اخلاق مین نہین ہی۔

عزیز الاخلاق کی فروگذاشت کا بیان

سیاح - برا نہ مانیئے مین کتاب یا جماعت علمار کی نسبت جنہون نے اوسکو پسند فرمایا
کہنا نہین چاہتا اور نہ میری طبیعت مین یہ ہی کہ خواہ مخواہ کسی کی تالیف مین
کوئی نقص وسقم نکالون اور اس ذریعہ سے دنیا مین شہرت کا ذریعہ پیدا
کرون مین ہمیشہ اسی کا خواہان رہا اور ہون کہ عمدہ اور اچھی بات سے
تمام قوم کو فائدہ پہونچاون بری باتون سے بچانے کا بندوبست کرون
بیشک کتاب اچھی ہے مگر یہ ادعا کہ سب امور اس کتاب مین ہین محض لغو و
بیہودہ ہے ایک بڑی فروگذاشت یہ ہے کہ رذایل خبیثہ جو عکس و ضد فضائل
محمودہ کے ہین بتوضیح تمام بیان نہین کیئے گئے اور اگر بیان بھی کیا تو مختصر
اور ایسا اختصار کہ جسمین علاج وتدارک بھی بیان نہین کیئے اون اجزار

متمم عزیز الاخلاق

متروکہ کے بیان کرنے کی میری نیت ہے اور اس بیان سے میرا یہ
مقصود نہین ہے کہ اپنی ناموری (وہمی خوشی) چاہون بلکہ اوسی نافع
رسالہ کا ایک جزو یا ضمیمہ اسوقت اپنے تقریر کو قرار دونگا اور فی الواقع

وہ ایسا ہی ہے غالباً جسکو مولف* بھی قبول کرلیگا اگر آپ صاحبان
کو برا معلوم ہوا ہو تو معاف کیجئے معذرت قبول فرمائیے۔

جماعت کثیر۔ کسی نے برا نمانا اور نمانیگا آپ شوق سے بیان فرمائیے۔

منشی زود رقم۔ مین لکھتا جاؤنگا اور اس کتاب کے ساتھہ مجلد کرا دونگا دیر
نفرمائیے۔

سیاح مجھے حکمت اور اوسکے اقسام و طریق عمل کی بابت کچھہ کہنا منظور نہین
کیونکہ **عزیز الاخلاق** مین بشرح و بسط بیان کیا گیا ہے اور اگرچہ
مجھے زیادہ دعوی نہین مگر مشرح طور پر نکات حکیمانہ مولف رسالہ مذکور
سے بڑہکر کہہ سکتا ہون میری زبان اور نہ میرا تجربہ اور نہ ہمت سخن آرائی
اور نہ حوصلہ مکالمت قاصر ہے ہان اسوقت اطالت کلام اور
اضاعت وقت سے بندہ نفور ہے اور کیون نہو جبکہ کسی فیاض انسان
نے اسکو پسند نہین کیا (یہان فیاض سے مراد فیضرسان عالم ہے
نہ وہ کہ اسراف و بیہودہ خرچ سے اپنے کو نامور ثابت کرتا ہے) اجناس
فضیلت کو بھی مولف نے اپنے مقدور بھر اچھا لکھا طبرسی نے بھی
اسکے قریب قریب لکھا ہے ہان **عزیز التہذیب** مین ضرور
طبرسی حنین و بو علی ماسکویہ سے زیادہ لکھا ہے اور کیون نہ لکھتا جبکہ اونکی
اسفار پارینہ صدہا برس کی ہین اور اون سے کئی صدیون بعد وہ کتاب

---

* مولف کی مجال کہ قبول نکرے اجی جناب قبول کیا سر پر کہ انسان سے بہول چوک ہو جاتی ہان کسی
شیطان صفت کو دعوی معصومیت کا ہوگا ۱۲ عزیز۔

لکھی گئی جسکا الفاظ واقتباس **عزیز الاخلاق** مین ہے مین بھی کچھ
اوسی کا انتخاب اپنی زبان مین بیان کرونگا کیونکہ مولف اوسکا اگرچہ
ہندی نژاد ہے مگر عربی زبان مین وہ مبسوط رسالہ ہے اور مین نے حالت
زمانہ کے مطابق اپنے ہی زبان مین ضروریہ مباحث کا ہونا لابدی سمجھا
ہے مولف **عزیز الاخلاق** نے اگرچہ بذیل الکتاب فضایل حمیدہ
نفوس کا بیان کیا ہے جسمین شرعی طور پر (یا اگر کوئی برا نمانے تو کہہ سکتا
ہون کہ ٹھیٹھ ملا اصول پر) ذکر ہے شرعیہ طریقہ پر جو تذکرہ ہوا اوس سے
مجھے اختلاف نہین ہے مگر اتنا ضرور عرض کرونگا کہ اگر اوسمین فلسفی مذاق
ہوتا تو بڑا لطف تھا جیسا کہ **عزیز التہذیب** مین ہے اگر کوئی مولف
کا دوست پیارا یہان موجود ہو اور برا نمانے تو یہ بھی کہونگا کہ اب ملا طریقہ
کی تقلید نہین چاہیئے نیا لٹریچر تازہ انشا پردازی حکیمانہ مذاق تحریر
فصیحانہ روزمرہ جب تک نہو کوئی پسند نہین کرتا اور یہ بھی التماس
کرونگا کہ جس ظریفانہ طریقہ سے ضرب الامثال بعمدگی بیان کی گئی
اگرچہ وہ بہت برجستہ اور صحیح اور سچے تھے اور پوری ایمانداری سے
بلا کسی اہانت شخصی کے لکھے گئے اور ہر منصف انشا پرداز فلسفی طبیعت
نے پسند بھی کئے مگر مولف کا دل ہی جانتا ہوگا کہ ابنا ر زمانہ
کس طرح پیش آئے اور اپنے آپ کو مورد کلام سمجھکر خیال کیا کہ شخصی توہین
ہے جسکی نتایج مآل مولف کی پیش نظر رہے ہونگے مانا کہ کیسکی نسبت

+ الحمد للہ کہ حضور کو بھی عزیز التہذیب و عزیز الاخلاق کا مشکور و احسانمند بننا پڑا ۱۲ مولف

خاص خطاب نہ تہا لیکن دنیا والے تو نہین سمجہتے بس مین جسقدر بیان
کرون گا اوس مین ایک خاص طرز ملحوظ ہوگا اور اوسکا سلسلہ کلام
ایسا ہوگا جس مین کچہ نہ کچہ مذاق حکیمانہ ضرور رہو -

آواز - پہلی اصطلاحات حکما کی ایک کتاب بہی آپ اپنی تقریر پر زور کے ساتہ
نہتی مجلد کر لیجیے پہر بیان کیجیے تاکہ منتہی الارب کشف و شمس و
عزیز المصطلحات کی لوٹ پوٹ کی ضرورت ہنو یا پہر مولف عزیز الاخلاق
کی احسانمندی آج کل کے مڈل پاس کو نکرنی پڑے اور یہ بہی حضور
والا خیال فرمائین کہ اس تعلی کے دعادی کے ساتہ آپکو کبہی ایسا موقع
نہ ملے کہ جناب کو مولف عزیز الاخلاق کے احباب کی معذرت کرنے
کی ضرورت ہو (خدا آپ کو ایسے وقت سے بچائے)

جماعت کثیر - آمین ثم آمین -

سیّاح - مجلس کے عنوان بُرے نظر آتے ہین -

امیر کبیر - ہرگز نہین — یہ سب جان نثار قوم ہین اور جو شخص فیاض زندگی
انکے ترفیہ مین صرف کرے اوسپر یہ لوگ قربان ہوتے ہین اب آیندہ
کوئی کلمہ آپکے مخالف مزاج کوئی نہ کہیگا انشا اللہ -

سیاح - مین بہی ایسے الفاظ زبان سے نکالنا نہین چاہتا جو کسی کو
ناگوار ہو مگر نفس الامر کی اظہار مین چشم پوشی ظلم انصاف و تہذیب نفس ؎
ہے پس سچی سچی کیفیت وحالت کی التماس مین کوئی برا مانے وہ خوش
رہے میری ذاتی حالت پر حملہ کرے مین نہایت ممنون و مشکور ہونگا الا

راست گفتاری کو چھوڑا ہی اور نہ چھوڑونگا خلاف راستی جو امر ہوتا ہی اوس مین

فاعل کو کیا بلکہ تمام قوم کو آئندہ مضرت پہونچنے کا گمان ہے اور چپ رہنا

موقع کا خیال نہ رکھنا اس سے بڑھکر دنیا مین بری بات نہوگی سر آمد قوم

اور پیشواے جماعت کے خلاف شان یہ امور ہین عزیز التہذیب+

مین ہے کہ دنیا مین جینا کار وہی ہے کہ اپنی قوم کا مقتدا ہوکر بہبود عام کے

لئے ساعی ہو اور اس مرتبہ بخل کرے کہ ایک لفظ بھی نفع رسان زبان

پر نلاے اور اگر موقع پاے تب بھی دریغ نکرے ایسے منحوس کی زندگی

سے کیا فائدہ کسیکو پہونچسکتا ہی ہرگز نہین اوسکی موت ایسی زندگی کے

مقابلہ پر نہایت اچھی اور مناسب ہے تاکہ کسیکو یہ پچھتاوا نہ ہے کہ ہمارے

سردار نے کچھہ نہ کہا جسکے ہم لوگ تسبیح پڑہتے تھے آپ یہ بھی تسلیم کرتے

ہونگے کہ مجرد اس عمل سے کوئی پیشواء قوم نہین ہوسکتا کہ اوسکے ہاتھہ پر

عرفی رسم کے مطابق بیعت کیجاے اور سلسلہ ارادت وارشاد قائم وجاری

ہو بلکہ عقلا و مذہب کے نزدیک وہ مقتداء قوم ہے جو اصلاح قوم کر سکے

اندہے کنوئین مین ضلالت وجہالت کے نہ گرنے دے اگر فقید البصیرۃ ہونیکے

سبب سے کوئی چاہ نادانی مین گر پڑا تو اوسکو اپنی حکمت سے نکالے اور

اوس مین ایسا مادہ قابلیت پیدا ہو جاے کہ وہ اورون کا ہادی ہو

پیشواء قوم ہرگز وہ نہین ہی کہ صرف پیری و مریدی سے اپنی معیشت پیدا

کرے اور معتقدین کو شرعی اور عرفی مصالح نہ بتلاے (اجی جناب

+ یہ کتاب عربی زبان مین مولفہ سید عبد العزیز صمدنی ہی ۱۲ سید محمد ابن مولف

وہ کیا بتلائین حضرت خود ہی کورے ہوتے ہین مردہ دوزخ مین جاے یا جنت مین پیر جی کو حلوے سے کام ہے اسی پر عمل ہے) پہر جبکہ اکابر قوم کا یہ حال ہے تو مقلدین اونکے کس شمار مین ہین جسکو زیادہ ضرورت اس مبحث کے دیکھنے کی ہو عزیز السنتہ و عزیز التہذیب مین دیکھے جسکا خلاصہ یہ بیان کیا گیا ہی مگر افسوس کہ اوسپر عمل نہین ہوا جسکے لئے قوم کی توجہ چاہئے۔

جماعت کثیر - عمل کی آپ نے اکہی کھی یہ فرمائیے کہ بڑے بڑے اہل تصنیف اپنے ساتھہ یہ داغ لے گئے کہ ہماری تالیف شائع ہوجاے مگر کتابین صندوقون مین رکھی رہ گئین کیڑون نے کہائین الحمد للّٰہ کہ مولف عزیز الاخلاق کی تصنیف کثیر الفخیم کا معتد یہ حصہ شائع ہوگیا رہا یہ امر کہ واجب التعمیل ہی کہ نہین اسکا امتیاز ہر عاقل کرسکتا ہی مولف نے اپنے حسن ظن سے بے امید صلہ حسبہ للّٰہ سعی وکوشش اشاعت مین کی ہے مانا کہ مخالفین معاند یا حاسدین حاقد کی نظر مین بالعکس دکھلائی دے تو ع گر نہ بیند بروز شپر چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ کے مطابق مولف کا کیا قصور ہی اور اوسکی تالیف مین کیا عیب وسقم ہوگیا۔ ٭ اب وہ مطالب فرمائیے جنسے ہمارے بصیرۃ کو ترقی ہو اور جنکا وعدہ بھی فرمایا گیا ہی۔

٭ میری خوش طالعی ہے اگر قوم نے قدردانی فرمائی ورنہ کبھی کوئی ایسی تالیف شایع ہوئی ہے جسکو ہر فرد بشر نے اچھی نظر سے دیکھا ہو بلکہ مولف جواب اور ردجواب لکھتے لکھتے تنگ گئے اور تمنائے قبول عام ساتھہ لے گئے بس مین کیا اور میری تالیف ہی کیا ہے ۱۲ مولف عفاعنہ

مباحث اخلاق

موضوع علم[۱] - اضداد فضائل[۲] - شبیہ فضائل[۳] - رذائل اخلاق[۴]

موضوع علم کی تعریف

سیاح - حضرات - ہر علم کا ایک موضوع ہوتا ہی جس طرح علم ہندسہ کے لئے مقدار اور علم طب کے لئے بدن انسان موضوع ہی کیونکہ علمار نے اوسکی یہہ تعریف بیان کی ہے کہ موضوع علم وہ ہے کہ غرض ذاتی کی بحث اوس علم مین کیجائے۔

علم اخلاق کا موضوع

پس علم اخلاق کا موضوع حکمار نے نفس انسانی قرار دیا ہے اس لحاظ سے کہ اوسی سے بحسب ارادہ اوسکے نیک و بد افعال صادر ہو سکتے ہین -

عزیز التہذیب مین مذکور ہے کہ جیسے بدن انسان موضوع علم طب ہی اوسی طرح نفس انسان موضوع علم اخلاق قرار پایا ہے کیونکہ حیثیت اکتساب اخلاق محمودہ و دفع اخلاق مذمومہ کو اوس سے خاص تعلق ہے لہذا موضوع علم کا جان لینا لابدی امر ہے اور جبکہ موضوع علم کو نہ پہچانا تو علم کو کسطرح پہچان سکتا ہے پس طالب علم اخلاق کو چاہئے کہ پہلے نفس کو پہچانے کیونکہ نفس ایک دریا ہے جسکی نہرین مسایل اخلاق ہین -

---

[۱] عزیز المنطق مین موضوع و مسایل و مبادی کے مباحث طولانی ہین ۱۲ شوکت علی رضوی

تمام فضائل نفیسہ و رذائل خبیثہ کا تعلق نفوس سے ہے

جبکہ تمام فضائل محمودہ و رذائل خبیثہ کا تعلق نفوس سے ہے اور نفوس کی تعریف اور تمام فضایل نفیسہ کے اجناس کی تفصیل عزیز الاخلاق مین مذکور ہی اگرچہ رذایل کا نام بھی لیا گیا ہی مگر مختصر طور پر۔ پس اضداد فضایل بیان کرکے شبیہ فضایل (کہ جو دراصل فضائل نہین ہین) عرض کرونگا اوسکے بعد نیت ہی کہ اونکے تدارک و علاج کو بھی بہ تفصیل بیان کرون + تاکہ امراض متعلقہ کا ازالہ ہو جائے۔

اضداد فضایل

یہ تو مولف عزیز الاخلاق نے بھی لکھا ہے کہ فضائل اربعہ کے اضداد بھی ہین مثلاً جہل[۱] ضد حکمت جبن[۲] عکس شجاعت حرص[۳] مخالف عفت جور[۴] عدو ے عدالت اور یہ بھی ہر شخص جانتا ہے کہ ہر فضیلت کی بھی حد معین ہے جسکے اطراف و جوانب اعلی و اسفل مین بے پایان رذایل خبیثہ ہین مین علم ہیئت کے اوس مسئلہ کو اسوقت بیان نکرونگا جس سے مولف عزیز التہذیب نے افراط و تفریط کے حدود قائم کرکے اپنے بیان بسیط کو رونق دی ہے مگر اسقدر عرض ضرور ہے کہ مین صرف افراط و تفریط کو مدنظر رکھکر رذیلت کو بیان کرنا چاہتا ہون جسکی تفصیل یہہ ہے۔

+ خدا راست لائے مگر اسوقت تک آپ مولف عزیز الاخلاق ہی کے ممنون ہو رہے ہین اور آپکے وعدہ ولنگا ٹھکانا نہین ہے مفصل نسہی مجمل ہی فرمائیے ۱۲ شوکت علی دہلوی

موازنہ اضداد وفضایل

ضد	فضیلت
سبکی ونادانی (سفاہت) اور دنیوی امور مین بیعقلی (بلاہت)	حکمت
بے تامل وغور ہلاکت مین پڑنا (تہور) اور بزدلی (جبن)	شجاعت
حرص (شرہ) اور بجہنا خواہش نفسانی کا (خمود متمنیات نفسانی)	عفت
آزار (ظلم) اور مظلوم ہونا (انظلام)	عدالت

تعریف اضداد کی علمار تہذیب الاخلاق نے یہ لکھی ہے

سبکی ونادانی غیر واجب یا زاید از مقدار واجب قوت فکری کا استعمال کرنا اور یہ مرتبہ افراط کا ہے اسکو زیرکی وخروری ومکاری وحیلہ سازی بھی کہتے ہین۔

امور دنیا مین بیعقلی یا حماقت بیکار رکہنا اس قوت کا بالارادہ ہونہ براہ خلقت۔ اور یہ تفریط ہے۔

بیباکی یا بے تامل وغور ہلاکت مین پڑنا (غیر جمیل وناستحسن پیشقدمی کرنا) یہ افراط ہے۔

بزدلی اور معرکہ وجنگ سے ڈرنا (یا ایسی چیز سے خوف وحذر کرنا جس سے حذر غیر محمود وناپسندیدہ ہو) - یہ تفریط ہے۔

شرہ یا غالب ہونا حرص کا (مقدار واجب سے زیادہ لذات پر حرص کرنا اور اوسکا خواہان ہونا) یہ افراط ہے۔

تمنا وخواہش نفسانی کا فرد ہونا (خمود حظ نفسانی) عقل و شرع نے جن امور کے تقدیم کی اجازت دے اونکے عدم طلب لذات

براہ اختیار نہ از روے خلقت کے کرنا اور سکون حرکت کا باعث ہونا یہ تفریط ہے۔

ظلم۔ بُرے وسایل سے اسباب معاش حاصل کرنا۔ یہ افراط ہے

انظلام۔ ظالم کو تمکین دینا اور ذلیل طور پر اوسکا تابع ہونا اون امور مین جسکو وہ چاہے اگرچہ وہ ظالم جور وستم وغضب اور لوٹ مار سے اپنے اسباب معاش پیدا کرے۔ یہ تفریط ہے۔

(تنبیہہ) ظالم وخاین متمول ہوتا ہے اور متظلم بے مایہ اور عادل متوسط الحال رہا کرتا ہے۔

جبکہ فضایل اربعہ کے اضداد بتا دیئے گئے تو اونکے اقسام بھی اضداد بیان کرنا چاہئے کیونکہ جب تک اوسکا بیان نہو گا تعریف ناقص ہے اور اوسپر عبور ہر انسان کو لازم وفرض انسانی ہے مگر اسکے لئے نہایت شرح وبسط کی حاجت ہے جس سے تضیع اوقات کا خیال ہے یہانتک اختصار ممکن ہے عرض کرتا ہون۔

چند اضداد فضایل کی تفصیل

اس بیان مختصر سے چند اضداد ظاہر ہونگے جنسے چند فضایل کی ضد ونکا قیاس ہو سکتا ہے انواع حکمت کی ذکا وسرعت فہم وصفائی ذہن وسہولت تعلم وحُسن تعقل وتحفظ وتذکر ہین اب اونکے اضداد بھی سننے چاہئے

ذکا (تیزی طبع وزیرکی) وسطہے درمیان خبث + وبلادت + کے

+ خبث (سرعت ذکا کا حد سے گذر کر خیالات باطلہ مین داخل ہو جاتا) بلادت (استعداد استخراج نتایج کی رکہتا ہو اور استخراج نکرے)

اور یہ بلادت عدم خلقت سے نہو بلکہ بے اختیاری سے ۔

سرعت فہم کا درجہ وسط ہے درمیان زودخیالی و دیرفہمی کے ۔

صفائی ذہن وسط ہے درمیان التہاب و ظلمت کے ۔

سہولت تعلم وسط ہے مابین مبادرت و تعصب کے ۔

حسن تعقل وسط ہے درمیان صرف فکر و قصور فکر کے ۔

تحفظ کا درجہ اوسط ہی درمیان قصد (یا اہتمام زاید) و غفلت کے ۔

تذکر متوسط ہے درمیان درخواست (یا استعراض) اور اوس نسیان کے جسکے فروگذاشت و توقف سے مراعات واجب اوسکے لئے لازم آجائین ۔

علیٰ ہذا القیاس دیگر رذایل انواع دیگر اجناس مین ہین ۔ اور بعض رذایل کا نام بھی مشہور ہو جاتا ہے (مثلاً) بیحیائی و بے شرمی یا ایسے محل پر شرم و حجاب کرنا جہان مناسب اور موقع نہو اور شرم بھی کرنا ضروری امر نہو ۔ یہ دونون حیا کی طرفین ہین ۔

اسراف و بخل سخا کے اطراف ہین اور عبادت کے جوانب فسق و عبادت شاقہ ہین (یعنی ایسی شاقہ عبادت اور محنت بیفایدہ کرنا جسکی اجازت شرع مین نہو اور اوس سے انسان کا دم ناک مین آجائے)

✢ اوس چیز کے ادراک کے لئے صرف فکر کرنا کہ جو تعقل مین مطلوب زاید ہو اور اوس چیز کے ادراک کے واسطے فکر و غور مین کوتاہی کرنا کہ جو تعقل تمام مطلوب مین ہو واضح ہو کہ مطلوب زاید یہ ہی کہ بحث وضو مین نماز کی بحث کیجاے اور نماز کی بحث مین روزہ کی بحث ہو کما لا یخفی عن المتہرۃ الاصول ۱۲ اسید محمد

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی فضیلت افزایش کی وجہ سے رذیلت کے حد کو پہونچے اور وہ ناقص اشخاص کی نظر مین بالکل ایک سیرت اور فضیلت محمودہ پائی جائے۔ مثلاً اسراف سخاوت مین اور شجاعت مین تہور۔ جو افراط ہے اور بخل سخاوت مین اور جبن شجاعت مین تفریط ہے ایسا ہی حال تواضع و حلم کا ہے مین نے نمونہ کے طور پر اسکو مختصر عرض کیا ہے عزیز الاخلاق و عزیز التہذیب مین غالباً[†] اسکی تصریح ہوگی

شبیہ فضائل

اب مین اون امور کو بیان کرنا چاہتا ہون کہ جو فی الاصل فضائل نہین ہین بلکہ وہ فضائل سے شبیہ و متماثل ہین اور جسکو دیکھکر عامی محض دہوکے مین آکر فریفتہ ہوجاتا اور جب اوسکو یہ کیفیت ظاہر ہوتی نفرت کرتا مگر اسکا انکشاف بلا تدقیق نہین ہوسکتا ہے مین نے بہت لوگ ایسے دیکھے ہین کہ انمین فضائل نہین ہین اور وہ اس برتاؤ سے پیش آتے کہ ہر شخص اونکو مجمع فضائل بہیہ و محامد سنیہ تصور کرتا۔

سینہ حکمت تذکرہ

اخلاق ناصری مین ہے ایک شخص بالکل مسائل کلیہ کا مجمع تہا مگر اوس نے مسائل علم حکمت حفظ اور جمع فی الذہن کئے تہے کہ مناظرہ و مباحثہ کے وقت اون حقایق کے نکتوں نے (کہ جو براہ چالاکی بطریق تقلید و نقل حاصل کئے تہے) ہر نکتہ اور باریک بات کو اس طرح بیان کرتا تہا کہ سننے والے متعجب رہتے اور یقین اوسکے وفور علم و کمال و کثرت فضل پر کرتے تہے حالانکہ وہ فی الواقع ایسا نہ تہا محض اوسکے معارف و عقاید کا خلاصہ و حاصل صرف شک و حیرت مین ڈالنا انسانکا

[†] غالباً کیا بلکہ یقیناً تشریح موجود ہی اب تکلیف نہ فرمائے گستاخی معاف رہی ۱۲ السید محمد

یقیناً تہا یعنی جسطرح کہ بندر اور طوطے ومینا نے جو سنا اور کرتے دیکھا وہ کہنے اور کرنے لگے اون مین قوت اختراع نہین ہوتی یا جیسے بچے کہ کسی جوان کو گھوڑے پر سوار دیکھتے تو آپ بھی لاٹھی یا بانس پر سوار ہوتے - ایک اور حکایت سنئیے کہ ایک مولوی صاحب تشریف لائے تھے پوشاک عالمانہ طرز و جیہانہ انداز امیرانہ تہا حسن محاضرہ اور لطف محاکات اسمرتبہ تہا کہ اونکے مجلس وعظ مین ہر فریق وملت کے اشخاص برغبت شریک ہوتے تہے اور دقایق مواعظ اور عالمانہ نکتے پند ونصائح کے ایسے بیان کرتے تہے کہ ہر شخص اونکے شستہ بیانی پر فریفتہ ہوجاتا تہا کسکی مجال نہی کہ انگو عامی کہہ سکتا اتفاقیہ اس فقیر ہرزہ گرد کے زبان سے مضمضہ و استنشاق صایم کی بحث نکل گئی جنکے مباحث مین تہے بیان کرکے ایک قطعی راے اون سے چاہی چونکہ وہ محض جاہل تھے اور بجز ترجمہ قرآن مجید کے کچہ نجانتے تھے یا راہ نجات وحقیقۃ الصلوۃ و مفتاح الجنۃ کے سنے سنائے مسائل اونکے دولت وخزانہ کی کوٹھریان تہین اور میری بحث اصول فقہ وسنت کے متعلق تھی جسمین توضیح وتلویح و منار کے حوالے تہے کیونکہ میرے والد ماجد نے اسمعاملہ مین ایک مبسوط تقریر اٹھی اودہ کے ایک مولوی صاحب کی خدمت مین بھیجی تھی اور مین اوسکے خلاف تہا میرا استدلال حدیث اور اونکا احتجاج راے پر تہا لہذا وہ مطالب میرے ذہن مین متمکن تہی مین نے قضیہ کو بالعکس جسوقت کیا اور اقتضاء عکس کے نتایج مستخرج کئے تو مولویصاحب گھبرا کے بغلین جہانکنے لگے اور فرمانے لگے ع

پاے استدلالیان چوبین بود پاے چوبین سخت بے تمکین بود

پہر جب استدلال کی نوبت وتمکین بخوبی دکہائے گئے تو مجہہ سے علیحدہ فرمانے لگے کہ

حکایت

اے قرۃ العین مین فقیر واعظ ہون اکابر کی خدمت کی خصوص مولانا محمد ولایت علی
صاحب مرحوم خلیفہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی برکت سے مجھے ایسا ملکہ
ہوگیا ہے کہ وعظ و پند سے اپنی شکم پروری کر لیتا ہون۔ علم و عمل دوسری شے ہے
مجھے زیادہ نہ چھیڑو ورنہ میرے مرید بداعتقاد ہو جاینگے۔

شبیہ عفت

ایسا ہی اگر کوئی عمل پرہیزگارونکا ایسے شخص سے سرزد ہو جو عفیف النفس
نہو مثلاً دنیاوی خواہشون اور لذتون سے محترز یا روگردان ہو جاے
یا کسی انتظار کی وجہ سے (عام اس سے کہ مطلوبات دنیا یا آخرت کے
ہون) کسی ماہیت مین کمی یا فقدان ہو یا آنکہ بعض اجناس کے نہ دیکھنے اور
حاصل نہونے سے ذوق محبوب باقی نرہے اور عدم ممارست و تجربہ سے
غافل رہکر مثل جنگلیون اور وحشیون اور پہاڑیون کے ہو جاے یا کسی چیز
کی خورد و نوش سے ایسی بیماری و کندی قوے مین پیدا ہو جسکے سبب
سے خواہش نفس بہیمہ زایل یا قریب زوال ہو جاے یا کسی نقصان خلقت
سے پیدایشی خلل ترکیب مین ہو جاے یا کسی خوف و گھبراہٹ سے
انتشار غالب ہو یا کہ کوئی الم و مرض خاص کسی زیادتی و مداومت سے حادث
ہو جس سے ایسے موانع پیش آجائین جنکی وجہ سے ایسے شخص کے اعمال
و افعال مثل عفیف اشخاص کے ہون تو کوئی عاقل ایسے آدمی کو عفیف النفس
نہ کہیگا بلکہ یہ عمل مجبوری بمنشار عصمت بی بی از بیچادری کے ہوگا
حضرات حاضرین فی الحقیقت عفیف وہی ہے کہ حدود حق عفت کا
خیال رکھے اور بہ نیت بقاے شخص و نوع انسانی کے بلا امید نفع و

دفع ضرر بقدر حاجت ہر مشتہیات کے نوع وصنف سے (کہ جو شرعًا وعرفًا ناجائز نہون) متمتع ہو۔

شبیہ سخاوت

ایسے ہی سخی وہ نہین ہے کہ تمتع کے لئے مال خرچ کرے یا زور وریا و لاف زنی سے بغرض طمع ترقی جاہ ورتبہ قربت حکام دینا یا بامید دفع ضرر اپنے مال ونفس وناموس خاندان کے ایسے آدمیون کو دولت تقسیم کرے جو مستحق نہون یا ایسے اشخاص کو دے جو مسخرے اور پھکڑباز اور ڈھول کھلاڑی ہون یا بغرض جر منفعت وافزونی دولت کے تاجرون اور سوداگرون کو روپیہ دے یا ایسے امور مین اسراف صرف کرے جسمین صرف کا موقع نہو اور یہ موقع اونکو زیادہ ہوتا جنکو بے محنت وصعوبت وخرخشہ وراثتًا ترکہ قرابت مندان سے دولت کثیر ملی ہو یا کسی آسان طریقہ سے خزانہ ہاتھہ لگا ہو۔

ذکر

(تذکرہ) کسی متبنیٰ کو بہت علاقہ وزر نقد دیا گیا اوسنے کبھی زر کثیر نہین دیکھا تہا شوق چرایا کہ آغا میر (وزیر شاہ لکھنو) کی طرح شہرت فیاضی حاصل کرون دشمنان دولت یعنی مصاحبون نے یہ فقرہ جمایا کہ ارباب نشاط اور سامان عیش مین جسقدر خرچ کیا جاے نیکنامی ونا موری زیادہ ہوگی اس تدبیر کی تعمیل مین یہان تک اوس نو دولت شوم سیرت بوم خصلت نے مصارف کو بڑہایا اور تبذیر اسقدر ہوئی کہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین مین داخل ہوا اور کم مدت مین تمام روپیہ اور ریاست برباد کرکے میان دربدر پہرنے لگے جناب یہ سخاوت نہین ہوتی غور کرنا چاہیئے کہ مال کی آمد مشکل اور خرچ نہایت سہل ہے عقلا کا قول ہے کہ جس طرح

کوئی شخص نہایت بہاری پتھر ایک بڑے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر لیجاے اور وہانسے اوسکو ڈہلکا دے بعینہ یہی مثال مداخل ومخارج کی ہے بہاری پتہر کا پہاڑ کی چوٹی پر لیجانا جیسا مشکل ہے ویسا ہی روپیہ حاصل کرنا دشوار ہے ایسا ہی پتہر کا نیچے پہیکنا اور جلد تہ زمین پر آجانا آسان ہے اوسی طرح روپیہ کے صرف کی کیفیت ہے کہ بہت جلد روپیہ خرچ ہو جاتا ہے مال کی احتیاج ضروری امر ہے تدبیر عیش کے لئے اور نفع بخش ہے اظہار حکمت وفضیلت کے واسطے۔ کیونکہ پسندیدہ وجوہ سے اکتساب مال متعسر ہے اس لحاظ سے کہ اچھے پیشے وحرفے تہوڑے ہین اور نیک وبرگزیدہ ودیانت دار کو اوسکا پیدا کرنا نہایت دشوار بلکہ نا ممکن ہو رہا ہے ہان غیر محتاط اشخاص جنکو پروا واندیشہ اکتساب مال کی حالت کا نہین ہے اونکو روپیہ پیدا کرنا وجوہ ناجائز سے کوئی مشکل نہین۔

حضرت سلیمانؑ کے صحایف مین ہے کہ تو انگری کے ساتہ حکمت ہوشیار وبیدار ہے اور درویشی کے ساتہ غافل وسوتی ہوئی ہے مجہے تجربہ سے معلوم ہوا کہ قدر انسان علم (حکمت واخلاق) سے ہے اور قدر علم کی مال سے ہے۔ یہ ایسا نکتہ جامع ومانع ہے کہ اس سے بڑہکر کیا ہو سکتا پس اگر مال موقع سے خرچ کیا جاے تو دانائی ہے۔ ورنہ حماقت ہے جو شخص وجوہ جائز سے مال پیدا کرتے اور برے طریقون سے روپیہ لینے کو حرام جانتے اونکو مال کا بہت تہوڑا حصہ بلکہ قریب قریب نہونے کے حاصل ہوتا اونکو اپنے طالع یا زمانے کی سختی کی شکایت ہوتی اور نہایت تنگی وعسرت سے بسر اوقات کرتے بخلاف اسکے وہ لوگ کہ جو وجہ خیانت اور سبیل ناقص سے مال جمع کرتے نہایت کشادہ دست فراخ عیش اور محسود[1]

[1] محسود: کسی کا زوال نعمت وجاہ آرزو کرنا بخلاف غبطہ ۱۲ ع

ومغبوط عوام ہوتے مگر عاقل اپنے دلکو تسلی دیتا کہ مین برائی سے بری وپاک ہون
اور کبھی اپنی صاف چادر تقوی پر خیانت و سرقت وظلم وندامت وفضیحت وعار کی
ناپاکی وگندگی کے دہبے لگنے نہین دیتا اور نہ فریب ودغا بازی ومکاری وبیوفائی
اور ترویج اسباب خبث ومنا وست اغیار ومساعدت ملوک اور مزاولت
فواحش وقبائح وتحسین شنایع وفضایح وچغل خوری وعیب گوئی اور غیبت ودیگر
شر وفساد سے مدد لیتا ہے جیسا کہ مال طلب اشخاص کیا کرتے اور اوسکے وسیلہ سے
راحت (تو کیا بلکہ افعال بد) حاصل فرماتے معاذ اللہ ومعاذ اللہ ثم معاذ اللہ عاقل
خوش نیت وبادیانت نہ شاکی طالع وگردش روزگار کے ہوتے اور نہ کبھی حسد ارباب
دول ومال کے کرتے ہین -

ایک بادیانت کا قصہ

ایک میر صاحب کا قصہ سنئے جسکے نتائج سے آپ مسرور ہونگے وہ یہ ہے کہ مین
مراد گنج من اعمال پنجاب مین مقیم تہا ایک صاحب دیکہے کہ جنکے چہرہ سے ظاہر سی
نجابت اور ایمانی عظمت برستی تہی مگر پوشاک اور رسمی لباس سے شکستہ حال اگرکہ ثابت تو
عمامہ ندارد کی کیفیت تہی پورا جوڑا بدلا تو پہٹکر اوترتا تہا اور اس شکستگی کی وجہ محض دیانت
وایمانداری تہی اگرچہ اونکا سلسلہ تعلق ایسا تہا کہ جسمین شام تک ناجائز طور سے انکو
بالضرور ایسا ملجاتا (اگر وہ اپنی طبیعت بدل دیتے) کہ عمدہ پوشاک وخوراک سے
متوسطانہ حالت مین بسر کرتے اور معقول پس انداز بہی ہو رہتا قضارا ناگہانی سے بیمار
ہوئے اور کیسے بیمار جسمین خرچ علاج زیادہ ہوا اور پہر کوڑہ مین کہاج بعض نامعقولون
کے سعایت سے حاکم ناخوش ہوا تو کچہ جرمانہ ہو گیا لوگون نے یہ خیال کیا کہ اب فنو
شکست ہوا نماز کی خبر نہین میان کیا کرینگے ناجائز کمانے لگے تو پہر کیا کرینگے لوگ منتظر

تهے تاکہ اونکو اونکے اون نصایح کا جواب ہو جو دیانت کے بارہ مین کرتے تھے مگر
اس شیر خدا نے اونکو موقع ایسا نہ دیا بلکہ اپنے عہد پر قائم رہکر اپنے کثافت لباس
اور کہنگی اسباب کو بالکل بُرا سمجھا اور اپنے نفس پر جبر فرما کے اپنے روزمرہ مصارف
کو کم کرکے (یا کہ بہو کہوں مرکے) قرض و زیر باری کو ادا کیا واہ رے بہادر کہ ایسی
سخت و صعب حالت مین بہی ناجائز وسائل کے مداخل کی جانب توجہ نہ کی صرف
کمی مخارج کو (کہ جو اوسکی ذات سے متعلق بہتی) مقدم سمجہا اور صابرانہ بقضاء الٰہی
راضی ہوکر شکایت طالع نفرمائی اور بیجا سخاوت کو ہیچ سمجہا۔

مندبن کا فسانہ

اور سنئے۔ ایک بہلامانس عفیف النفس کریم الطبع برسر روزگار رہتا اوسکا
مداخل ڈہائی ہزار سالانہ کے قریب ہوگا مگر قبایل وعشایر کی خبر گیری اور ادن کی
فرمایش کی تعمیل اور اونکی ناز برداری نے ایسے سرمایہ والے کو اسمرتبہ مجبور (کیا بلکہ
پیس ڈالا) اور ناچار کر رکہا تہا کہ ناک مین دم زندگی سے تنگ مصیبت شدید مین
اپنی زندگی بیجیا کے دن پورے کرتا تہا سواری بہی لچر تہی فارنچر بہی سٹ پٹ کپڑے
بہی واجبی تھے جب کوئی ناگزیر مصارف آجاتے گویا اوسکو موت کا سامنا ہوتا اور
پہر حکام دنیاوی کے رفاقت بہلا کیون نہ غیر معمولی مخارج پیدا ہون طرہ اسپر یہ کہ اوسکی
ہم پیشہ ومعاصر ظاہری ٹہاٹ سے زرق برق سواری شکاری سے درست وچست
تعمیل احکام فرمایش مین ہر طرح سے مستعد ہون اور تمام طبقہ اور جمہور ایسا ہی ہو تو
ان میان کو کون پوچھے (بقول شخصے نقارخانہ مین طوطی کی آواز) اپنی دیانت
وامانت کا سبق کسکو دین آپ ہی پڑہین آپ ہی سنین کوئی چندہ احباب نے
کیا اور چور دن کے بہائی گرہ کاٹ ایک ممتاز شخص نے سب معاصرین ہم حرفہ کے

نام رقم تجویز کی چونکہ قطعی منحصر علیہ بھی کون اونکے ارشاد مین دم مار سکتا تھا یہ بیچارہ
بھی پانچسو کے گھاٹے مین آگیا اب مکان پر آیا اوپر کی سانس اوپر اندر کی سانس اندر کس سے
اپنا دکھ روئے کس سے امید دردرسی رکھے اب اوس روپیہ کے ادا کی صورت کیا ہو
اور کہان سے آئے خیانت ورشوت وربوا جماع ناجائز وسایل پر تو ہوش سمبھالتے
ہی اپنے کسی بزرگ نیک سیرت وخوش طینت کے فیض خدمت کے اثر سے لعنت
بھیج چکا تھا تلقین بھی تھی تو دیانت داری کی ترغیب بھی تھی تو اسی نیکو کاری کی
اگر کسی کو عذاب اُخروی سے ڈرایا جاتا تو اسی مکارہ سے پھر فرمائیے کہ ایسے خشک
کے پاس کون آئے کسکا ایسے کام (بے ایمانی کا) نکلا تھا جو اُنکے اس آڑے
وقت مین کام آئے یا ساتھ دے اگر روپیہ نہین پہونچتا یا تعمیل حکم منحصر علیہ کی نہین ہوئے
تو یاران دنیا اور معاصرین پنجے جھاڑ کے پیچھے پڑجانے کا خوف عذاب گور وحشر
کی دہشت سے بدرجہا بڑھا ہوا تھا اور کیون نہ ڈر ہوتا جبکہ اوسکے رزق کی بضاعت
محض وہی ڈہائی ہزار روپیہ سالانہ تھا جسکے سلب وضبط کا دغدغہ حضرت عزرائیل کے
سلام ومُجرے سے زیادہ تھا نوبت باینجا رسید کہ اپنے کسی قریب عزیز کو استمداد
واستعانت کا خط لکھا وہ حضرت اہل دنیا کیون تو یہ فرمانے لگے ہان توجہ
فرمائی تو دو ہفتہ کے بعد والا نامہ بھیجا جسکا یہ مضمون ہے" جان برادر راحت نامہ
پہونچا اوسکے آنے سے بیشک مسرت ہوئی مگر آپکے سوء تدبیر کا بڑا صدمہ ہوا میرے
پندار مین یہ تھا کہ بفضلہ ڈہائی ہزار سالانہ تو نواب صاحب کی سرکار سے ملتا ہے
اور آپ کے مشاغل ایسے ہین اور سرکار کا اعتبار ایسا ہے کہ آپ کو بے خرخشہ اور پندرہ
ہزار سالانہ حاصل ہونا مشکل نہین کیا فضولخرچی کرتے ہو مگر اوسکی امید نہین ہمیشہ آپکو

ٹریل حالت مین سب نے دیکھا ہے لاحول ولاقوۃ پانچسو روپیہ اب منگاتے ہجے

بھیجتے شرم آتی اب ایک روز مین بالائی آمدنی سے بے تردد فراہم کر لیجیے اور ہدیہ

کو اسراف نہ کیجیے اور آمدنی بڑہاے ملا و مولوی بکا کرتے ہین اجی دنیا اور روپیہ

والسلام خیر ختام" بس جناب اس سو کے جواب نے اس بیچارہ کو ایسا مضمحل بلکہ

مردہ کر دیا کہ ہوش و حواس ندارد اور یہی اُدہیڑبن اور خلفشار کہ الہی میری روٹی ٹکسے تجے مسافر

مین بال بچے کیسے بسر کرینگے روزگار جاتا رہا تو سخت مصیبت ہوگی نواب کے موہنہ

لگے تمام اہل زمانہ دہم پیشہ ہین اور اے اللہ مین نے تجہی سے عہد کیا ہے کہ وجوہ

جائز و اکتساب جمیل وطیب سے کہاؤنگا نقض عہد نہین کر سکتا تیرا شکر ہے کہ میرے

بسر کے لئے کافی روپیہ ہے ان بیہودہ مزاجون سے بچائے کیونکہ بچانا تیرا ہی کام

ہے - بالآخر تمام افکار و مشاورت کا یہ نتیجہ مستخرج ہوا کہ ایک بھلے آدمی سے مراسلت

کی اوسنے قرض حسنہ دیا تو جان مین جان آئی اب اوس نیک نیت کی خوش معاملت

دیکھئے کہ اپنی سواری علیحدہ کر دی دوسو روپیہ قرض ہین جس کی قیمت سے دیا اور رفتہ

رفتہ بحسن تدبیر وہ قرض بھی دیڈالا تو خدا کا شکر کیا کہ اے معبود مطلق تو نے مجھے ایمان

پر قائم رکھا اور عہد بھی نہ ٹوٹا کوئی ناجائز کمائی میرے ہاتھ نہ آئی سواری بہی ہو ہی

جائیگی اس درمیان مین نواب قضا کر چکے تھے تمام چپرقناتی ادہر اودہر ہو گئے تھے

اونکے جانشین بڑے دیانت پسند و متدین پرور تھے اس شخص کی دیانت و امانت

دیکھکر محظوظ ہوئے اور اپنا معتمد قرار دیکر پانچسو روپیہ ماہانہ اضافہ فرمایا اور ریاست سے

سواری و خلعت ملا خدا کی اس غیر مترقب مرحمت کو دیکھکر وہ نیک صفت نہایت

مرتبہ سپاسگزار ہوا اور نہایت خضوع و خشوع سے مناجات کی اگرچہ وہ شخص اپنی

عسرت و تکلیف کے زمانہ مین اپنی شومی بخت اور نہ کمی معاش کا شاکی ہوا باوجودیکہ
مصارف آمدنی سے بڑھے ہوئے تھے جناب متدین و عاقل ایسے ہوتے ہین
اب اصل کیطرف توجہ کرتا ہون کہ سخی وہی ہے جو بذل مال کرے اس مین دوسرے
کا فائدہ ہو اپنی غرض شامل نہو اور جسکو مال دیا جاے وہ مستحق بھی ہو اگر ایسا نہین ہے
تو محض شبیہ سخاوت کے لئے تدبیر ہے۔

شبیہ شجاعت

ایسے ہی اون لوگونکی کیفیت ہیکہ جو فی الواقع شجاع و بہادر و دلاور نہین ہین مگر اُنسے
کوئی عمل شبیہ شجاعت صادر ہو مثلاً جنگ اختیار کرنا اور رنج و خوف و خطر و نکا اقدام
طلب مال یا کسی اور چیز کے لئے (جو مرغوب طبیعت ہو) کرنا۔ اور
اسپر اقدام طبیعت محض زیادتی حرص سے ہو نہ اقتضاء طبیعت و فضیلت
وصبر و ثبات سے، و ثبات مخاطرون و خوفون پر فرط شجاعت سے
نہو بلکہ افراط حرص و لالچ سے ہو کیونکہ نفس نفیس و شریف کو معرض خطر
مین ڈالنا اور مکروہات عظیم کی تقدیم طلب مال اور اوسچیز کے لئے (جو قایم
مقام مال کے ہو) نہایت خساست ہمت و رکاکت طبیعت ہی بہت ایسا
ہوتا ہے کہ مکار عیار چالاک پیشہ عفیفون سے مشابہت کرتے باوجودیکہ
ان صفات و فضل سے کوئی لگاؤ اونکو نہین ہے اور یہانتک وہ شبہہ
پیدا کرنے مین ساعی ہوتے کہ اپنے قطع اعضا کو برداشت کرنے اور دنیا
کی خواہشون سے مُنہہ پھیر لیتے اور بڑے صابر و قانع اپنے آپ کو
ظاہر کرتے حالانکہ یہ اعراض و تحمل عقوبات و نکالات و صبر اذیت یا تو
خوف حاکم سے ہے یا کسی اور دنیاوی غرض سے مگر اس مجبوری کو اپنے

معاصرین وابناء جنس مین بخلاف اسکے شائع کرتے ہین - واقعی شجاع
وہی ہی کہ جسکو ارتکاب امور شنیع وقبیح سے پرہیز اور لحاظ ہو مگر موت سے
ڈرتا نہو گو کہ شروع مین شجاعت محسوس نہین ہوتی مگر بالآخر معلوم
ہوتی اور دنیا مین بحالت زندگی اور بعد موت نیکنامی ہوا کرتی اور اہل
دین وعدل اوسکی تعریف کرتے خدا سے بھی اوسکو درجہ اعلی عنایت ہوتا
کیونکہ ثابت قدم طلب فضیلت مین وہ رہتا ہی کہ دشمن کے معرکہ اور
تلوار کی آنچ سے کبھی خوف نہین کرتا بھاگنا اور جی چرانا تو دوسری بات ہے
اور یہہ بھی عند العقلا مسلم ہے کہ عفت وسخاوت وشجاعت بخوبی
ہر کسی سے ظاہر نہین ہوتی مگر حکیم سے اوسکا حسن انجام ہوتا ہے اور
حکمت ہی سے اونکے شرائط اپنے موقع ومحل پر بمقدار حاجت ومقتضائے
مصلحت پورے ہوتے ہین پس ہر عفیف اور ہر شجاع حکیم نہین ہوتا اور
ہر حکیم عفیف وشجاع ہوا کرتا -

شبیہ عدالت

ایسے ہی عدالت کی شبیہ کے طرف نظر ڈالنا چاہئے بہت ایسے
شخص ہوتے ہین کہ جن مین بالاصل عدالت کا مادہ ہی نہین ہوتا مگر اونسے
اظہار ایسے امور کا ہونا جنسے نہایت عدل پایا جاتا اور وہ محض نمائشی
شہرہ کے لئے ہوتا تاکہ اوسکے وسیلے سے مال یا آبرو اور تقرب امراد
حصول اشیاء مرغوب کیا جائے یا کوئی اور ہی غرض ہو جسکے لئے ظہور
اعمال عدالت کا اپنا شیوہ کر لیا ہو پس ایسے افعال ان لوگون کے منسوب
بعدالت نہین ہو سکتے کیونکہ سچا اور خالص عادل وہی ہے کہ جسنے

اعتدال و تعدیل قواے نفسانی و تقدیم افعال و اقوال کا خیال اسمرتبہ رکھا ہو

کہ کوئی قوت دوسرے پر غالب نہو اور اپنا عمل و فعل ایسا کرے جس سے

ان امور کا برتاو ظاہری طور پر پایا جاے اوس شخص کی نظر عموماً حصول

و اقتضاے فضیلت عدالت پر ہو نہ کسی غرض سے اور نہ یہ کہ اوسکے ذریعہ

سے رشوت لے اور روپیہ پیدا ہو عدالت کی تعریف عزیز الاخلاق

اور عزیز التہذیب مین مبسوط طور سے ہے مگر مین اسقدر ضرور کہونگا کہ

عدالت کو جملہ فضائل پر فضیلت و ترجیح ہے اسوجہ سے کہ معنی عدالت کی

مساوات ہین اور وہی وسط حقیقی ہے اوسکی کمی بیشی رذالت مین داخل

کی گئی لہذا اعتدال ہر کمی و بیشی مین اشرف ہے اور اوسی سے مراد

عدالت ہے کہ جو افضل سب سے قرار دی گئی کیونکہ اعتدال عناصر اربعہ ہی

سے موالید ثلاثہ کے پیدایش ہے اور اگر اعتدال نہوتا تو دنیا ہی نہوتی

پس جبکہ وجود دنیا محض اعتدال پر ہے پس کیون اشرف تصور نہ کیجاے

مجھے اکتساب فضایل و مراتب سعادت کی بحث کرنے سے اپنا

اضاعت وقت منظور نہین جبکہ تمامتر بحثین اسکی عزیز الاخلاق مین ہین

اوسیکو ملاحظہ کیجیے۔

البتہ حفظ صحت نفس کی بابت ضرور بحث مد نظر ہے کیونکہ اوسی سے

فضایل محمودہ کی محافظت اور رذایل خبیثہ کی روک ممکن ہے اور جب

نفس کی صحت کا انتظام ہوگا تو کوئی بیماری نفس کی پیدا نہوگی لہذا

عادات ناپسندیدہ کا ترک نکرے اور شوق ترقی علوم رہے اگرچہ

عمال سرکار اندوختن رشوت

اکتساب فضایل و مراتب سعادت و خیر

محافظت فضایل

بوڑھا ہی کیون نہو چاہے مگر تحصیل علوم مین ہمت پست کرنا جوانمردی نہین
ہے صحبت نیک اختیار کرکے مجتنب اور محترز صحبت اشرار سے رہے
محاسبہ اپنے اعمال کا روزانہ کرتا رہے سستی و کاہلی و کسل گوارا نکرے کیونکہ
یہ مورث نسیان ہی اور نسیان سے علم زایل ہوتا ہے اپنے عیبون کو بخوبی پہچانے
اور اونکے چھوڑنے کی تدبیر فرمائے اچھے دوستون سے (اگرچہ وہ اسوقت
کمیاب ہین) عیب اپنے دریافت کیا کرے اگر خیر خواہ نملے تو مخالف و
دشمن سے یہ کام لے اپنے دوست اور دشمن کو اپنا آئینہ بنائے اونمین جو
عیب معلوم ہو آپ نکرے اور جنکا دے لوگ عیب ظاہر کرین اوسکو بھی
آپہی چھوڑے حکیم اقلیدس[1] اپنے شہر کے تمام دریدہ زبانون کی پوشیدگی مین سخت
زبانیان سنا کرتا تہا اور اونکو چپکے سے بولا کر اوسکی اجرت و مزدوری دیتا اور اس ذریعہ
اپنے قبایح و ذمایم کو دریافت کرکے نفس کو تنبیہ و توبیخ قرار واقعی کرتا اُن ذمایم کے ترک کرنیکی
کوشش اور سکی بلیغ کرتا اور اگر کسی موقع پر وہ کسی سے اپنا عیب دریافت
کرتا تو پہر مرتکب عیب نہوتا اتفاقیہ کسیکو بدگوئی اپنی کرتے ہوئے بھی پاتا
تو چھپ جاتا اور تمام باتین سنتا لہذا عاقل انسان کو چاہیئے کہ جو فعل کرے
خواہ کرنے کی نیت ہو تو خود مخالفت کرے اور اس ترکیب سے نتیجہ و
مآل دریافت کر لے اور مخالفت عقل کی نکرے تجاوز راہ و رسم شرعی کا

[1] اقلیدس صاحب کتاب ہندسہ نہایت منکسر مزاج تھا پچھلے زمانہ مین بادشاہ حکما سے درخواست
کرتے تھے تاکہ نسل کے بقا سے حکمت قایم رہے چنانچہ اقلیدس نے ایک دراز زبان عورت اختیار کی کہ جو سلاطت
(دراز زبانی) مین مشہور تھی اور اس عورت کا اختیار کرنا محض قوت غضبی کی پست کرنیکے لئے تھا تاکہ اوسکی دراز زبانی کام دے ناہری

بھی جائز کسی طرح نہ رکھے اور عموماً ہمیشہ کمینہ اور جاہل طبیعت سے گریز
کرے او لئیم اللئام اور مبتذل و مجہول گوارا نکرے ۔

میرے مقتدا اور مخدوم انام مکرم خاص و عام مولانا و شیخنا حضرت
سید محمد عبد اللہ محدث دام بقاہ نے ہمیشہ مجھسے زبانی فرمایا اور اونکی
تالیف شریف مین بھی مین نے دیکھا ہے کہ رذیل و بدعتی و بدعمل و فاسق
کی صحبت انسان کو مردہ دل کر دیتی ہے گو کہ انسان کیسا ہی زندہ دل
اور مضبوط طبیعت ہو بہتر ہے کہ ایسے اشرار کی رفاقت و مصاحبت سے
علیحدہ رہے اور اوسکے عوض مین مطالعہ کتب اخلاقی و دینی (سیما کتاب و
سنت) کرتا رہے چنانچہ حضرت معلے القابہ کی عادت مرضیہ و انداز مہذبیہ
یہی ہے کہ بے ضرورت کسی سے نہین ملتے بملازمت کتب دینی اور تلقین
و تدریس ہمیشہ فرمایا کرتے اور نہ کسی اشرار قوم سے کبھی ملتجی ہوئے اور نہ ہین
با وجودیکہ طریقہ تدریس و تلقین مین صدہا افراد ناس سے تعلق رہا کرتا اور ہزارہا
اشخاص اونکے فیض خدمت سے بھی انسانیت مین آگئے ہین ۔

عم اکرم

اونہون نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مصاحبت اشخاص مین محتاط رہے
اور اپنا راز بے جا بچے پوچھے نہ کہے اور نہ کسی کے کہنے سے مرتکب
سیئات صغیرہ کا ہو بلکہ صغائر سیئات کو حقیر بھی نہ سمجھے اور نہ ارتکاب
صغائر کو جائز جانے اگر آغاز شباب مین ضبط نفس نہو سکے اور نہ حلم
و تحمل تیزی غصہ کا ہو سکے اور نہ زبان روک سکے تو سمجھنا چاہیے
کہ اوس سے محافظت نفس غیر ممکن ہے شروع سن نمو مین عادی

ہونے سے جملہ اداب پر انسان کو عبور ہوسکتا ہے بہت جوان کہ خدمت سفہا
مین مبتلا ہو جاتے تو سفاہت (نادانی و بیخردی) اور شتم (دشنام)
و بیہودگی کے ایسے عادی ہوتے کہ استماع انواع قبایح درکنار خود مرتکب
کبایر سیئات کے ہوتے اور کبھی انکو کسی کے درد و رنج پر افسوس اور تاثر
نہین ہوتا بلکہ ہنستے اور بے تکلف مزاح ناجائز کیا کرتے اور اوسکا نام
اپنے اصطلاح مین خوش طبعی (معاذاللہ) تجویز کیا ہے پس ایسے صاحبون سے
احتراز و اجتناب چاہئے اور ہمیشہ صبر و حلم کا عادی ہو خصوصاً و حضرات
جنکے نظم و نسق و نفع و ضرر عام سپرد ہو۔

جالینوس نے شناخت انسان کی بحث مین نہایت مختصر مگر
بہت حاوی و جامع الفاظ سے لکھا ہے کہ جو آدمی اپنے نفس کو دوست رکھتا ہے
اوسپر اُسکی معایب مخفی رہتی اگرچہ اثر ظاہر ہو مگر ادراک نہین کرسکتا اسکی تدبیر یہ ہی کہ فاضل کامل کی دوستی
اختیار کرے اور زیادہ محبت و مصاحبت کے بعد اوسکو متنبہ کرے کہ علامت آپ کی
دوستی کی یہی ہوگی کہ آپ مجھے میرے عیوب نفس سے خبر دینا واجب سمجھین تاکہ اوس سے
اجتناب کیا جاے اور اسی بات مین مضبوط عہد و پیمان لے لے اگر کوئی کہے کہ تجھ
مین کوئی عیب نہین ہے تو اوسکے اس قول کو مکروہ و غیر مقبول ظاہر کرے اور کبھی سچا
بلکہ ایسے دوست پر بعوض محبت عتاب چاہئے تاکہ وہ بخوبی یقین کرے کہ تہمت خیانت
کی دی گئی ہے اور پھر یہی کہتا رہے کہ جناب عنایت تو آپکی یہی ہوگی کہ میرے معایب بتائے
اور جب بتائے تو مشکور ہو اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تمہارے دوست کو عادت
سچائی کی ہوگی اور تمکو عدم ارتکاب جرائم کی عادت پیدا ہو گی اور اپنے دوست

پر سچائی کا اعتماد ہوگا جسکی جانچ تم خود اپنے معایب سے کرلوگے"۔

جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ اچھے آدمیون کو اپنے دشمنون سے بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ اسکی توضیح یہی ہے کہ اگر کوئی شخص مخالفانہ عیب تمہارا بیان کرے اور تم اوسکی اصلاح کرو جس سے نفس کو سرزنش ہو تو اس سے بڑہکر کون فائدہ عاقل انسان کے واسطے ہے"

"**یعقوب کندی** حکیمون مین مشہور شخص گذرا ہے جسنے اپنی تالیف مین یہ لکھا ہے کہ اپنے آشنا اور شناسا اشخاص کے صور تو نکو اپنا آئینہ عاقل انسان بنائے اونکی صورت و وضع سے جو نیک بات حاصل ہو اوس سے فائدہ حاصل کرے اور اپنی برائیون اور خرابیون کو ان بھلائیون سے مطابقت کرے جو نتیجہ اوسکا حاصل ہو اوسکا خیال رکہے"۔

انسان کو لازم ہے کہ رات دن مین جو فعل اوس سے سرزد ہو اوسکی ابتدا و انتہا پر نظر ڈالے اور یہ نسمجھے کہ میرے سب عمل و فعل خیر تھے برائی ان مین نہین بلکہ نقص و سقم ہر وقت اپنے کردار مین تصور کرے دیکھو کنکریان اور سوکھی گھاس اور پتی تک کام مین آسکتی مگر انسان کے کمال اور ہڈی کسی مصرف مین نہین آسکتی پس جہانتک ہوسکے اپنی زندگی مین افادہ عام کے لئے مستعد رہے اور ہمیشہ اپنی برائیان یاد رکھے اونکا بہولنا خلاف انسانیت خیال کرے اور جو بھلائیان کرے اوسکی یاد نرکھے اس لحاظ سے کہ فیاضی و فیض رسانی سے خود تمہاری ذات کو فائدہ پہونچیگا۔

جو علوم کہ انسان حاصل کرے اوسکا فیض عام کو دے اور قسمت الٰہ

کی طرح ہو جاے کہ لوہے کو تیز کر دیتا اور آپ نہین کاٹ سکتا کسی کو ظلم
و آزار پہونچنے اور پہونچانے سے مسرت ظاہری و باطن کا اظہار نفرمانا
کیونکہ مردم آزار اور جفا کار بدشعار کو کوئی شخص پسند نہین کرتا اور کس طرح
پسند کرے جب کہ اوسکے رذیل عادات دلشکن اور ایذار سان عالم ہین
اس سجکلت کو ان اشعار پر ختم کرتا ہون -

سگ بر آن آدمی شرف دارد	کہ دل مردمان نیازارد
این سخن را حقیقتے باید	تا معانے بدل فرود آید
آدمی با تو دست در مطعوم	سگ ز بیرون آستان محروم
حیف باشد کہ سگ وفا دارد	وآدمی دشمنے روا دارد

دیگر

ز دانش مطلقاً بے بہرہ باشد	کہ از دنیا بشادی بہر جوید
بود از شرب شادی صایم الدہر	کہ جلاّب طرب از دہر جوید
کسی چون نوشدارو جوید از زہر	گدا مین نوشدارو زہر جوید

دیگر

ہر کہ آمد در جہان پر ز شور	عاقبت ببایدش رفتن بگور
در رہ عقبیٰ ست دنیا چون پلے	بے بقا جاے و ویران منزلے
دل منہ بر این پل پر ترس و بیم	ہر گہ رہ سازد مشو اینجا مقیم

نزد اہل معنی این کاخ سپنج	نیست چون ویرانہ خالی ز گنج
دور باش از دوستی مال و جاہ	زانکہ مالت مار و جاہت ہست چاہ
من گرفتم خود توئی بہرام گور	خواہی افتاد آخر اندر دام گور
گر نہ کوری کور می بین گفتمت	یک زمان بیکار منشین گفتمت
ہیچ کس را نیست زین منزل گزیر	از گدا و شاہ و از برنا و پیر
ایکہ برما بگذری دامن کشان	از سر اخلاص الحمدے بخوان

علاج امراض نفسانی

حاضرین سبحان اللہ سبحان اللہ اس کلام عارفانہ نے نفس کی خوب تنبیہہ کی - جس طرح کہ بیماریان بدن مین انسانکے ہوتی ہین ویسیہی امراض نفسانی بھی ہین امراض جسمانی کے علاج ضد سے ہوا کرتی ہے اسیطرح ان بیماریونکی دوا و تدارک مخالفت سے ہوتی ہی مثلاً حدوث مرض حرارت سے ہے تو اجزا بارد اور اگر برودت سے ہی تو گرم دوا دیجاتی ہی ایسے ہی اگر مرض جبن سے ہو تو شجاعت سے علاج کیا جاوے تا کہ رفتہ رفتہ جبن پر شجاعت کا اثر پہونچے تو اوسکے لئے ضرور ہے کہ حدوث مرض و اسباب و علامات مرض دریافت کر کے علاج پر آمادہ ہو اور جب یہ جان لے تو اعتدال کا خیال رکھے تا کہ انحراف مزاج سے جو مرض حادث ہوا ہے وہ بخوبی رفع ہو جاوے اور انحراف کا رد اعتدال سے ہے پس اولی ہوگا کہ اشیاء معتدل الکیفیت و سریع الاثر کا استعمال شروع ہو اور صناعی کے حیلہ سے طبیعت کو قوت دیکر دفع کی طاقت پیدا کرنے کے اسباب جمع کرے اس طریقہ علاج سے بخوبی قلع و قمع علل و امراض کا ہوگا ان اسباب کی بڑی بحث ہے جس سے

اسفار طب و حکمت بہرے ہوئے ہین اور اونکی اگر اصطلاح بیان کرون تو
پہر حضرات فرمائینگے کہ قاموس یا عزیز المصطلحات بھی منتہی کر دیجاے لہذا
اب امراض نفسانی بیان کرکے اونکے علاج و تدارک کا بیان موجز طور پر
عرض کرونگا تاکہ حضرات سامعین و شایقین کا جی نہ گہبراے سنئے کہ امراض

امراض نفسانی کی مختصر کیفیت

قوت نظری تین ہین حیرت و جہل بسیط و جہل مرکب
اور امراض قوت دفع بھی تین ہی ہین غضب و جبن و خوف
اور قوت جذب کی پانچ بیماریان ہین افراط خواہش و محنت و
دروغ گوئی حزن و حسد۔
اب ان گیارہ بیماریون کی ماہیت اور انکا علاج نہایت حاوی الفاظ
مین التماس کرنے کا قصد ہی اور انہین بیماریون سے اور بیماریون کا بھی
قیاس ہوسکتا ہے جنکا تدارک مشکل نہوگا۔
حضرت امام حسنؑ نے فرمایا ہی کہ حرص نفس کی دشمن ہی دیکھو اسوجہ سے کتنے اشیاء
بہشت سے دنیا مین نکالی گیئن لہذا اعداے نفس کو دفع کرنا چاہیے۔
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے امام حسنؑ سے پوچھا کہ اے فرزند
سداد کسکو کہتے ہین جواب دیا کہ حسن خلق سے ہر بدی کو دور کرنا پہر جوانمردی کی
نسبت استفسار فرمایا تو کہا کہ جوانمردی یہ ہے کہ خیرات تنگی و عسرت مین کرے
اور یہ بھی فرمایا کہ ملامت مال جمع کرنے مین ہے اور ایسا جمع کرنا نفس کو تنگ
کرتا ہے۔

حیرت

حیرت کیا ہے ایسی دلیلین اور حجتین پیش آجائین کہ جس سے نکالنا

ہوکر حق و باطل مین انسان امتیاز نکرسکے اور نفس ایسا عاجز و فرماندہ ہوجاوے کہ تحقیق اصلیت اُسکو دشوار ہو مثلاً یہ دریافت نکرسکے کہ خلقت + قدیم ہے یا حادث اور آسمان کا وجود ہے یا محض حد نظر اور ملائک و شیطان کی بھی کوئی اصلیت ہے یا محض ملّا اور پرانے عقل کے آدمیون کا ڈہکوسلا بقول نیچر پرست کے ہے پس جبکہ انسان ان امور کی اصلیت دریافت نکرسکے اور کبھی دلیل وحجت کو راجح و مرجوع تجویز نکرے اوسکو حیرت زدہ کہین گے۔

علاج پہلے یہ یقین کرے کہ اجتماع نقیضین (نفی واثبات) ایک حال مین محال ہے پہر اپنے دل مین تجویز کرے کہ ان مین سے ایک بات ضرور ہوگی پہر دونون مین وہ بات اختیار کرے جو قریب قیاس اور پسند حکما رہو۔

یہ حکما کی ہدایت اور عقل کی رہبری سے ممکن ہے۔

جہل بسیط

جہل بسیط اوسکو کہتے ہین کہ نفس فضیلت علوم سے مُعرّا ہوا اور جانتا ہو کہ مجھے علم حاصل نہین ہے اور نہ اسقدر پڑہا کہ جسپر قادر ہو جب بہی کسب علم کی جانب توجہ نکرے۔ اور یہ جہل شروع مین بُرا نہین ہے کیونکہ جب تک آدمی اپنے کو نادان نہ ٹھہرایگا اوسکو دانا سے فیض نہ ملے گا۔ پہر اگر اوسنے جانا کہ تعلیم سے فارغ ہے اور اسی جہل پر قائم رہ کر راضی اور قانع ہوگیا اور اسپر مصر رہا کہ جو طریق تعلیم مین برا ہے تو نہایت بُری رذیلت ہے۔

+ اسکی مدلل بحث عزیز الفلاسفہ مین موجود ہے ۱۲ السید محمد

علاج یہ ہی کہ انسان خوض و فکر کرے کہ مجھے جانوروں پر جو شرف و فضیلت ہے وہ محض گویائی کیوجہ سے ہے اور نطق مین درجہ کمال چاہئے اس تصور سے یہ رذیلت دفع ہو گی اور تحصیل علم مین شوق پیدا ہو گا۔

جہل مرکب

جہل مرکب یہ ہی کہ ایک شخص اپنے آپکو باطل خیالات سے ایسا خیال کرے اور یقین کرے کہ مین عالم علوم ہون اور حالانکہ وہ بالکل نہین جانتا ہے اور نہ کسی سے دریافت کرتا اور جو کوئی اوسکو اس جہل پر آگاہی دے اوسکا دشمن ہو جاے پس وہ بالکل بیہودگی مین ہے جو ہمیشہ استکمال علم مین بیکار رہے گا اور یہ رذیلت تمام رذایل سے بُری ہے۔

علاج آسان یہ ہے کہ ہندسہ و حساب کا علم حاصل کرے کیونکہ جب اوسکے دلایل و ثبوت سے حقیقت مسئلہ کہلجاے گی تو اپنے جہوٹے مسائل کو چہوڑ کر جہل بسیط مین داخل ہو گا اور تحصیل علوم و خدمت علما و صلحا سے ازالہ اس مرض مزمن کا جلد ممکن ہے۔

غضب

رو غم مخور غصه را بر دار بر طرف ساز و غضب
[illegible]

غضب نفس کی ایک حرکت ہے کہ اوسکا آغاز و مبدا ارخواہش انتقام ہے جب اوسکو اشتداد و زیادتی ہوتی تو آگ غصے کی سلگ اوٹھتی جس سے دل مین ایسا جوش آجاتا کہ دماغ و اعصاب اوسکے دہوئین سے اندہیری و تاریک ہو جاتی اور عقل ضعیف ہو جاتی ہے" **عزیز التہذیب** مین بحوالہ قول ارسطاطالیس ماقدونی کے مذکور ہے جسکا یہ ترجمہ میری زبان مین ہو سکتا ہے کہ وجود آدمی کا مثل ایک غار پہاڑ کے ہے جس غار مین آگ بہری ہے اور تمام دہوان اور لپٹ اوس مین بہرا ہوا اور گہٹا ہوا ہے

جس سے بجز آواز اور لو اور لپک کے کوئی چیز نہین آتی ہے۔

علاج اسکی مع اسباب عشرہٴ متعلق غضب کے کرنا چاہیئے
کیونکہ جب سبب مرض زایل ہوتا بیماری خود بخود جاتی رہتی مختصر یہہ ہے
کہ انسان اپنی حالت بدل دے یعنی اگر سوار ہو تو پیادہ ہو جاے (یا
جیسی صورت ہو) یا کہ پہلے اوس خیال کو دور کرے جس سے غصہ پیدا
ہوا ہے یا کہ دوسری شغل مین اپنی طبیعت مصروف کرے۔ مین انشاءاللہ
اسکے اسباب بھی بیان کرونگا جسکا بیان یہ فقیر چند اشعار عزیز العارفین
الملقب بہ حمید الکلام کے پڑہکر عرض کریگا۔

مثنوی

قہر و غصہ پیشہٴ نامقبلان
می پسند و خشم و کین سنگین دلے
شعلہٴ نار جہنم شد غضب
غصہ کردن کار دیوانہ بود

ضبط غصہ شیوہٴ صاحبدلان
می پسند و رحم ہر مسکین دلے
برگریز از آتش ای اہل لقب
خشم خوردن کار فرزانہ بود

یہہ ایسے مضامین ہین جنکو میرے دلسے پوچھے کہ کیسا فیض ہوتا۔
اب اسباب غضب سنئیے ۱ خود بینی ۲ شیخی ۳ جنگ جوئی
۴ خوش طبعی ۵ مبالغہ ۶ غرور ۷ ٹھٹھے بازی ۸ بیوفائی
۹ ظلم ۱۰ طلب نفائس امراض اسکے یہ ہین ۱ پشیمانی کے بدلہ دینے

✢ آگے اسکا تذکرہ ہے ۱۲

یا پانے کی بتوقف یا بہ تعجیل امید رکہنا ۳ دشمنی احباب ہے ۴ کمینون کے ساتہہ ٹھٹھول ۵ دشمنون کے ساتہہ بدی ۶ مزاج کا بدلنا ۷ بیفایدہ رنج

"حضرت امیر المومنین جد نا و سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہی کہ غصہ ایک ساعت کا جنون ہے اور حدت و تیزی اوسکی نوع ہے بے شک صاحب جنون نادم و پشیمان ہوتا ہے پس اگر پشیمان و خجل نہوا تو جنون اوسکا مستحکم و استوا ہے اور کبہی حرارت دل مین گہٹ جاتی ہے تو اوس سے امراض پیدا ہوتے جنکو تعلق علل ابدانی و نفسانی سے ہوتا یا ہین بحساظ متواتر یہی ارشاد ایک اعرابی سے حضرت خاتم الانبیا محمد صلعم نے فرمایا تہا لاتغضب لاتغضب لاتغضب پہر جب وہ بادیہ نشین طلب نصیحت کرتا یہی ارشاد ہوتا لہذا حضور معلے بالقابہ نے کہا کہ اے اعرابی یہہ تمام نصایح کا لب لباب ہے اگر غصہ نکرے گا تمام فضایل و محاسن کا مجمع تیری ذات ہوگی اور یہ غصہ اس الزوایل ہے اگر تو اسپر قادر نہوا تجھے کچہہ حاصل نہوگا تمام نعمتون سے حرمان اسیکی بدولیت ہوتا ہے"۔

جناب رسول مقبول صلعم سے مذکور ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ دین کیا ہے جواب ملا حسن خلق - ۳ مرتبہ اس سوال کا یہی جواب عنایت ہوا پہر حضرت اوس کی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے کہ تم سمجھتے نہین ہو کہ کیا دین ہے دین یہی ہے کہ کسی پر غصہ نکرو نرمی و رافت سے پیش آیا کرو۔

مسند الوقت علامہ عصر حضرت مولانا سید عبد اللہ صمدانی نے اکثر وعظ مین بیان فرمایا ہے کہ غصہ اصل اصول مضرت دینی و دنیاوی ہے جب کسی پر یہ غالب ہوا جان جاتی رہی وہ کام سرزد ہوتے کہ آدمی سواد الوجہ فی الدارین ہوتا - مین نے

اس نصیحت کے بیان مین جو لطف و مزہ پایا وہ کبھی اسفار قدیم کی ملاحظہ سے حاصل
نہو اور مین نے تلافی مافات کیا حداثت سن مین جو کچھ اس موذی کے غلبہ و استیلا سے
جو ضرر ہوا اوسکو عرض کر نہین سکتا - مین ہمیشہ اپنے بچون کو یہ نصیحت کیا کرتا ہون
کہ اگر دین و دنیا کی برخورداری چاہتے ہو تو غصہ نکرو -

حضرت امام حسنؑ نے فرمایا ہے کہ جو نفس پر قادر ہو کر غصہ کو فرو کرے اوسکو
حلیم کہینگے -

عجب

عجب ایک گمان باطل نفس ہے کہ آپ کو اس رتبہ و منزلت
کا مستحق سمجھے جسکا اوسکو استحقاق نہین ہے (مثلاً) ایک گلستان پڑہا ہوا
آپکو محدث و مفسر بزعم باطل اپنی سمجھکر اپنی تعظیم کرانا چاہے -

علاج اپنے عیوب و نقصانات پر جب واقف و آگاہ انسان ہو اور
جانے کہ فضیلت مشترک خلق مین ہے تو اس مرض سے شفا پائیگا عموماً
قاعدہ ہے کہ جب اپنا کمال اورون مین کوئی پاتا ہے تو خود بینی نہین ہوتی
اگر خلاف طبیعت نہو تو ایک اہل عجب کی کہانی سناؤن وہ
یہ ہے کہ فقیر اپنے وطن مین تھا یہ نہین کہتا کہ مین کس حالت مین تھا بہر حال
میرا شغل درس و تدریس جاری تھا ایک مولوی صاحب مجمع علوم و فضائل
میرے جلیس و انیس تھے وہ ایک دن کسی مسجد مین تشریف لے گئے ایک
جاہل ملا جسنے راہ نجات و نام حق کسی سے پڑھ لیا تھا بہت لمبی عبا
پہنے اور عمامہ بشملہ گران سر پر رکھے ہوے مسجد مین بیٹھا ہوا تمام محدثین
واکابر قوم کو صلواتین سنا رہا تھا اور چاہتا تھا کہ مولوی صاحب

(بہ تعظیم پیش آنا تو کوئی بات ہی نہین) ہمارے ہان مین ہان ملائین
نوبت بایجا رسید کہ اوس نے کہا کہ اگر حضرت قدسی سیرت حامی
اسلام ہادی خاص وعام امام اعظم ابحنیفہ کوفیؒ وامام المحدثین محی السنہ
قامع البدعۃ اوحد دہر مجدد عصر مولینا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب
محدث دہلوی سلمہ اللہ نہ پیدا ہوتے تو اچھا تھا ان دونون کی خلفشار
سے مذہب مین جھگڑا پڑ گیا اگر اسوقت دونون یہان ہوتے تو مین
نکات دین اور اصول مذہب سمجھا دیتا اور مولویون کی کیا ہستی و وقعت
ہے۔ اور میری نسبت یہ ارشاد کیا کہ وہ لامذہب اور اوسکے اساتذہ
حضرت شیخنا وشیخ الکل مولینا سید محمد نذیر حسین دہلوی و سرآمد محدثین
مولانا وشیخنا علامہ شیخ حسینؒ بن القاضی محسن یمانی السعدی الخزرجی
سلمہما اللہ تعالی انے اوسکو خراب کر دیا تمام دن حدیث کی کتابین لوٹا
کرتا راہ نجات مین کیا کچہ موجود نہین ہے جو صحیح بخاری و مسلم مین
ڈہونڈہتا ہے مین وہ ہون کہ اگر شافعیؒ و مالکؒ ہوتے تو زانوے
ادب دابکر میرے سامنے بیٹھتے۔ پس حضرات ان کلمات کو بغور خیال فرمائے
کہ کس مرتبہ عُجب تھا حضرت امام حسن نے فرمایا ہے کہ عجب و نخوت سے بدتر
کوئی چیز نہین ہے حُسن خلق سب سے اعلی ہے اور اسی کے استعمال
سے وہ رذیلت دفع ہوتی۔

افتخار

افتخار یہ ہے کہ کوئی شخص ایسے خارجی اشیا پر ناز کرے کہ جو
سریع الزوال وقریب الفنا ہون نہ جنکے بقا پر وثوق ہو اور نہ ثبات کا

بھروسہ ہو سکے -

علاج اگر مال پر فخر کرے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ مال چوری اور لوٹ اور بگڑ جانے اور خراب ہو جانے سے خالی نہین ہے ڈاکو چور لیجائینگے کسی مخالف ہوا و بارش ہونے سے سڑ اور گل جائے گا اور پھر اوسپر ناز فضول ہے علاوہ اسکے بڑے بڑے خزانے اور دفینے لوگون کے پاس تھے وہ کیا ہوئے کسکے کام آئے (اسکی ایک حکایت آگے بیان ہو گی)

اور اگر افتخار النسب پر ہے تو یہ ادعا فضول ہے اس پر ناز کرنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ ہمارے خاندان مین عالی ہمم اور اہل فضل و کمال گذرے ہین یہ بات کسی مین نہین تو ہر شخص یہی جواب دیگا کہ بے شک تمہارے آبا کرام مجمع فضائل و محاسن تھے اور وہ جسقدر ناز کرتے بجا تہا اُنکا کمال اسیکا مستحق تہا مگر تم مین کوئی کمال نہین محض کورے گنوار کے لٹھ ہو تم کس کام آسکتے ہو اور انکا شرف تمہارے کام نہین آسکتا تو کچھ جواب اس اعتراض کا نہو سکے گا -

تذکرہ محقق طوسی نے لکھا ہے کہ یونان کے کسی رئیس کا ایک غلام حکیم تہا اوس سے ایک روز اوسکے آقا نے افتخار یہ کلمہ کہا تو کیا معقول جواب اوسنے دیا جو قابل سننے کے ہے وہ یہ کہ اگر تم کو فخر اس عمدہ لباس پر ہے جس سے آپکا بدن آراستہ ہے تو یہ افتخار محض فضول ہے کیونکہ یہ زینت حسن اسکے لباس سے ہے آپ کی نہین ہے اور اگر اس عمدہ سمند تیز خرام یا در فتار پر ناز ہے جسپر آپ

سوار رہین تو بھی یہ ناز آپ کی ذات کا نہین ہے بلکہ گھوڑے کی تیزی وچالا کی اسکا باعث ہے بس جب کہ کوئی فضیلت آپ مین نہین ہے تو استحقاق اس فخر کا آپکو بالکل نہین -

مولف اخلاق **ناصری** نے ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک یونانی حکیم ایک امیر گردون حشم کی خدمت مین حاضر ہتا اور امیر ہمیشہ اپنی کثرت مال اور تجمل پر مباہات کیا کرتا ہتا اثنا رگفتگو مین تھوک حکیم کے منہہ مین زیادہ آگیا جسکے لئے وہ اپنے پائین مقام تلاش کیا جب نملا تو امیر کے منہہ پر تھوک دیا سب نے ملامت اور لعنت کی تو بولا کہ کیا میرا ادب ایسا ہتا کہ تھوک اچھی جگہہ ڈالتا مین نے جگہہ ہر چند تلاش کی اوسکے سوا کوئی ایسا مقام نملا جہان تھوکتا کیونکہ یہ محض جاہل ہے

حضرت امام حسن نے فرمایا ہے کہ بیوقوف وہ ہے کہ جو باظہار تشخص وافتخار شرفا سے خواہ مخواہ طلب جاہت کرتا ہی بلکہ وہ کمینہ ہے کہ رذیل اشخاص کی ہمنشینی سے یہ نقص اوسمین آگیا اپنے سے اعلی واشرف کی صحبت اختیار کرنے سے یہ کمینہ پن جاتا رہتا ہے -

مرا بالکسر لجاج بالفتح

جنگجوئی ومبالغہ سے الفت ومحبت باہمی جاتی رہتی دشمنی وجدائی پیدا ہوتی جس سے نظام عالم مین فتور پیدا ہوجاتا ہے اور یہہ رذائل سب سے زیادہ برے اور باعث فساد ہین -

اور یہ امور فخر بیجا سے پیدا ہوتے ہین یا کہ اصرار واستبداد سے ترقی پاتے اسکے دفع کی علاج وہی ہے جو بحث سالف البیان مین عرض کیگئی -

مزاح

مزاح (ظرافت وخوش طبعی) اگر اعتدال سے ہو تو نہایت اچھی

اور شایان بے تکلفی ہے مزاح کے ساتھہ یہ ضروری امر ہے کہ ہزل نہو
صلحا رامت اور مصلحان قوم بھی مزاح فرماتے تھے مگر بیہودہ کوئی بات نہوتی
تھی مثلاً جب جناب رسول مقبول صلعم سے کسی نے اونٹ مانگا آپ نے فرمایا
کہ مین اونٹ کا بچہ دونگا وہ بولا کہ مین اونٹ کے بچہ کو کیا کرونگا تو آپ نے مسکرا
کر فرمایا کہ بھائی ہر ایک اونٹ بچہ اونٹ کا ہے۔

ملاحظہ کیجیے کہ کسقدر سچا اور فی الواقع مزاح ہے۔

ایسا ہی ایک بڑہیا سے فرمایا کہ بڑہیا بہشت مین داخل نہوگی وہ آبدیدہ ہوئی تو
فرمایا کہ مت رو اور اوداس نہو بڑہیا بہشت مین جوان ہوگی پیرانہ سال نہوگی۔

اس قسم کے مزاح مین کوئی مضایقہ نہین ہے اسکے عوض مین دل لگی
اور بھکڑ جاری ہوا ہے جس سے رنج اور عداوت پیدا ہوتی ہے۔

تکبر و عجب قریب قریب ہی صرف اسقدر فرق ہے کہ معجب اپنے
ہی نفس سے جھوٹ بولتا ہے اس گمان سے کہ اوس مین فضیلت ہے
اور متکبر اوروں سے جھوٹ بولتا ہے۔

جب اسکا درجہ بڑہ جاتا تو اوس سے انسان کو خود تکلیف پہونچتی اور
کوئی بشر اوس سے التیام اور میل جول کا خواہان نہین ہوتا اور اوس سے
کنارہ کرتا۔

میرے ایک دوست باوجود تجربہ کار ہونے کے مبتلا اس مرض سخت کے
ہوگئے تھے اونکو یہ دعوی تہا کہ میرا ثانی خدا نے پیدا نہین کیا اور ایسے ایسے
لغو و مہمل باتون مین اپنی تعلی اور شیخی ظاہر کرتے کہ متوسط فہم کا آدمی بھی

بیہودہ و خلاف تہذیب

تکبر
غرور

جسکو ناپسند کرتا۔ اونکو یہ دعوی تھا کہ میرے برابر کوئی اہل الرائے
نہین ہے اور جسقدر مین اصابت عقل سے فیصلے کرتا ہون کوئی ایسے
نہین کرسکتا اور جو تجویز بالفاظ مختصر و حاوی مطالب لکھون ممکن ہے کہ
مرافعہ اول یا ثانی کی مجاز سماعت عدالتین منسوخ کرسکین (ہرگز نہین)
زمین آسمان لوٹ جائے مگر فیصلہ مسترد و منسوخ نہین ہوسکتا اور فی الواقع
ایسا ہی تھا کہ جس عنوان و مطالب پر وہ قلم اوٹھاتے ممکن نہین کہ اوسمین
حرف گیری ہو (بات کیا تھی صرف اسیقدر کہ بادیانت وہ افسر تھے حکام
معتمد سمجھتے اور اونکی تجویز کو سچا نا قابل اعتراض تصور فرماتے تھے) اونکو
تکبر نے ایسا دبایا کہ اپنا ثانی کسیکو نجانا۔ خدا کو کسیکا دعوی تکبر پسند نہین
ہے وہ ہر متکبر کی خبر لیتا اور مزاج پوچھتا لہذا انکی بھی اچھی طرح خبر لی گئی
اور اونکا زعم توڑا گیا۔ جسکا مختصر ماجرا یہ ہے کہ ایک مقدمہ بہنایت ایمانداری
سے فیصلہ کیا اور دیانت و ایمانداری کے پہلو مین پابندی قانون
ذراسی متروک ہوگئی جسکی نسبت بادی النظر مین کوئی سُقم تجویز نہین کرسکتا
تھا اتفاقیہ حکام تک وہ معاملہ پہونچا جسکا آخر فیصلہ یہ ہوا کہ وہ حضرت
چندروز کے لئے ترقی سے محروم کئے گئے اور چشم نمائی سے تکبر دبایا
گیا مگر دیانت و عدالت کا بھی خون ہوا جس سے تمام اہل دیانت شکستہ
خاطر ہوگئے۔ اور پابندی قانون مسلک اختیار کیا عام اس سے کہ انصاف
ہو یا نہو۔

علاج تکبر و عجب ایک ہی ہے انسان کو چاہئے کہ وہ بنظر غائر

دیکھے کہ مین کہان سے آیا اور میری ولادت کس وسیلہ وطریقہ سے
ہوی اگر ذرا بھی غور کرے گا تو پہر کبھی دعوی اہل کمال ہونے کا
نہ کرے گا۔

حضرت امام حسنؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تکبر دین مین ہلاکت پیدا کرتا ہی
اوسی نے شیطان کو ذلیل وخوار کیا اور ابدی لعنت اوسکو نصیب ہوی ۔

استہزا
ٹھٹھے بازی ۱۲

ٹھٹھے بازی (استہزا) مجنونانہ فعل ہے اور مسخراپن بھی ہے کہ اوسکے
ذریعہ سے اہل ثروت اور متمول کو ہنساوے اور نقل مجلس ولطف محفل
بنکر معاش اپنی پیدا کرے یہ فعل نہایت برا ہے اگر کسی برگزیدہ اور اہل
فضل وکمال کو بادشاہی خزانے دلئے جایئن تو وہ کبھی کسی سفیہ وناجنس
کے جلسہ مین نہ جائیگا مسخراپن تو نہایت بڑی بہاری رذیلت ہے
وہ ایسے اشخاص کے شرکت جلسہ کو کسر شان اور ازالہ وقعت ووقار سمجھیگا
اور فی الواقع وہ ایسا ہی ہے۔

غدر
بیوفائی ۱۲

وجوہ غدر بہت ہین جنکا بیان اسوقت فضول ہے کبھی اسکا استعمال
بحیلہ دوستی حصول مال ومرتبہ کے لئے ہوتا اور کبھی اسی سے اپنے پرانے
محسن ومحب قوم کو نقصان پہونچایا جاتا اور کبھی محلات وحرم مین بکار آمد
ہوتا ہے۔ اور اسکی اصل خیانت ہے۔

اگر کچہ بھی انسانیت کسی مین ہے تو اسکو کبھی اچھا نہ سمجھے گا مین اسوقت
ایک شخص پر گذرا ہوا واقعہ سنا کے ثابت کرونگا کہ دوستی کے پیرایہ مین
کیسا اپنے محسن کو خراب کیا اور آپ بھی بعد چندے غارت وہ لوگ ہوے

کسی ہندوستانی عملداری مین تین شخص مختلف ملت واقوام کے کار
فرما اور باہم ایسے شیروشکر تھے کہ اختلاف قوم وملت وتباین مذہب کو
اونکے حسن معاشرت کے سامنے فروغ نہ تہا وہ لوگ جانتے نہ تھے کہ
تناقص کیا ہے یکایک مادہ غدر نے دو صاحبون مین کہ جو ایک قوم وملت
کے تھے جوش کیا پھر کیا تہا تیسرے بیچارے کے پیچھے پڑ گئے لباس
خولیشی مین بیوفائی ودغابازی ظاہر کی۔ ابتدا یہ ہوئی کہ اون دونون
کو یہ خواہش تھی کہ ہم مین کا ایک شخص ترقی پاے تیسرا آدمی جو نہایت
مرتبہ ایماندار وکارگزار تھا محروم رہے اور جب ہم مین کا دوسرا کامیاب
ہو جاے تو یہ کامیاب ہو یا نہو اسکی کچھ حاجت نہین۔ اب انکے نام
کے رموز اس طور پر بیان ہونگے کہ الف ایماندار غیر قوم وغیر مذہب (ج)
چلتا پرزا کاٹ پہاٹ کا آدمی منتظر ترقی ومترصد ادبار الف وہمرتبہ الف
(د) دنیادار بھدی لیاقت کا آدمی مگر کتر بیونت دنیاوی مین اعلیٰ
درجہ پایا ہوا ناظم کے بیشی کا دیوان مراد ہے۔
مشورہ کے بعد الف کو ج ود نے بولایا۔
(د) جناب سید صاحب آپ کے علاقہ دار آپ کی بدنظمی ودرکنار آپکی
سخت مزاجی کے ایسے شاکی ہین کہ روزمرہ ڈاک مین آپ ہی کی شکایت
کی عرضیون سے لفافے بھرے آتے ہین کہان تک چھپاؤن اور
خاک ڈالون مجبورانہ سنانے ہی پڑے ناظم کی تیز مزاجی کی کیفیت
آپ پر ظاہر ہے آپ کے والد صاحب کی مروت یا آپکے محسن جناب

ایجنٹ بہادر کی سعی کب تک کام دے گی یہ عین ترقی کا وقت ہے
ناظم صاحب سفارش کے لئے تیار تھے کہ اس سہ ماہی مین یہ دہواندہار گولی
چلی کہ الامان صد الامان - اب ناظم صاحب کی وہ کیفیت آپکے ساتھ
نہین رہی مین سچا بہی خواہ ہون اب صاحب ایجنٹ بہادر سے
سعی نکرایے گا ورنہ جسوقت صاحب سے اونہون نے فرمایا اور
پوست کندہ حالات سنے تو آپ سے وہ بھی برآشفتہ ہوجاینگے اب
بار بار صدر مقام مین نہ آیا کیجئے۔
راوی حاکم مہربان کو تو ہی برہم کرنے کی فکر مین ہے نہ عرایض ہین نہ
شکایت ہے تو ہی سب کچھ کرے گا اس بیچارہ سید کے گلے
پر اولٹی چھری پھیریگا - اے نامعقول تجھے خدا سمجھے۔
ج (دو ایک ہفتہ کے بعد کہا) جناب میر صاحب اب تو کچھ ایسے خون
سفید ہوگئے ہین کہ کچھ کہا نہین جاتا نہ تو کبھی آپ آتے اور نہ مراسلت
کرتے یہ کبیدگی و کشیدگی کیون ہے اجی دوستون سے بھی چوری
بہائی مجھے بھی سناؤ مین بھی کچھ کام آؤن دیوانصاحب (د) نے
کچھ یون ہی سا فرمایا تہا خدا جانے کیا انجام اوسکا ہوا مین تو
لغو جانتا ہون۔
راوی واہ رے چلتے پرزے - کس تجاہل عارفانہ سے پوچھتا ہے جانو
مشورے مین شریک ہی نہ تہا۔
الف (ج سے) یار کیا کہون تردد اور افکار نے مجھے پیس ڈالا کسی

کام کا نہ رکھا۔ آپ تو میری ہمسر حد ہین کیسی احتیاط میرے مزاج

مین ہے دیوان صاحب نے تو فرمایا ہوگا کیا کہون کچھ

بن نہین پڑتا۔

راوی واقعی ایسے سچے آدمیون سے دنیا قائم ہے کیسے اعتقاد کے پختہ

کہ مکار کی بات یقین کرلی

چ (اسید سے) بہائی جان معاذاللہ آپ پر اور بے احتیاطی کا گمان

زمین سے آسمان تک جو فرق ہے اوس سے زیادہ اوسمین تفاوت

ہے لیکن مین سچا خیر اندیش ہون آپ کو ناگوار ہی کیون نگذرے

مین ضرور یہی کہونگا وہ یہ ہے کہ آپ بڑے متدین حد مرتبہ ایماندار

الیق زمانہ و مولف کتب علوم مگر ذراسی سختی مزاج ضرور ہے اگر

آپ دیانت مزاج ہین تو اپنے لئے غریب متصدیون کا کیون صفایا

کرتے ہین اور اپنے قرابت مندون پر نگرانی تہوڑی سی بہی نہین کرتے

راوی خدا کا غضب منہ تجہہ پر کب ٹوٹیگا سید بیچارہ حلیم و محتاط اپنے

پاس کسیکو آنے تک نہین دیتا اقربا کی کیا نگرانی کرے اولٹے فرماتے

ہین کہ کسطرحکا آپکا برتاؤ ہے۔

الف بہائی کیا سختی کرتا کون عزیز قریب میرا چا بر ہے محرونکی نگرانی

نکرون سب کام سرکاری بگڑین ذرا ایمان کی کہو۔

چ آپ تو بگڑ اوٹھے ہین مین نے تحقیق سنا تہا وہ عرض کیا آیندہ

+ آپکی دعا اور [illegible] بگی تمام خاندان تباہ ہوا زیادہ کسیقی پڑ ہئے گا ۱۱ اسید محمد

آیندہ شما وانند و کارشما مین اب کچھ نہ کہونگا مگر خرابی آپ کی زیر نظر ہے خدا وہ دن نہ دکھائے۔

راوی بے شک خرابی سید کی آپ کے مد نظر ہے مگر یہ عندیہ انشاءاللہ پورا نہو گا۔

جناب والا۔ بالآخر ج اور دال نے منصوبہ گانٹہا کہ الف کو حاکم کی نظر سے جلد گرانا چاہئے اور ج نے اپنے متوسلین سے باد ہوائی عرضیان لکہوا کے اوسیر وزسے بہجوانا شروع کین جنکو دال پیشی کا مالک رکہتا جاتا تہا یہان تک کہ وہ وقت پہونچا کہ ترقی کے لئے الف کی حاکم سفارش کرے کیونکہ اوسکے ہم عصر ساعی تہے حاکم نے دیوان سے کہا کہ پچہلے سال کے کاغذات سفارش الف کے موجود کیجئے۔ دیوان موقع پاکر کاغذات مطلوبہ بہی لایا اور اونکے ساتہہ اون گمنام تحریرات کو لایا جو اسوقت کے لئے فراہم کی ہتین۔

افسوس حاکم مستعد سفارش اور دوست تخریب کے لئے کمر بستہ (اللھم احفظنا من الاعداء)

دیوان (ناظم سے) عرصہ سے یہ کاغذات ملاحظہ خاص کے لئے مین نے رکھہ چہوڑے ہین ذرا توجہ ہو تو عرض کرون یا کہ خلاصہ سناؤن تاکہ وقت ضائع نہو۔

ناظم وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ ہے مختصر بیان کیجئے یہ کیسے کاغذات ہین کسنے بہیجے اور کس بارہ مین ہین۔

دیوان مجھے نہایت افسوس اور شرم ان کاغذات کے مطالب سنانے

مین ہے - افسوس یہ ہے سہ

حسرت پر اوس مسافر بیکس کی روئیے | جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے
یا کہ قسمت تو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی ہے کمند | دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

میرے دوست مولویصاحب کی عین ترقی کا وقت آگیا اور حضور والا
مستعد سفارش و تحریک ہین اور اونکے کردار کی سفارش ہوگی اور
فی الواقع ایسے ہی ہین جیسا کہ حضور نے تصور فرمایا اور حضور کا
یہ انتخاب بھی موزون و مناسب ہے اس نظامت مین اس قابلیت
کا عامل ملنا مشکل ہے اور پہر اگر اونکے لئے بہتری ہوگی تو کس کے
لئے سچ ہے خدا بھرے مین بھرتا ہے -
شرم یہ ہے کہ مجھسے یہ کاغذات پڑھے نہ جائنگے مین نے چند
مرتبہ مولوی صاحب کی تعریف وسفارش کی اور خیال حضور کا بھی
ایسا ہی ہے مجبوری ہے کہ اونہین کی نسبت یہ دفتر وطومار ہے
(یہ کہکر ہاتھ دیمارا اور کہا کہ کیا کوئی اعتبار کرے)

ناظم - (متعجب ہوکر) نہین دیوان جی صاحب جلد سنائیے کیا اسمین
لکھا ہے میرے تعجب کو نہ بڑہائیے مجھے بہت کام کرنا منظور ہے -
دال مولوی الف صاحب کی نسبت یہ شکایت ہے کہ وہ جابر و سخت
مزاج ہے اور طرہ یہ ہے کہ بد احتیاط ہونے کے سوائے حکام کو
بدنام کرنا تمام عزیز و قریب نوکر رکھا دئے وہ ظلم کر رہے ہین رعایا

کی خواہش ہے کہ علحدہ کردیا جاے ورنہ اعلیٰ عدالت تک وہ جائیگی۔

ناظم۔ افسوس۔ اور بڑے شرم کی بات ہے یہہ کیا کہا مجھے یقین نہین ہے۔

راوی۔ حضور کا یقین و قیاس بہت صحیح مگر بے ایمان جب اوس قیاس کو قائم رہنے دین۔

دال۔ اگر یقین نہین حضور خود ہی ملاحظہ کرلین یہ للی قطعات ہین تحقیقات کرا لیجیئے خان بہادر اعتماد علی خان معتمد جنگ سے ترتیب مقدمہ کرا لیجیے۔

بالآخر جب اس قسم کے یقین دلائے گئے بقول شخصے کہ کہنے سننے سے دیوار ہٹ جاتی ہے بھلا انسان کس طرح ضعیف الاعتقاد نہو جاے اور پھر وہ حاکم جو کان کا بہت کچا ہو اور غیر تعلیم یافتہ ملک کا کارفرما۔

ناظم۔ اچھا اسکو رہنے دیجئے ہم موسم سرما مین اوس نظامت کا دورہ کرینگے تو تحقیق ہو جائے گا مگر ہمارے نظامت سے ایک کی سفارش ہونا ضرور ہے ورنہ نواب صاحب بہادر کا اعتراض ہوگا بتلائے کہ کس کی سفارش ہو کون مستحق ہے ایجنٹ صاحب تو مولویصاحب کو چاہتے ہین۔

دال۔ آپکو کیا اسمین تردد ہے منشی ج صاحب لایق و فایق ہین انکے رسائی وزارت کے دفتر تک ہے سفارش کر دیجئے مگر ان عرائض

کا داخل دفتر کرنا ابھی مصلحت نہین ہے۔

ناظم۔ نہین فوراً داخل دفتر کرو محض گمنام عرایض جہوٹ ہوتے ہین اسقدر کافی سزا ہے کہ ترقی سے بالکل محروم کیا جاے۔

دال۔ (بہت چستی سے) کاغذات اوٹھائے اور لکھوا دیا کہ منشی ترقی کے لایق ہے۔

بالآخر صاحب ایجنٹ بہادر کے ذریعہ سے جب اس غیر واقع امر کی اطلاع ہوئی تو تاسف ہوا اور دیوانجی صاحب نے مولویصاحب کو مشکور کیا کہ جناب حاکم تو بری نظر سے دیکھتا تھا مین نے اس موٹہ کو خارج کرایا لیجئے مٹھائی کھلوائے اور منشی جی صاحب سے جلسہ لیا اور آپسمین چہ میگوئیان ہوئین کہ کیسا مارا مولوی بیچارہ کیا ان باریک باتون کو جانتا وہ قال قول وضرب یضرب مین عمر ختم کر چکا۔ بس حضرت دغا و غدر اسکو کہتے ہین۔

ضیم یا ظلم

ستمگاری یہ ایک تکلیف ظلم کے تحمل کی ہے جو بطور انتقام ہوا کسی اہل خرد کو چاہیئے کہ کسی انتقام وجزا کی تقدیم نکرے جب تک جان نلے کہ اس سے بڑہکر کوئی ضرر عاید ہونیوالا ہے اور اسکی تدبیر و پایان کار عقل کے شورہ سے بخوبی دریافت ہو سکتا جسقدر قیامت مین مظلوم کے لئے ثواب واجر ہے اوتنا ہی ظالم کے واسطے عذاب و زجر ہے۔ زیادتی خیر کے باعث نجات اور ظلم کی زیادتی باعث ہلاکت ہے۔

اے بیخبر از پرسش فردای قیامت | امروز مکن ظلم بکن ردّ مظالم
ور ردِ مظالم نکنی گفتمت امروز | فرداست کہ مظلوم کند خندہ بظالم

تجربہ سے یہ بات پائی گئی ہے کہ ظالم مثل امت نوح کے ہے کہ جب اونکی نافرمانی زیادہ ہوئی تو طوفان نے دبایا بس فرق یہ ہے کہ وہ آگ مٹی کے تنور سے اوٹھے اور یہ مظلوم کے دل کے تنور سے آگ اوٹھتی کہ اوس سے کوئی ظالم بچ نہین سکتا اوس سے کوہ جودی پر نجات ملی اور اس آہ کی آگ سے بجز بخشش وجود کے پناہ نہین ملتی ٥

مکن از ظلم وستم ہیچ دلی را غمگین | یا چو کردی بکن از جود دل اوان شادش
خانہ را مکن از تیشہ بیداد خراب | یا بفرمائے بدانگونہ کہ بود آبادش

ظالم کو ہوشیار رہنا چاہیئے ٥

ظالما ترسمت کہ خود روزے | شوے از ظلم دیگران مظلوم
خوانِ نعمت زپیش بردارند | خود بمانی چو دیگران محروم

نوشیروان کی عادت تھی کہ اوسکے عہد مین اگر کوئی شخص کسیکا ایک سیب بھی ظالمانہ لیتا تو جہانتک ہوسکتا سخت سزا دیتا اور کہتا کہ ظلم چاہے تھوڑا ہو خواہ بہت سب کا درجہ یکسان ہے دیکھو چاہے ایک چنگاری ہو اور چاہے آگ کا ڈھیر تمام آبادی شہر کی اوس سے جل سکتی ہے جلانے کا فعل برابر ہے ۔

طلب نفایس

طلب نفایس کہ جس سے مناقشہ ومنازعہ پیدا ہونے کا گمان ہو نہایت خطاء عظیم ہے خصوصاً ارباب قدرت سے ۔ اور جب

انکی یہ حالت ہے تو متوسط لوگون کی کون منزلت ہے اگر صاحب
قدرت و وسعت کسی نایاب چیز کا متفحص ہو اور نہ ملے جب بھی خواہش
نجاے تو اس سے رعب اوسکا گھٹ جائیگا حاصل الامر یہ کہ شے
کمیاب کی طلب بڑا عیب ہے ایسی شی کے طالب کو دو منٹ بھی
کوئی وقر کی نظر سے نہین دیکھ سکتا۔

دروغگوئی

محبت دروغگوئی کی دونون جہان کی نعمتون سے محروم رکھتی
ہے اسوجہ سے کہ فروگذاشت کسی مصالح کی کیجاے تو ترک کسب
ہوگا جس سے نوبت ہلاکت کی پہونچے گی ؎

دروغ آدمی را کند شرمسار ۔۔۔ کہ کاذب بود سخت بے اعتبار

دروغگوئی کا نتیجہ یہ ہی ہے کہ اوسکو کوئی عزت نہین ہوتی نوکری یا
تقرب امرا حاصل نہین ہوتا کوئی قرض نہین دیتا اگرچہ کیسا ہی وہ
عجز کرے اور اوسکے احباب و متوسلین و متعلقین کو اوسکی بات پر اعتماد
نہین رہتا ہے اور نہ اوس سے کوئی کسی طرح کا قول و اقرار کرتا اور
سب سے بڑھکر یہ خرابی ہوتی کہ اگر اوسکی کسی طرح کی دروغگوئی پکڑی جاے
تو وہ کسی طرح اوسکو ثابت نہین کر سکتا جسکے نتیجہ مین خجالت اور شرمندگی
و ذلت از حد اوٹھانا پڑتی۔

افراط خواہش نفسانی

کثرت مقاربت صحیحہ سے عقل اور طاقت بدن و باصرہ وغیرہ
جمیع اعضا و آلات قواے جسمانی زایل ہوجاتے جسکی وجہ سے اکثر
آدمی عاجز بھی رہتے ہین اور زوال دولت حد سے زیادہ ہوتا اور بدنامی

وبیوقاری کا شمار نہین اگر نوبت عشق کی پہونچی تو اوسکی خرابی ظاہر ہے
کتب عقاید اور سوانح صلحاء امت کا معاینہ کرے جس سے مذمت
عشق ثابت ہو اور دوائین مزیل قوت کہاے اور مشاغل وامور
اہم مین استغراق وانہماک رکھے اور تقلیل اغذیہ بھی ضرور چاہئے اور
سب سے بہتر سفر وسیاحت ہے۔

تذکرہ

مین سندہ کیجانب سفر مین تھا چندے ایک مقام پر زیادہ قیام کی نوبت
آئی تو ساکنان قریہ کے حالات دریافت کرنے سے پایا گیا کہ ایک امیر وہان تہا
جسنے دولت وعزت اپنی پامردی سے پیدا کی تھی کیا ممکن تہا کہ کوئی ارذل وناجنس
اوسکے حضور مین دخل پاتا جب وہ مرا ایک نوجوان وارث چھوڑا کچہ عرصہ موت
پدر کو ہونے پایا تہا کہ حشرات الارض (مصاحبین خانہ خراب) نے جا گھیرا پھلے
کتب عشقیہ واسوخت ومثنوی مثل بہار عشق وترانہ عشق لطف طبیعت کے
لئے حاضر کئے گئے جب ہیجان مادہ ہوا تو زنان بازاری کیطرف رجوع ہوا اور
پھر اسپر بھی حصر رہا جسطرح ہوا خواہش نفسانی فرو کرنے کے لئے اس قسم کے
سامان حاضر کئے گئے مثل مشہور ہے کہ جس کانون پر دستک ہو زر باقی نہین
رہ سکتا قوت بھی رخصت ہوئی دولت کی کیا وقعت تھی اور اسمرتبہ بے عقلی نے
دبایا کہ بلا حفظ مراتب خسروی وبزرگی کی ہر شخص سے اپنے مرض کا ذکر کرتا اور دربدر
پھر کے جو کچہ حاصل کرتا قوت کی عود کی فکر کرتا اور لوگ اوسکو بیوقوف سمجھکر اوس سے

کچھ چھین لیتے اور اوسکے تسکین کے لئے خاک اور گھاس کو پڑیا مین باندھکر دیدیتے وہ عقل سے بے بہرہ اوسکا استعمال کرتا جس سے کچھ فائدہ نہوتا۔

غیبت

غیبت کے برابر دنیا مین کوئی فضیلت مذموم نہین ہے ایک کی دوسرے سے غیبت کرنا اپنے عزیز بہائی کا خون کھانا اہل عزت وحکمت نے فرمایا ہے

بزدلی

بزدلی (نامردی) یہ ہے کہ نفس طلب انتقام مین ساکن ہو جاے اور اوسکے اسباب یہ ہین ۱ راحت وآرام کی محبت ۲ راضی برضاء خدا ہونا ۳ طرف ثانی کے دشنام دہی سے ڈرنا ۴ شرم رکھنا۔

علاج۔ اسباب کے دفع ہونے سے ازالہ مرض ہوگا اوسکی تدبیر یہ ہے کہ نفس کو عدم انتقام کی مضرت سے متنبہ کرے اور غصہ کی جانب تحریک نفس کو دے اس لحاظ سے کہ غضب سے کوئی بشر خالی نہین ہے مگر جب غصہ ضعیف وناقص ہو تحریک متواتر سے تیز ہوسکتا ہے

حضرت امام حسنؑ نے فرمایا ہے کہ بزدل ونامرد وہی ہے کہ احباب کو مال خیرات مین دے اور دشمنون سے روگردانی واعراض کرے۔

خوف

خوف ہمیشہ ایک آنے والی آفت وبلاے سخت کے سبب سے دل مین پیدا ہوتا ہے اور وہ آفتین کئی طرح ہین ۱ ضرور اور یقینی نزول بلیات ہوگا ۲ آئے یا نہ آئے گمان ہی گمان ہو۔

اس سے انسان کو چاہئے کہ نہ گھبرائے کیونکہ جو آنے والی شے ہے موت کی طرح ضرور نازل ہوگی اور وقت پر آئے گی پیش از مرگ واویلا

آفت کا استقبال کر کے اپنی موجودہ عشرت و عیش اور کاروبار دنیاوی واُخروی کو تباہ کرنا بیوقوفی و حماقت ہے کیا اس خوف سے اوسکا نزول رُکیگا ہرگز نہین۔ اور جو آفت کہ ایسی ہے جسکا آنا گمان ہی گمان ہے اوسکی عدم نزول و وقوع کے تدبیر کرنا عندالعقلا پسندیدہ ہے اگر انسداد ہو گیا فہو المراد ورنہ اوسکو بھی ضروری امر کے طور پر خیال کر کے رنج و تردد مین زندگی خراب کرنا نہ چاہئیے۔ موت کا خوف۔ اور یہ سخت دہشت ہے جسکے وجوہ یہ ہین۔

۱ عدم علم موت اور یہ بھی نجاننا کہ میعاد نفس کہان تک ہے۔

۲ یہ وہم ہو کہ بعد تحلیل اجزاے بدن کے نفس معدوم ہو جائیگا اور عالم باقی رہے گا جس سے بیخبر رہے گا ۳ یہ وہم ہو کہ امراض جسمی سے موت مین بہت درد ہے ۴ ڈرنا عقوبات سے جو بعد مرگ ہوتی ہین ۵ تاسف اور ہاے ہاے کرنا کہ مال و آل باقی چھوڑ دیا جائیگا سب کوئی جانتے ہین کہ یہ اوہام باطلہ ہین اور اس خوف سے کوئی نتیجہ مترتب نہوگا۔

موت کیا چیز ہے آلات بدنیہ کو نفس استعمال نکرے اسطرح جیسے کوئی اہل حرفہ اپنا پیشہ چھوڑے پس نفس اسیطرح باقی رہے گا جیسا کہ بعد ترک پیشہ کے کوئی پیشہ رہجاتا۔ نفس ایک جوہر باقی ہے ضیا پذیر نہین اور بدن انسانی اسوجہ سے قائم و باقی نہین رہتا کہ اعتدال عناصر سے قیام ابدان ہے۔

اور جسکو خوف بسبب نہ جاننے میعاد نفس کے ہو اوسکو خوف مرگ جہل کے سبب سے ہے اوسکو لازم ہے کہ ترک لذت جسمانی و اختیار ریاضات کرکے آپکو اس رنج و خوف سے افاقت بخشے

اور جو بسبب الم کے مرگ سے ڈرتا ہو چاہئے کہ وہ بخوبی باور کرے کہ درد و ایذا زندہ کو ہوتی ہے در د نفس کو نہین ہوتا پھر جبکہ وہ مفارقت کر گیا درد کہان رہا۔

اور جو اُن غذابون سے ڈرتا ہے کہ بعد مرگ لاحق ہوتے ہین اسکو یہ ماننا چاہئے کہ عذاب میری بُرائیون و ذمائم کا ہے اوس سے محترز و مجتنب رہے اور بعوض اونکے نیکی و عبادت اختیار کرے۔

اور جو کوئی آل و مال کو دیکھکر متاسف ہو اوسکی علاج وہی ہے جو بحث حزن مین عرض کرونگا۔

حزن

حزن بسبب گم ہو جانے کسی محبوب یا بہم نہ پہونچنے مطلوب کے پیدا ہوتا ہے اور یہ بیماری اوسکو پیدا ہوتی ہے کہ دنیا کی چیزونکو چاہو دائمی و غیر فانی جانتا ہے اور نیل مرام و حصول مقاصد کو (وہ کیسے ہی ہون) ممکن مانتا ہے۔

علاج۔ بیمار اس مرض کا انصاف سے غور کرے اور سمجھے کہ اجناس و افراد عالم کون و فساد کے سب بے بقا ہین اور جستجوے امر محال کو ہرگز اپنے خیال مین نہ لاے اور بہت اسباب دنیا جمع کرنا چاہے تا کہ اسکی زوال سے دلگیر نہو۔

حسد

حسد یہ وہ بیماری ہے کہ انسان کو یہ خیال پیدا ہو کہ تمام میرے
ہم جنسون سے میرے فواید و مال و جاہ دنیاوی بڑہجاوین اور اونکا
تمام مال واسباب میرے پاس آجاے اور جب کیسکے پاس کوئی چیز
دیکھے اوسکو نکروہ معلوم ہو اس بیماری کا سبب نادانی ہے اس لحاظ سے
کہ تمام دنیا کی اشیاء کا ایک کے پاس ہونا محال محض ہے اور اگر بالفرض
محال ایک شخص کو میسر ہی ہوجاوین تو نہایت مشکل ہے کہ وہ سب مال و
جاہ سے حظ اوٹھاسکے اور کچھہ نہ کچھہ نقصان بھی شے مین عاید ہوگا جسکے
گم ہو جانے سے الم و حزن مین گرفتار ہوگا اور یہ بیماری سب امراض سے بڑہکر ہے

جیساکہ فنون حکمت کے مولف نے بیان کیا ہے جسکی یہ نقل مین لانے کی

اس مرض مین یہ خراب خواہش ہوتی کہ وہ اپنے دوست دیگانہ کا زوال
ہر وقت چاہتا اور اگر زوال نچاہے تو تمام مال و جاہ دنیا پر کس طرح
اوسکو دسترس ہو اور یہ ہوس بڑہجاتی تو تمام ہمسایہ و ہموطن یگانہ و بیگانہ
اسکے بدخواہ ہوجاتے جس سے اوسکی زندگی مین تلخی ہوتی۔

امام غزالی قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ اپنی کتاب ہدایۃ الہدایہ مین بزبان
عربی یہ ارشاد فرماتے ہین کہ حسد منشعب ہے دناءت و کنجوسی سے کیونکہ بخیل تو
وہ ہے کہ جو شے اوسکے ہاتھہ مین ہو اوسکو غیر کے دینے مین بخل کرے اور شحیح
البخیل حریص وہ ہے کہ خدا کی نعمتون کو غیر کے پاس دیکھکر للچاوے اور اون
نعمتون کا ان تک پہونچنا یا زایل ہونا چاہے پس اسطرح وہ مرتکب حسد ہے

اوسی کو حسود دیکھنا چاہیئے اور اوسکا خلاف محسود ہے - حسود کے خواہش سے خدا

کے انعام مین کمی نہین ہوتی اور نہ محسود حظوظ نعمت خدائی سے محروم ہوتا -

"غریز التہذیب مین ہی کہ حسد تمام خوبیون اور نیکون کو بندہ کی ضایع

کرتی جس طرح لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے اور حسود اپنے ہاتھون خود معذب

ہمیشہ رہتا ہے جسپر کوئی رحم نہین کرتا اور جیتے جی دوزخ کی آگ گویا اوسکے

قلب کو جلاتی رہتی ہے اور اوسیکے قریب قریب مشہور ہے - الحسد

تاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب"

توریت مین ہے کہ جہنم کی آگ کی لپٹ حسد ہے کہ حسود کے قلب و جگر کو

جلایا کرتی اور جیسطرح نار جہنم بچشم ظاہر نظر نہین آتی یہ بھی کسیکو دکھلائی نہین دیتی

ہان حسود کا قلب و جگر پھکا جاتا ہے -

یہوواؑ کو ہدایت ہوئی تھی کہ اپنے تابعین کو راہ نیک پر لاے اور وہ یہ

کھے کہ خدا جسکو نعمت بخشے اوسپر او داس ہنو بلکہ مترصد رہے کہ اوسکو بھی خدا دیگا

(جسکی تعبیر علمار نے حسد سے کی ہے)

شمعیار نے ارض مقدس مین باعلان وعظ دیا کہ موسےٰ علی نبینا و علیہ الصلوۃ

والسلام نے نصیحت فرمائی ہے کہ جو شخص چوری و بدکاری و حسد و دغابازی کریگا

اوسکی شفاعت مین نکرونگا کوئی اُمتی مجھسے امید بخشایش نرکھے -

شیخ عبداللہ قطب الاولیاء مرحوم نے اپنے ملفوظات مین ارشاد فرمایا ہی

کہ مین طالبین کو سب سے پہلے یہ نصیحت کرتا ہون کہ جب میرے پاس کوئی شخص

بہ نیت ارادت آنا چاہے تو حسد و ریا سے اپنے قلب کو صاف کرے اگر ایسا

نہ کیا تو میرے پاس آنے سے کیا حاصل ہوگا ذکر الہی ہرگز قلب مین فیض نہین پہونچا سکتا جب تک ان رذایل سے صفائی نہو گی اور مرشد کی توجہ مرید و مسترشد کو کیا اعانت پہونچا سکتی۔

ملفوظات قطبیہ مین ہے کہ اے طالب صادق تجکو فیضان سرمدی سے حصہ نہین ملسکتا جب تک صفائی قلب نہو اور صفائی قلب ہرگز نہین ہو سکتی جب تک حسد سے کنارہ نہ کیا جاے اور اوس سے کنارہ کش انسان ہلو فیوض ابدی کا حصہ معتدیہ اوسکو ملا بہر جو ریاضات و مجاہدات کرے گا اوسکا نتیجہ آن واحد مین پائے گا اگر اسپر عمل کیا مرشد کی اوسکو کسیوقت ضرورت نہو گی جسقدر بعد و حجاب درمیان مین ہونگے مکڑی کے جالے کی طرح وہ اُڑ جائے گی۔

جناب ابن احرار ؒ نے ارشاد فرمایا ہی کہ مجہہ سے میرے شیخ نے بیعت کے وقت عہد و پیمان لیا تہا کہ اس طرح اپنے قلب کو صاف رکہہ جیسا اسوقت ہے اور ایک لمحہ حسد و زور کو اپنے پاس آنے ندو ورنہ جسقدر عبادت و ریاضت کروگے سب رایگان اور بیکار ہوگا قلب کو مثل آئینہ کے صاف رکھو اور وہ کبھی میلا و دھوندلا نہین ہو سکتا جب تک حسد و زور کا عکس نہ پڑے گا اور جسوقت اوسکا پر تو پڑیگا نور ایمانی اور عظمت اسلامی بندہ کی قلب مین تسلط نہ پائے گا۔

حضرت امام حسن ؓ نے فرمایا ہے اے بندہ خدا حسد نکر کیونکہ حاسد مشابہ ظالم سے ہے کہ حسد ہی تمام برائیون اور اعمال خبیثہ کا حادی ہے (دیکھو قابیل و ہابیل کا قصہ)

یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے مقسوم سے زیادہ ملنے کی تمنا در کنار خیال

بھی کرتا ہے وہ امر خدا کا مخالف ہے اور یہ خیال حسد کا شعبہ ہے۔

غبطہ

غبطہ یہ ہے کہ اپنا مال و جاہ زیادہ ہونا چاہیے مگر اوروں کا نقصان نہ چاہیے پس سعادت اُخروی کے لئے ہے تو محمود ہے اور اگر دنیا کے لئے ہے تو نہایت خراب۔

(اس بیان کے بعد مقرر نے ذرا دم لیا تو یہ مکالمت ہوئی)

بددیانتی

ایماندار۔ جناب سیاح صاحب۔ آپ نے سب کچھ وعدے کئے اور وعدون کو پورا بھی کیا مگر تمام رذایل کے سردار کا ذکر نفرمایا جسکے استعمال کو فی زماننا تو کیا بلکہ کبھی عوام نے بُرا نہ سمجھا لوگون کا گمان ہے کہ بلا استعمال اوسکے دنیا کا کام نہین چلسکتا مگر اوسکی بُرائیان اور خرابیان ایسی ہین جس سے تمام اخلاقی حالتین اور تمدنی کیفیتین بگڑ جاتی ہین اور قوم نے تو اسکو ایسا سمجھ رکھا ہے کہ صفات قاضی حاجات مین اوسکو شریک جانتے ہین بلکہ ایسا جاگزین ذہن وضمیر ہو رہا ہے کہ جو عیب زیادہ رواج پذیر ہو وہ عیب ہی نہین کہلاتا اور زمانے کی حالت کے مطابق تو اسکا پابند سب کو ہونا چاہیے اور اسکو بددیانتی یا امانت مین خیانت تصور ہی کرنا نامناسب ہے اور اگر ایسا خیال نکرین تو دل کے حوصلے اور ارمان کس طرح پورے ہون اور کس طرح زرق برق پوشاک اور فوق البھڑک✣ سامان وسواریان چست وچالاک و حشم وخدم مہیا ہوسکین

✣ بطور مزاح یہ لفظ ہے ۱۲ سید محمد صمدنی

سیاح- ذرا توجہہ کرکے سنئے کیا مین نے بیان ختم کردیا ہے کیا جن
وعدون کو مین نے قرار دیا وہ پورے نہین ہوے ضروری
ضروری مسایل اور رذایل کی تعریف اور اونکے تدارک جہان
تک ہوسکا عرض کئے اور جن حضرات نے اعتراض کے طور پر
ارشاد کیا اوسکا مناسب جواب بھی دیا ابھی میری ہمت اس
رذیلت (بددیانتی یا خیانت) کے بیان کرنے سے قاصر نہین
ہوئی اور اس مسئلے کا ظاہر کرنا میرے نزدیک نہایت مناسب
اور موقع کی بات ہے اور جہان تک مین خیال کرتا ہون اس سے
بڑہکر دنیا مین کون خراب چیز ہوگی مین اپنے پندار مین اس
بدخصلت کو راس الرذایل واصل القبایح وبضاعۃ الذمایم و
خزینۃ الشرور جانتا اور مجھہ پر کیا حصر ہے جتنے ماہرین علم اخلاق
اور برگزیدہ واصفیا، وقت گذرے اور موجود ہین سب نے
اسکو ایسے ہی تجویز کیا اور اسکے قلع وقمع کے لئے مصلحان قوم
ساعی رہے اور اہل نظم ونسق نے تو اسکی بیخ کنی حتی المقدور
خوب ہی کی اور کرتے ہین اور کیون نہ کرین ورنہ انتظام ملک درہم
وبرہم ہوجاے مین اس بحث کی توضیح کرنا چاہتا تھا کہ آپنے
تحریک کی اور جن مقاصد پر مذاکرہ مین کرنا چاہتا پہلے انکے
عنوان ضرور لکھہ لیتا پھر اونکی تفسیر وتوضیح کرتا ہون چنانچہ یہہ
کاغذ موجود ہے ملاحظہ فرمائیے۔

ایماندار۔ مین نے معاذاللہ آپ کو خلاف وعدہ نہین کہا اور نہ مبلغ علم آپ کا کم اور کاسد سمجھتا ہون میرا دلی جوش یا قومی ہمدردی کا ولہ باعث اس یاددہانی کا ہوا اور نہ میری کیا مجال کہ کچہ عرض کرون مگر چونکہ بد دیانتی سے مجھے قطعی نفرت اور اوسکے ضد سے میرے جی کو لگاؤ ہے لہذا پھر بھی یہ کھے بغیر نہ ہوگا کہ اسکی جہانتک تفصیل ہو مجہہ پر احسان ہے۔

سیاح۔ یاددہانی کا شکریہ قبول فرمائیے اور ذرا توجہ ہو کر سنئے۔

حضرت۔ دیانت کی تعریف تو عبد العزیز کی کتب اخلاق مین ملاحظہ ہوئی ہوگی مگر اوسکے ضد وعکس کو آپنے نہ سنا ہوگا۔

بد دیانتی کیا چیز ہے اور وہ ضد کسکی ہے۔

وہ یہ ہے کہ اپنے ذہن مین ایماناً کسی بات کا (عام اس سے کہ اوسکو اپنی ذات سے تعلق ہو یا غیر سے) محاسبہ نکرنا اور بخوبی اوسکے پس وپیش پر توجہ کما ینبغی نفرمانا۔ اور افراط وتفریط کو دخل دے کر راست بازی اور سچی کارروائی سے الشاقی فرایض کا بجا نہ لانا۔

(اور اسیکو اہل الرائے نے بدنیتی بھی لکھا ہے)

اور اسکے ذریعہ سے جو حاصل کیا جاتا ہے اوسکو نافہم پھمی کی دیا اور فتوح غیب تصور کرتی ہین۔ اور سب سے بڑھکر وہ لوگ ہین کہ جو اپنا اجورہ وحق جائز تجویز فرماتے ہین۔

میرے نزدیک کیا بلکہ سب ایمانداروں کے نزدیک یہ ایسا

پھمی کی دیا
فتوح غیب

سم قاتل ہے کہ کسی تریاق سے دفع نہین ہوسکتا۔ یا کہ وہ دیو خواہ جن ہے
جسکا اثر کسی کامل عمل سے بھی نہین دور ہوسکتا۔
یا ایسا کلکلے نے کاٹا ہے کہ جو کسی اچھے بیراگی وجتی کے منتر سے بھی
اوتر نہین سکتا۔ یا ایسی مہلک بیماری ہے کہ جالینوس کی توہڈیان
بھی ندارد ہوگیئن اسوقت جو بڑے بڑے حاذق طبیب و کامل ڈاکٹر
ہین وہ بھی علاج نہین کرسکتے جس سے نیک نیتی کی جانبری غیر ممکن ہے
یا وہ ضلالت کا شیطان ہے کہ جناب ہادی زمانیان مولانا ابا لفضل و
الکمال شاہ ایماندار صاحب سلمہٗ بھی راہ پر نہ لاسکین ہان اونکے دعا سے
مجھے امید ہے کہ بیخ کنی اس موذی کی ہوجائے گی۔ آمین ثم آمین سب
صاحب فرمائین اور مجھے مشکور کرین۔
دنیادار۔ جو تعریف ضد دیانت کی ارشاد ہوئی اوسمین مجھے التماس یہ ہے
کہ حضرت ہمکو صرف اپنے ضرر و نفع پر نظر کرنا چاہیئے سارے زمانے
سے ہمکو کیا (یقولیکہ قاضی کیون دبلے شہر کے اندلشیہ سے) ہمکو
خالق مطلق نے مخص اسی واسطے خلق کیا ہے کہ کمائین کھائین
مزہ سے بسر کرین اور نئے نئے تدبیرون سے جو حاصل ہوا وسکو
خدا کا انعام یا پسینے کی کمائی یا حُسن سلوک احباب کہین تب بھی
بیجا نہوگا اور یہ تو بخوبی ہر شخص جانتا ہے کہ ایک کا کام دوسرے
سے نکلتا ہے اور کوئی رایگان اپنی دولت ضایع نہین کرتا اور
کیون ضایع کرے کیا بے عقل ہے اور دنیا مین کون ایسا ہوگا

جو اپنے دل مین محاسبہ ہر امر کا نکر لیتا ہو اور پھر عقل ہدایت

کرنی وہ کرتا ہی رہا یہ کہ توجہ حصول مال پر کیجاے یا نہین اسکا فیصلہ

یہ ہے کہ اگر توجہ پس وپیش پر ہو تو کیسے کچہ حاصل ہو یہ حسن توجہ

کا نتیجہ ہے کہ پیدا کرنے والا انسان اپنے غور و تامل پر قایم رہکر

کچہہ غیرون سے لے مرتا ہے۔

سیاح۔ حضرت آپنے اور ایماندار صاحب نے (جو میرے بڑے محسن اور

دستگیر ہین) ارشاد فرمایا اوسکے مقاصد اور مطالب پر مجھے خیال

ہے میرے ذہن مین جسقدر اسکے مباحث مین عرض کرونگا مگر

اس سے بیشتر عرض کرنیکا یہ بھی موقع ہے کہ اگر ان دونو صاحبان

کے سوا کسیکو فرمانا ہو ارشاد کرین مگر میرے کہنے کو کہ بمنشا الحق ثمر جانا

ہی برا نسمجھا جاے اور یہ بھی خیال رہے کہ مجھے کسیکی ذاتی توہین منظور نہین ہے اور

جو کچہہ مجھے تجربے سے حاصل ہوا وہی بیان کرونگا میرا مقصد

خاص افادہ عام و خاص ہے نہ اپنے دلکے پھپھولے توڑنا اور نہ

غیر کو صدمہ وقلق پہونچانا جسکو مین نہایت برا سمجھتا ہون۔

ذرا۔ توجہ فرماکے سنئے کہ اسی بددیانتی سے انسان امانت مین خیانت

کرتا اسی کی تسلط سے آدمی حق العبد تلف کرتا اسی کی عنایت

سے انسان دوسرے بیچارہ بیکس کی تمام عمر کی کمائی کو ایک منٹ

مین لے لیتا باوجودیکہ بڑی محنت و جبر ثقیل سے اوس غریب نے

پیدا کیا اور نہایت خرم و احتیاط سے رکھا مگر بجز اسکے کہ اوس

ذخیرہ کو حوالہ نکردے اپنا مفر نہ پایا۔ اور یہ کچہہ ضرور نہین کہ بددیانتی کے لئے کوئی طبقہ یا فرقہ مخصوص ہو یا کسی ملک کے باشندون ہی کے دماغ مین بددیانتی متمکن وجاگزین ہوتی ہو۔ اور نہ یہہ معمول یا اقتضا کسی سن وسال کے آدمی سے ہے اور نہ محدود زمانہ اوسکے استعمال کے لئے ہوتا ہے۔

تذکرہ

ایک مرتبہ مین الہ آباد سے فرخ آباد جاتا تہا راستہ مین معمولاً میری زبان سے اپنی ذہن کے مطابق ایسے کلمات نکلے جسکا نتیجہ یہ تہا کہ تجربہ جسقدر بڑہتا جاتا اور انسان اقبال وادبار کے سمندر کا جزرومد دیکھتا دیانت وایمانداری اور بصیرت کو ترقی ہوتی جاتی۔ جناب یہ الفاظ میری زبان سے نکلے ہی تھے کہ ایک مسافر جو میرا رفیق تہا معاً کہنے لگا کہ مین ایک تجربہ کار کی سرگذشت سناؤن تو آپ کہین کہ سن اور تجربہ کار زیادہ بددیانت ہوا کرتے ہین مین مشتاق ہوکر ایسا مصر ہوا کہ اوہنون نے یہ داستان مجھے سنائی

ذکر فیروزپور کے مولوی کا

ذکر۔ فیروزپور پنجاب مین جسوقت عملداری سکہون کی تہی ایک مولوی صاحب چہوٹی نوکری پر مقرر ہوئے اوہنون نے اپنے تقویٰ وطہارت کو ایسا بڑہایا اور فی الواقع تہا ہی کہ ہر وضیع وشریف اونکو مخدوم ومطاع سمجہتا گیا ماتحت اور کیا افسر بالا ان کی اسقدر تعظیم کرتا کہ مسند پر جگہہ خالی کردیتا تکیہ سے علٰحدہ فوراً ہوجاتا تہا اس تعظیم وتبجیل کے وجہ سے اسمرتبہ شہرت بڑہی کہ والی ملک نے جسوقت

خبر سنی کہ ایک مولوی فیروزپور مین صہ ماہانہ کا نوکر ہے اوسکے قلمدان
مین کوئی مستغیث ایک اٹھنی رکھہ گیا تہا جسوقت اوسکو خبر ہوئی معًا اسکی تلاش
وتجسس مین کوشش کی اور منادی کرائی تو ایک شخص آموجود ہوا اور بیان کیا کہ
بالضرور مین اٹھنی رکھہ گیا تہا اور نشان بہی بتلایا کہ داغ سیاہ اوسپر ہے اور
اور چاقو کے نوک سے مہین سوراخ ہے ان علامتون کے بتانے سے جب اطمینان
ہوا تو فوراً اوسکے حوالہ کی -

پس نہایت مرتبہ ایماندار خیال کر کے نہایت ذمہ داری کا کام اونکے
سپرد کیا مگر جویان رہا کہ دیکھئے ہمارے کام مین اوسکا ایمان ٹہیک رہتا ہے
کہ نہین - بہلا ممکن تہا کہ مولوی کے استقلال اور عہد مین تزلزل وفتور آتا - اس سے
اور بہی اقتدار کی افزونی ہوئی اور ہر ایک اوسکا نام لیکر دیانت اختیار کرتا اور
کسکی مجال تہی کہ دیانت مین مولوی کے سامنے نام کسی کا لیتا گویا ایمانداری مین
ضرب المثل اور عدیم النظیر وفقید البدیل تہے - اتفاق وقت سے اونکے رفیقہ
(زوجہ) رہگرای عالم بقا ہوئی یہ عورت عجب نیک مزاج تھی اور اصل تو یہ ہے
کہ میان کی تقوے وطہارت ودیانت وامانت کو استحکام اوسی سے تہا - بعد چندے
مزاوجت ثانی کی نوبت پہونچی نئی بی بی صاحبہ تشریف لائین جیسے بنا چندے
اپنے میان کی وضع کو درست رکھا اب حضرت کی ایمان ونیت بدلنے کی کیفیت
سنئے کہ برادری مین نئی بی صاحبہ کی تقریب تہی دور دور کے مہمان عورتین آئین
کوئی امیر تھی کوئی متوسط حالت اور کوئی غریب کیفیت رکھتی تہی فراغ تقریب
کے بعد مولوی کی بی بی صاحبہ واپس تشریف لائین ظاہر میان کو دیکھکر بہت

مسرور و محظوظ مگر اوداس و مغموم چہرہ - میان سید ہے سادے طبیعت کا آدمی
اوسکو شبہہ ہوا کہ شاید اندرونی مرض تو اس سفر مین پیدا نہین ہوا جب اطمینان
سے باہم بیٹھے تو شوہر محبت گستر نے اپنی زوجہ غمخوار سے افسردگی و بدمزگی کی کیفیت
پوچھی اونہون نے پہلے معمولی طور پر فرمایا کہ کچہہ بھی بے مزگی نہین ہے شاید کسل سفر
سے تغیر بشرہ مین ہوگیا ہو تو عجب نہین مگر جب اصرار شوہر زیادہ بڑہا تو ارشاد ہوا کہ
مین نے خانم کی شادی مین دہلی و ملتان کے بی بیون کے پاس جو سامان دیکھا
تو دنگ ہوگئی اونکی حقیر چہوکری کے برابر بھی میرا ظاہری سامان نہ تہا اور اونکے
مردون کی آمد و خرچ کی کیفیت دریافت کرنے سے پایا گیا کہ اگرچہ سرکار سے تہوڑی
تنخواہ ہے مگر خدا تعالے انپر اسدرجہ مہربان ہے کہ بالائی آمدنی سے سب ہی کچہہ
اونکے پاس ہے اور جو اونکی بی بیان چاہتین بے تامل اونکے چاہنے والے
میان حاضر کردیتے اگر وہ آسمان کے تارون اور سورج کی کرنون کو اپنے ڈوپٹون
مین لگانے کی فرمایش کرین تو وہ حاضر کرین اور وا ے میری حالت نکبت زدہ سیکڑون
و ہزارون روپیہ سال مہاراج کے یہان سے تمکو ملے مگر میری وہی حالت جیسے
بڑے گہر کی لونڈی ایسے تقریبات مین جہان حوصلے والیان اکٹھی ہون مجہہ ایسے
سڑیل کو خدا جاتا نصیب نکرے - تقریب مین جو عورتین آئین ذرا اون کی باتین سنئے
مرجانہ - ذرا ادہر تو دیکہو کیا مولوی کی بی بی نہین آئین کیسا کچہہ مرزا نے
لکہا مگر خیال نہ کیا گیا خدا کے فضل سے یہان کون ایسی ہے
کہ جو کپڑون اور گہنے سے درست نہو -

دُردانہ - بی بی جو کچہ آپ نے فرمایا صحیح ہے مگر مولوی صاحب تو

بڑے آن بان کے میان ہین آپ بھی نہ آئے نہ بی بی صاحبہ کو بھیجا۔ ایک اصیل بھیجدی ہے۔

مرجانہ (ذرا تیکھی ہوکر رونق اپنے بیٹی سے) اے بیٹا تم نے دیکھا مولوی صاحب کیسے آن کے ہین آپ اگر نہ آئے تھے تو بی بی کو بھیجدیتے۔ ہمارا گھر اور ارمانون کی تقریب اور موئی اصیل کم ظرف کا بھیجنا۔ کہو کس مرتبہ خر دماغی کی۔ مانا کہ مہاراج کے بڑے دربار پانچسو کی طلب پاتے ہین۔ سانپ سب کہین ٹیڑہا چلتا مگر بانبی مین سیدہا جاتا برادری مین یہ اکڑ نہ چلنے کی اور نہ کبھی کسی کی چلی ہے اور نہ کبھی ایسا کسی نے کیا ہے۔

رونق (مرجانہ سے) اَما جان ابھی کچہ نفرمائے شاید کوئی نئی بات اونکی یہان ہوئی ہو ماندہ دُکھی کوئی ہوگیا ہو ورنہ غیر ممکن ہے کہ مولوی صاحب جیسا وضعدار ایسا طرز اختیار کرے اگر آپ کا حکم ہو تو اصیل سے کچہ پوچھون۔

مرجانہ۔ خوشی سے پوچھو دیر نکرو۔

رونق۔ (مولوی صاحب کی زوجہ محترمہ سے) اے بی اصیل صاحب کیا سبب ہے کہ مولوی صاحب خود تشریف نہ لائے اور نہ بی بی کو بھیجا نہ لڑکا آیا یہان کچہ خلاف شرع کردار نہ تھے۔ ہمارا گھر او نو یدمین تم آؤ مولویا ین گھر مین چین کرین دیکھین تو اونکے گھر مین

لیجائین سواری کا سامان ہوجائیگا رخصتانہ ابھی لائے دیتی
ہون اور یہ کل حال بی بی سے اپنی جاکر ضرور ضرور کہدینا
دیکھو اصیل اس مین فرق نہ پڑے اور کچھ دیکر نہ کھنا صاف
صاف کہدینا۔

ذرا دیر مین میری ثنا ساعورت آئی تو اوسنے آدبھگت کی صدر مقام
پر لے گئی مرحبا نہ اور رونوتے بڑی معذرت اپنے لاعلمی کی بابت کی پس
دو روز کا قیام مجھے سو ہان روح تھا خصوصاً چار چار جوڑے دلی والیان جب
بدلتی تھین تو مین کہتی تھی کہ باری تعالی اے اللہ میان کیا انہین کو تو نے
سب دولت دے رکھی ہے اور سارے زمانے کی محبت انہین کے
شوہرونکو دیدی ہے۔

بس یہی باتین جب خیال کرتی ہون تو کچھ تغیر آجاتا ہوگا
مولوی۔ تم کچھ اداس نہو خدا سب کچھ دے رکھے گا۔ ذرا مصارف
مین تدبیر کرو۔

تارا۔ (زوجہ مولوی) کیا میری باتین آپ نے صحیح تصور نہین کین کیا میری
بے حرمتی سے آپ کو صدمہ نہین ہوا۔ کیا سب وہ باتین خلاف واقع تھین
راوی۔ خلاف واقع ہونے مین کوئی کلام نہین کرسکتا حق برزبان
جاری بی صاحبہ خود ہی ایسے الفاظ فرما رہی ہین۔ چلو خوب
بناؤ میان بیچارہ کا اتفار پنجاہ سالہ تباہ کرو خوب زیور پہنو
اوسکی ایمانی عظمت خاک مین ملاؤ (شاباش شاباش)۔

مولوی - یہ کیا کہا میں تمہارے قول وفعل کو سب سے بڑھکر معتمد جانتا اور کیوں نہ جانوں جبکہ میرے اس پیرانہ سالی کے رفیق شفیق اور غمخوار حقیقی ہو۔

مثنوی حمید الکلام کے یہ اشعار میرے ورد زبان رہتے ہیں ؎

ہر چہ گفتی من پذیرم بیدرنگ — خواہشت منظور شار بے ریو رنگ

گر زنے پاپوش سر حا خر کنم — گر بگوئی خود بخود گفتنی زنم

گفتت افزاید وقار و عز من — میشوم قربان گفتش از جان و تن

گفتش نو بہشت نہم در ہر نماز — تا کہ یاد تو بیاید در نماز[+]

غرض ان راز و نیاز کی باتوں کا اثر اوس زن مرید کو اسدرجہ ہوا کہ تمام تقویٰ و دینداری کو سلام کرکے آخر عمر میں اکتساب مال ناجائز کی جانب توجہ کی اور ہزاروں روپیہ پیدا کیا تمام حقوق عباد کو شیپا کر دیا اوس پانچ برس میں موت نے آدبایا سب بھول گئے بیماری میں بی بی صاحبہ نے خبر بھی نہ لی اپنے باپ بھائی کے گہر جا بیٹھیں میاں کو سلا والو چہ فی اللہ دین کیا اور خود امیرانہ بسر کیا میاں کی زندگی میں اچھا کپڑا درکنار بعد موت کفن بھی نہ دیا اہل قرابت نے تجہیز و تکفین کی۔

پس حضرت بد دیانتی کے لئے کوئی خاص وقت یا محدود مدت نہیں ہے مولوی کا حال سنا عبدالعزیز نے کہا ہے ؎

+ اس تذکرہ مولوی صاحب میں زن و شوی کے مکالمت میں جو الفاظ لکھے گئے وہ مزاح و ظرافت پسندیدہ کے پیرایہ میں ہیں ۱۲ عزیز

حیف بر عقلش کہ زن ابلہ نمود باب مکر و عذر بر رویش کشود

موہبت منجانب اللہ

اور سنئے گہبرایئے نہین - بد دیانتی سے جو مال حاصل ہو وہ بعض نافہم موہبت منجانب اللہ تصور کرتے مجہسے ایک خوش طبع نے کہا ہے کہ ایک صاحب مجہسے فرماتے تھے کہ ہم مشکور بندہ اور خدا کے بڑے فرمانبردار ہین جس ذریعہ سے ہم کو خدا دلاتا ہے لے لیتے ہین اگر نہ لین وہ ناراض ہو جاے نافرمانی مین ٹہکانا نہ لگے اور پہر کچہہ آیندہ ملنے کی امید نرہے - افسوس صد افسوس کہ اجر جائز جسکو خدا اور آقاے صوری نے مقرر کیا ہو اوسکے سواے جو حاصل کیا جاے اوسکو ناجائز اور غیر طیب تصور نہین کرتے -

حق المحنت

مجہے ایک اور ذکر یاد آیا مین خیرپور سندہ مین وارد تہا سراے مین ایک صاحب ملگئے اونکے خیالات عجیب قسم کے تہے جسقدر بد دیانتی سے (عام اس سے کہ رشوت سے ملے یا خیانت و تصرف بیجا سے) اوسکو وہ اپنے پندار مین حق المحنت تصور فرماتے بعد قیل و قال دراز کے اونہون نے میرے خیال سے اتفاق کیا کہ فی الواقع حق محنت و اجورہ جائز وہی ہے کہ جسکے عوض مین مالک نے کوئی خدمت متعلق کردی ہو یہ حق محنت نہین ہے کہ اوسی خدمت کے انصرام مین کسی کا کام آپڑے تو اوس سے اوس کام کے انجام کے لئے کچہہ حاصل کرے -

اذکہ مین پٹنہ سے کلکتہ جاتا تہا باہم دو بنگالیون مین بحث ہوتی تہی کہ مشاہرہ معین کے سوا اگر کسی سے کچہہ لینا غیر طیب مال ہے دوسرے صاحب تردید کرتے تہے کہ ہماری اقتدار مین نظم و نسق یا عزل و نصب نہین ہے صرف حاکم کو کاغذات دکہا دینا

اور سنا دینا ہمارا کام ہے اگر کوئی احمق ہمکو کچہ دیدے تو ہم کو کیون نہ لینا چاہئے
بالآخر بڑے رد و قدح کے بعد اونکو ماننا پڑا کہ یہ سب سے بڑہکر بے ایمانی ہے
یہ رد رعایت امر حق کا اظہار بلا کسی مُزد و اجر کے چاہئے نہ یہ کہ غرض متعلق ہو۔

حیدر آباد کے سفر کا ذکر

حیدر آباد کے سفر مین ایک قاضی صاحب جنکے سپرد دیوانی کے مقدمات
کا انفصال کسی وقت کسی ریاست مین تہا مجھے ملے بد دیانتی (رشوت وخیانت)
کو بہت بُری نظر سے دیکہتے تہے اور اوسکے مرتکب کو بُرے بُرے الفاظ سے
یاد فرماتے۔ مجھسے اثناء مکالمت مین یہ کہا کہ اگر ہم کسی اپنے رعایا یا کسی متعلق مقدمہ
کے یہان جائین اور وہ ہمکو بلا کسی امید اور ارمان کے اپنا حاکم سمجھکر بطریق نذر
کے کچھ خوشی سے دے تو یہ ناجائز رسم نہین ہے مگر آخر کو اونہون نے بہی یہہ
تسلیم کیا کہ جب اپنا حاکم کوئی سمجھکر کچہ دیگا تو ضرور اوسکو خیال ہوگا کہ اگر اسوقت
کچھ غرض نہین ہے تو آیندہ جب کام پڑیگا تو ضرور بالضرور اسوقت کا دیا ہوا ہمارے
کام آئیگا اور اس نذر و نیاز کے رقم آگے ضرور کام دے گی اور فی الواقع ایسا ہوتا
کہ ضرور یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ شخص کسیوقت بلا تعلق یہ نیاز پیش آیا تو اسوقت
رعایت کرنا چاہئے اور جب یہ خیال ہوا تو دیانت نرہی۔

لکھنو کی طالب علمی کا بیان

ایک اور قصہ سناؤن کہ مین طالب علمی کی حالت مین وارد لکھنو تہا جسکے
تہوڑے ہی عرصہ کے بعد انتزاع سلطنت ہوا۔ حسین آباد کی سیر کرتے ہوے
ایک صاحب مجھے ملے۔ برکات سلطنت کا ذکر چھیڑا تو فرمایا کہ دوسری عملداری
کا کیسا ہی بڑی تنخواہ کا عہدہ دار ہو اوسکے سامان اور ٹہاٹ اودہ کے ادنے
نوکر کے برابر نہین ہو سکتے تنخواہ معینہ مصارف ضروری کے لئے پوری نہین ہو سکتی

برکت

حالانکہ سرکار نے تنخواہ وافر مقرر کی ہو مگر زمانہ کی یہ چال ہے - کہ برکت نہین وجہ یہ ہے کہ بالائی آمدنی ندارد - اودہ مین اگرمہ بنڈی کا نوکر بھی مہینے نوکری کرلیتا تو تین برس کے خرچ کے لئے روپیہ جمع کرلیتا تنخواہ تو صرف ملے ہوتی ہے مگر حقوق مین بہت کچہ مل رہتا اور وہ حقوق کیا ہین کہ شاہی نفع کو برباد کرنا آقا کو نقصان دینا (معاذاللہ) لعنت ایسے حقوق پر کہ مالک کے حق کو ضائع کرکے اپنا نفع چاہے -

برکت نزول برکت سماوے فتوح برکت کا فرشتہ لاتا ہے

اودہ کی بادشاہی جسوقت قائم تھی وہان کے حالات بعد انتزاع سلطنت ہین نے اشخاص پیرانہ سال سے سنے ہین جسکا نتیجہ یہ ہے کہ مال غیر طیب کے حصول کو نزول برکت سماوے سمجھتے تھے - اپنی سرکار کے مال کا غبن و تصرف ناجائز و مکروہ اون کے پندار مین ہرگز نہ تھا اوسکو فتوح جانتے تھے کہ برکت کے فرشتہ نے پہونچایا اگرچہ وہ کسی اہل غرض نے دیا ہو یا کہ خود اپنی تحویل سے لے لیا ہو - مد عمارت سے کہا لینا شیر مادر تھا اسوجہ سے کہ اوسوقت صرفہ عمارت ایک قسم کے حسنات سے تھا پھر کون اعتراض کرتا اور نہ کوئی تخمینہ و تقدمہ تھا جسکے مدات پر خیال کیا جاتا اپنے عزیز و قریب کو علاقہ کے اندر لوٹ مار کے لئے چھوڑنا کوئی ناز یبا امر نہ تھا جسکے تمام قریب و عزیز بلکہ اونکے نسل ممنون رہتی تھی -

ایک سیاح نے مجھسے فرمایا کہ کسی ریاست مین (جسکا نام یاد نہین) دیانت اہل آدمی پسند نہین ہوتا تھا اور یہ پسندیدگی والے ریاست کی نہ تھی بلکہ ارکان

بنڈی شاہی اودہ کے صیغہ مال کی ایک اصطلاح ہے ۱۲ سید محمد میمنی

واعضاء دولت کے پسندیدگی تہی - کسی یوروپین معزز افسر کی سفارش سے برٹش گورنمنٹ کے علاقہ کا ایک باشندہ اوس ریاست مین مقرر ہوا شاید وہ والئے ریاست نے مانگا تہا - اور اسیوجہہ سے ذمہ داری کا کام دیا گیا وہ دیانت پسند ملک کا رہنے والا اور دیانت دار حاکم کا بہیجا ہوا تہا جسکو تعلیم بہی خوش دیانت ہونے کی ہمیشہ دی گئی تہی وہ کسطرح مرتکب شنایع و ذمایم ہوتا - علاقہ پر جاکر خوب بندوبست کیا بڑے پیٹ والون کو پست کر کے اپنی نیکنامی کا نتیجہ بہی عام رعایا کے نیک خیالات سے پایا اور سب سے بڑہکر یہ ہوا کہ اوسکے آقا رقدیم (یوروپین افسر) نے اوسکے حالات سنکر خوشنودی ظاہر کی تو اور بہی حوصلہ نیک چلنی کو ترقی ہوئی راجہ بہی خوش رعایا بہی راضی مگر تمام ارکان واعیان ریاست ناراض بلکہ تشنۂ خون وقت کے منتظر چہریان تیز کیے ہوے بیٹہے تہے - اتفاق وقت کہ یوروپین افسر صاحب یوروپ تشریف لے گئے اور ان بیچارے کا کوئی مربی نرہا راجہ صاحب کو سمجہایا گیا کہ زین پور کے عملدار نے حضور کا نقصان اسقدر کر دیا کہ جمع سرکاری کم ہوگئی (حالانکہ وہ رقم زاید نمایشی و غیر ممکن وصول تہی اور عملدار ایماندار نے بحکم راجہ صاحب کے خارج کرا کے معافی مشتہر کی تہی) راجہ صاحب عقل کے مخزن اور دانشمندی و پیش بینی کے سمندر و معدن بگڑ ہی تو گئے کچہ خیر خواہیون اور نیک کرداریون کا خیال نہ کر کے حکم معطلی دیکر ماخوذ کیا اور جوابدہی کے لئے بولایا - عملدار ایماندار صاحب حاضر ہوے ارکان نے کہا کہ حضرت سات برس سے ہاتہہ نہین ہلایا تمام مال مار کر راج انگریزی مین بہیجدیا اب چہٹی کا دودہ یاد آئے گا تین

دن کی مہلت ہے ورنہ شکنجہ اور زیر بند جناب والا کی پشت شریف پر بوسہ دیگا اس
بیچارہ کے ہوش وحواس پریشان ہوے بہت کہا کہ یار وہین نے کچھ نہین لیا قسم شرعی
کہائی کہ مجھے تو نا جائز کمائی کی اجازت ہی نہین دی گئی تہی اور نہ مجھسے ہو سکتا
تہا نہ میری سرشت مین خدا نے اسکو مخلوق کیا مین کیسے کرتا - جواب ملا تم تے
کیون نہ لیا تم کو کسنے ممانعت کی تہی اگر تم بُرا سمجھتے ہو تو نہ لیتے ہمکو اگر دلاتے
تو کیون اس درجہ خرابی پر پہونچتے - تمکو اگر تعلیم ایسی دیگیئی تو تمہارے اتالیق
کی بے عقلی جسنے زمانہ کی روش کے مطابق تعلیم ندی اب وہ اپنی پٹیہ یہان
حاضر نہ کرینگے (معاذ اللہ لعنت ایسے خیالات پر) خود نہ لیتے مگر ہمکو دیتے کیون
بُری تعلیم (دیانت کی) پائی جب عملدار بیچارہ گہبرایا اور دیکہا کہ کسیطرح آبرو
اور رہائی بخشی نظر نہین آتی تو وعدے کرکے بہاگ آیا ہر چند چاہا کہ راجہ تک
پہونچے مگر رسائی نہوئی - نہوئی -

میری رائے یہ ہے کہ جب کبہی نوخیز نوعمر کو اخلاقی تعلیم دیجاے تو پہلے
خیانت و بددیانت کے قبائح سمجہاے جائین اور جو جو نکتے اوسکے متعلق ہین اسکو
سنائے جائین تو امید قوی ہے کہ تمام رذایل اور خصائل ناپسندیدہ بدل کر
محمود ہو جائین گے -

اور سنئے گہبرائے نہین کہ دیانت دار کے دشمن[*] ہزار ہا اشخاص ہو جاتے

[*] (نوٹ) چونکہ مندین فرقہ قلیل جماعت کا ہوتا اور مخالف اوسکے ہزارہا اشخاص - لوگونکو اپنے
مکر و زور و ریا و نمایش سے اوسکا مغلوب کرنا اور ایذا پہونچانا کچہ مشکل نہین ہوتا اور دیانت دار گروہ اپنے
راستی طبیعت اور خدادا صدق کے منشا سے متملقانہ چاپلوسی نہین کرتا بلکہ بہت کو بہی کسرا بمان اور [illegible]

اوسکے ہمعصر وہم پیشہ وہ انداز کرتے جس سے اوسکی بدنامی ہوتی خصوصًا ملازم ویانت وار کے لئے ہجوم گمنام عرائض کا کرایا جاتا تاکہ حاکم کو خاین وبددیانت کی جانب معقع توجہ نرہے اور غیر دیانت دار اور دیانت دار ایک طور پر سمجھا جائے۔ ایسے نازک وقت مین استقلال وصبر سے کام لے اور حسبۃ للّٰہ اپنے کام کو بجا لاے نہ نمائش وریا کے لئے اور نہ دنیاوی مزد وعوض کے حاصل کرنے کے واسطے۔ اگر ایسے وقت مین قدم ثبات نہ ڈگمگایا تو کسیوقت وہ نقصان نہ اوٹھاوے گا اور نہ اوسکی سچی دیانت کو صدمہ پہونچے گا۔ وما علینا الا البلاغ المبین خداوندا سب کو توفیق خیر دے۔

تعصب

سیاح۔۔ دنیا مین سب سے خراب چیز اور مکروہ شے عقلار کے نزدیک تعصب ہے گوکہ عزیز الاخلاق مین اسکا مذکور ہے مگر بہ تبدیل الفاظ اعادہ بیان خالی از لطف نہوگا حالانکہ مکرر بیان سے اضاعت وقت ہے۔

حاضرین ہرگز وقت ضائع نہوگا بلکہ قند مکرر کا مزہ ولذت دیگا۔

صہ خلاف شان اہل صفا جانکر اونکے تائید نہین کرتا لہذا طائفہ معاندین پہلے مخفی طور پر اور پھر جب موافق اشخاص زیادہ ہوجاتے تو ظاہر اور کھلم کھلا ایذائین اور تکلیف پہونچا کے اہل حل وعقد کو بدظن کرتے اور سوءظن یہان تک زیادہ کراتے کہ دیانت دار کو آبرو در کنار جان بچانا مشکل ہوجاتا اسیکا نام باطل حمایت یا امرار بیجا یا ناحق کوشے وایمان آزاری ودیانت کشی ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ دیانت دار کا رجی چھوٹ جاتا اور اہل حل وعقد کو مال مین جو نقصان پہونچتا اوسکو اہل انصاف خوب جانتے ہین۔

سید حسین

حضرات

تعصب وہ مرض لا دوا ہی کہ جب اسکا حدوث جس قوم مین ہوتا
ممکن نہین کہ حضرت مسیح بھی اسکے علاج و شفا دینے مین نیکنامی
پا سکین اور یہ وہ بیمار بے درمان ہی کہ ہزار تدبیر اسکے تدارک کی کوئی کرسکے
کیا ممکن کہ اوسکا ازالہ ہو اور یہ وہ جن ہے کہ بڑے سے بڑا کوئی عامل
ہزار ہا اربعینیات مین اوراد پڑہے چلے کھینچے بھلا اوسکا کیا مقدور
کہ اوسکو کسی کے سر سے اُوتار سکے حکما روشن ضمیر نے ہمیشہ اصلاح
و ترقیہ قوم کے لئے یہ اصول مقرر کئے ہین کہ ا حمایت بیجا نہ کیجاے اور یہ
مادہ سخن پروری اور ناجائز کوشش سے پیدا ہوتا ہے ۲ اصرار کسی فعل پر اسقدر
نہ کیا جائے جو آخر کو منجر بارتکاب جرایم ہو جائے اور یہ جوش محض غیظ و
غضب سے ہوتا ہی ۳ اخفا ر امور سیئہ اور اوسکے برخلاف اظہار حُسن
وغیرہ - یہ امر باطل حیا و غیرت کے منشا سے واقع ہوتا -
جب ان سیئات کے خلاف انسان کریگا کبھی تعصب پاس نہ آیگا
ہمیشہ جہلا یا اہل غیظ کے طبائع سے یہ خراب مادہ پیدا ہوتا اور پھر
اسمرتبہ ساری و متعدی و بار ہو جاتا کہ عقلا و صلحا پر دسترس پاتا دسترس
سے میری مراد یہ ہے کہ جہلا کیفر کردار کو پہونچتے اونکے ساتھہ ناکردہ بھی
بتلاے عقوبت ہو جاتے - ہمیشہ کم فہم لوگ ہمدردی کے پیرایہ مین اس کا
استعمال کرتے حالانکہ یہ کوئی ہمدردی قوم نہین ہے کہ قوم اپنی کج فہمی

سے برُے اعمال کرے اور جب گرفتار عقوبت ہو تو اوسکی مدد کیجاے بلکہ ہرگز اونکا ساتھہ ندے۔

ہر قوم وملت کے برگزیدہ اشخاص اسکی بیخ کنی ہمیشہ کرتے رہے ہین اور کرتے ہین مگر افسوس کہ اونکے مساعی جمیلہ کا اثر مترتب عموماً ہئین خصوصاً مسلمانون کے جسقدر فرقہ وگروہ ہین اونکے دماغ مین ہمدردی کے معنی یہی ہین کہ جسوقت جسکو بیکس وبی یار ومددگار پاؤ مدد کرو (کوئی تخصیص مجرم وغیر مرتکب جرم کے نہین) اس قوم مین سب سے زیادہ یہ خرابی ہے کہ آپس مین خود جلتے اور کٹتے ہین (خاصکر فروعی مسائل مین ایک دوسرے کا دشمن جان ہی) یہ نہین خیال کرتے کہ اسی نامعقول تعصب کیوجہ سے نکبت اور ادبار نصیب ہوا اور اسی ہٹ دہرمی اور بیجا کوشی سے ذلت حاصل ہوئی۔ ہمیشہ صلحاء قوم نے یہی نصیحت فرمائی ہے کہ آپس مین میل جُول کرو کسی کے مزاحم ومانع نہو جو شخص اعانت چاہے تابمقدور دریغ نکرو یہ وہ اعانت نہین کہ اگر کسی نے کسیکو مار ڈالا اور اوسکے وارث درپے انتقام ہوئے تو اونکے لئے تمام قوم چڑہ جاے اور مقتول کے وارثون کو صدمہ پر صدمہ اور رنج پر رنج پہونچاے۔ بہلا یہ کوئی انسانیت ہے کہ ایک آبادی مین چند قومین آباد ہون اور اونمین میل نہو یہ کس مذہبی کتاب کا ارشاد ہے کہ اونکے درپے خواری ہوجاؤ اونکو تنگ کرو (عام اس سے کہ وہ قلیل جماعۃ ہو یا کثیر) یا کہ یہانتک صرف تعصب ہو کہ کشت وخون دلوٹ اور کھسوٹ کی نوبت آجاے۔

التقاط عزیزالوصایا

نصایح مستخرج از عزیز الوصایا*

۱/۲ اوسکو انسان نسمجھنا چاہیئے جسنے یہ خیال نہ کیا کہ پھلے مین کیا تھا اور اب کیا ہون اور آیندہ کیا ہو جاؤنگا۔ ذرا سمجھنے کی بات ہے کہ ایک قطرہ خون یا ہڈیو لکاڈھانچا یا مٹی کا تودہ انا ولاغیری کا دعوی کرے۔ بہلا یہ دعوی ثابت ہوسکتا ہے (ہرگز نہین) محض بیعقلی اور نادانی کی بات ہے۔

۱/۴ کیا ایسے بیوقوف کو کوئی شخص انسان کہہ سکتا ہے جسنے خدا کی دی ہوئی نعمت پر لات مارے اور اپنی حواس خمسہ سے کام نہ لیا اور سب کو احمق سمجھکر وہ انداز اختیار کیا جسپر ذلیل در ذیل نے بھی انگشت نمائی کی (میرا پندار یہ ہے) وہ انسان کبھی نہین کہا جا سکتا (یہ خیال بہت صحیح ہے)

۱/۴ اے حمید سعید آدمی وہی ہے کہ منشاء پیدائش کو پہچانے اور اپنے فرایض کو خلوص قلب سے پورا کرے خالق نے (آدمی را بہر طاعۃ آفرید) (نے برائے گفتن و دید و شنید) اور انسان (زندگی از بہر خورد و خفت ہست) کا عامل ہے مالک کو یہ فعل پسند آسکتا ہے (ہرگز نہین) دنیاوی آقا ذرا ذراسی باتو نپر بہت بہت جہڑکتا اور زجر و توبیخ کرتا کیا انسان سے باز پرس نہوگا (ضرور ہوگا)

۲/۴ اے حمید (خدا تیری عمر دراز کرے) ذرا خیال کرنا چاہیئے کچھہ زیادہ

---

* عزیز الوصایا مولف کی ایک کتاب عربی زبان مین ہے جس مین صدہا نصیحتین اور وصایا مولف نے اپنے فرزندان دلبند وصاحبان رحمند کے لیے لکھی ہین اوسی سے یہ التقاط کیا گیا کہ نفع عام کو ہو بجز عربی بجز علماء کے کون جانتا ہے ۱۲ سید محمد

غور کا مقام نہین ہے اگر کوتوال سے کوئی کہے کہ بادشاہ خبر ضعیف اور وجود معدوم ہے تیرے حکم مین ہزارہا آدمی ہین تو ایک دم مین اوسکی سلطنت درہم وبرہم کرسکتا اور قید مین بھیجدینا ادنی کام ہے بھلا یہ گفتگو بادشاہ صاحب سیف وقلم کو پسند آسکتی ہے کیا وہ دارگیر نہ کرے گا (ضرور کرے گا اور بادشاہ پر کیا حصر ہے کوئی بھی پسند نہین کرسکتا) پھر ذرا سوچنا چاہیئے کہ خالق احد شرک کو اچھا جانے گا جبکہ لاتشرک باللہ فرماچکا (نہایت برا سمجھے گا)

۲ کیا کوئی آدمی ایسا بھی ہی جو اپنی گناہون اور جرمونپر اصرار کرتا اور اونکو وجہ کشایش رزق اور وسعت معاش اور رفع عزت وجاہ خیال کرتا (بہت ایسے آدمی ہین) بیشک جرایم ومعاصی پر اصرار اور اونکو باعث ازدیاد روزی واقبالمندی کا خیال کرنا خدا کی نافرمانی ہے کبھی کوئی اپنے مالک کی انحراف وغیر انقیاد سے کامیاب ہوا ہے۔ (ہرگز نہین) یہ محض حماقت ہے۔

۳ یہ تو فرمایئے کہ کثرت سیئات نے کسکو فائدہ بخشا ہی اور اصرار جرایم سے کیسے کامیاب ہوئے بدکاریان اور بخل او بیحیائی او سینہ زوری مورث جملہ زیان کاریون کی ہین اور اس سے بجز دنیا ودین کے ضرر کے کچھہ فائدہ مترتب نہین ہوا اور نہوگا بجز خذلان اور پشیمانی کے اس سے کیا حاصل ہوا (کچھہ نہین) اگر ہوا ہو ذرا مجھے بتلا دیجئے مین شکر گذار ہونگا (سنو) وللہ در من قال

ابر ناید از پئے منع زکات　　وز زنا آید وبا اندر جہات

۴ اے حکیم (اسعدک اللہ تعالی فی الدارین) تم نے تمام تنزیل ربانی بغور دیکھی ہوگی جسکا منشا یہی ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے انبیا اور ہادیان

حقیقی بھیجے گئے پہر کیا وجہ ہے کہ اونکے ذریعہ سے جو احکام تم کو ملے اوسپر عمل کرو (ضرور کرنا چاہیئے) خود خدا نے اپنے کلام پاک مین عامہ ناس سے ارشاد فرمایا ہے کہ ما اتیکم الرسول فخذوہ اور جب کوئی تنازع پیش آئے تو نبی کریم کیجانب رجوع ہو لہذا مجھے یہ کھنا بیجا نہوگا ؎

بورع و تقی کوش و صدق و صفا ولیکن میفزا ے بر مصطفےٰ

غضب یہ ہے کہ اوسپر عمل نہین ہاتھا پائی کے لئے آستین چڑہی ہوئی ہے اور (ہر کہ آمد بر آن مزید کرد) طریقہ مرضیہ قرار پا گیا حالانکہ من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد ہی اگر سچی بات زبان سے نکالی جاے تو یار لوگ تیار ہین (رواہ البخاری) کہ چمٹا اور زبان کا مصافحہ کرا دیا جاے۔

۴۳ اے میرے حیوٰۃ مستعار کے سرمایہ - خوب جانو کہ جو کام نرمی و لینت سے نکلتا وہ سختی سے ہرگز نہین ہوتا بلکہ بگڑ جاتا ہے نہایت رافت قلبی اور سچی محبت سے جو بات کہوگے وہ زیادہ اثر پذیر ہوگی ؎

مباش در پئے آزار و ہر چہ خواہی کن کہ در طریقت ما جز ازین گناہے نیست

۴۴ اے میرے زیرک لڑکے استقلال عجب چیز ہے کبھی متلون حالت رہنا نہ چاہیئے اسمین بڑی بڑی تکلیفین آغاز مین ہین مگر اوسکے نتایج بہت اچھے ہین جبکہ عمدہ امور اور خیر کے معاملات مین ہو اور وہ استقلال طبع دم واپسین تک قائم رکھنا والا اور مزاج کا کام ہے ریا و نمایش سے کبھی مستقل مزاج کا جی خوش نہین ہوتا تم خوب جانتے ہو کہ میرے مخالفین نے کیسے شدائد مجھہ پر

+ بطور لطف طبیعت کے یہ اصطلاح تحریر ہوئی ہے ۱۲ سید محمد عفا عنہ

گئے اور تشنہ خون رہے (خدا معلوم اب کیا اونکا منشا ہے) مگر اعلان کلمۃ الحق
مین مین نے جو انداز شروع سے اختیار کیا وہ اب تک ہے (یا اللہ قائم رکھہ)
میرے معاندین نے مجھے کیسی کیسی مضرت پہونچائی اور منافع ظاہری کو میرے
نقصان پہونچایا اور پہونچاتے ہین مگر مین نے اپنے سکون و ثبات سے ہمیشہ کام
لیا بے شک تم یا تمہارے بھائی یا اولاد تمہاری میرے قلیل اثاثہ پر نظر ڈالوگے
تو مجھے اچھے کلمات سے یاد نکروگے اور زبان پر بھی آئے گا کہ ہمارے لئے
ہمارا باپ یا ہمارا مورث ایسا بھی نکر گیا کہ جو باطمینان خاطر ہم لوگ بیٹھکر کہاتے
اور شان امارت سے بسر کرتے جیسا کہ ہمارے معاصر بسر کر رہے ہین جنکی
مورث سرمایہ کثیر چھوڑ گئے مگر تھوڑے غور سے یہ عقدہ حل ہو سکتا ہے کہ مال
ناجائز و غیر طیب کسی کا ساتھہ نہین دیتا اور وجہ طیب و حلال ایک حال مین رہتا ہے
اور یہ وجہ حسنہ بلا استقلال کے حاصل نہین ہو سکتی (دیکھو) بہت شخص ایسے
گذرے کہ پہلے احتیاط کی مگر استقلال نے ساتھہ ندیا پہر جو کچہ کیا کیا کہون
اونکا خزانہ وبال جان ہو گیا (سنو) بہت ایسے مجھہ پر وار ہوے کہ مین
اپنے عقاید حقہ چھوڑ کر پابند ملوثات نکروہ کا ہو جاتا پہر اب ذرا غور سے دیکھو
کہ وہ وار کرنے والے کیا ہوے اونکی شان اونکی آن و بان کیا ہوی سب خاک
مین ملگئے اور ہم بھی اونکے پاس پہونچینگے۔

$\frac{۳}{۵}$ حق بات پر جما رہنا اور اوسکا اعلان کوئی امر مذموم نہین ہی ہان جو کرے
پہر اوسکے خلاف نہو۔

$\frac{۴}{۵}$ اے حفیظ (حماک اللہ عن شر النوائب) تم نے میرے ابتدائی حالات

[margin note, handwritten: $\frac{۲}{۴}$]

[margin note, handwritten: ...حسین عرف عبد الحفیظ ... سلیم ...]

سنے ہونگے اور مجھہ پر کیا حصر ہے سب ہی بندگان خدا کے مدت عمر ایک کیفیت نہین رکھتی ماتا کہ گھر مین سونے چاندی کی کان ہو گئہ گیا جبکہ استفادہ اوس سے خدا نے روزی نفرمایا۔

اور جب خدا ہی حق استفادہ بخشتا ہے تو اہل ہمت ظاہر ہوتے اور فائدہ پہونچاتے ذرا دیکھو اور غور کرو کہ خدا نے ازل سے مقرر فرما دیا تہا کہ عزیز اور جناب غفران مآب خزانہ خیر و مایہ حسنات ذی مروت و با اخلاق قاضی محمد بدرالدین برد اللہ مضجعہ واعلی اللہ مقامہ میرے نانا مخدوم شفیق کا ذخیرہ دولت۔ میری مادر مرحومہ کی جوانہ مرگی اور اونکا صدمہ دلی میرا سن طفلی اور اونکی رافت قلبی میرا زمانہ تجہیز ی اور اونکی خبرگیری میرا وقت ناچاری اور اونکی یاوری۔ میری درماندگی اور اونکی غمخواری۔

خدا نے جسقدر جس سے حق استفادہ مجھے بخشا وہ مجھے پہونچا اور جس سے حرمان دیا وہ نکلا (اسمین باریک نکتہ یہ ہے) شروع ہوش سے مجھے یقین دلایا گیا اور تجربہ بھی ہوا کہ خدا کے بھروسہ اور فضل پر ہر بیکس و مجبور کے تعلقات وابستہ ہین اور وہی اوسکے مطالب و مقاصد پوری کرتا ہے تم ہرگز اوسکا بھروسہ نکرو کہ جو میرے پاس ہے یا آیندہ ملے وہ تمکو یا تمہارے بھائیون کو ملے گا (وہ ہرگز نہ ملیگا) ہان جسقدر کہ خدا نے لکھا ہے وہ ضرور پہونچے گا پس تم مجھسے آیندہ دل خراب نکرنا (دیکھو مین نے کیسے استغنا مین بسر کیا) اپنے زور بازو اور وہاب حقیقی کے افضال پر بھروسہ رکھنا تم کو فراغ دنیا زاید از گمان دیگا اور مقاصد اخروی پر پوری کامیابی ہوگی (انشاء اللہ تعالیٰ)

اے پیارے لڑکے کیا تم نہین جانتے کہ عیب گوئی اور غمازی سخت مذموم ہے اور مجھ پر شدت رہی کہ ناکردہ و ناگفتہ باتین محض خوشی اکابر کے لئے کہون اور مین نے یہ فعل نہ کیا اگرچہ مضرت الیسی اوٹھائی کہ جسکا اثر تم درکنار تمہاری اولاد تک پہونچے گا مگر مین نے اپنے نانا مشفق کی نصیحت پر عمل کیا وہ فرمایا کرتے تھے کہ ساعی و نمام روسیاہ ابدی ہے جسکا دین و دنیا خراب ہے دنیا والے اوسکو گالیان دیتے اور عقبیٰ مین بھی عذاب و عتاب ہوگا۔

واللہ در من قال عیب گران پوش قبائی بازین نیست ÷ آئینہ خود باش صفائی بازین نیست

اے نور دیدہ کسی سامان ظاہری پر مغرور ہونا اور یہ سمجھنا کہ لازوال چیز پر قبضہ ہے نہایت ہی حماقت ہے کیا تم نے **کلمہ منظور** کے آخر نظم کو نہین دیکھا جسکا مقصود یہ ہے کہ بڑے بڑے قیصر اور جلیل القدر سلاطین کس شان و شکوہ کے پیدا ہوے اور پھر کیا ہو گئے اللہ بس باقی ہوس زیر زمین ادنی ذلیل نوکر اولگا گیا اور اوسی جگہہ وہ بھی گئے کوئی خاص مقام اونکے لئے تجویز نہوا آخر وہی زمین اور پھر ساڑھے چار گز ہان عقبیٰ مین جو ہوا اوسکو خدا ہی جانتا ہے نہایت نادانی ہے کہ تم اپنی دولت و تمکنت ظاہری پر تکبر کرو مانا کہ تم خزینہ و گنجینہ کے مالک۔ دوسرے کو اس سے کیا حاصل۔ اسکا لطف یہی ہے کہ عام کو فیض دو۔ اہل حاجت کو محروم نکرو۔

اے جان جان۔ یہ کوئی دانائی نہین کہ تمہارے بزرگون کا جو دشمن کسی زمانے مین رہا ہو اوسکو ویسا ہی اپنا بدخواہ جانو بالفرض اگر کسی میرے عزیز و قریب نے مجھ پر ظلم و جبر کیا اور مین ساکت رہا اعام اس سے کہ مین

انتقام نہ لے سکتا تہا یا میری ہمت یا میرے تحمل وصبر نے اجازت انتقام لینے کی ندی) اب موقع پاکر کیا اوسکو اذیت دوگے (ہرگز نہین) تم خوب جانتے ہو کہ میرے عزیز و ہم نوالہ و ہم پیالہ (یا اونہون نے جنکی مددمین نے کی تہی) کیسے برتاؤ مجہسے کیئے مگر مین نے ہمیشہ ع اگر مردی احسن الی من اسا - پر عمل کیا مانا کہ تم بہی اونکے ستائے ہوئے ہو اور ظلم تمپر ہوا اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ نیکی چہوڑدو (ہرگز نہین ،

۵ یہہ کوئی عقلمندی کی بات ہے کہ جو تم سے کوئی کچہ کہے اوسپر بلا تحقیق وتفتیش کے یقین کرکے عمل کیا کرو (ہرگز نہین) اوسکو سنلو کیونکہ عدم توجہ اور راوی کی روایت نہ سننے سے کج خلق مشہور ہوجاؤگے کہ جو آدمی کیلیے مضرت انگیز امر ہے اور عمل کرنا بہی مناسب نہین ہے کیونکہ تمہاری بہی شکایت کسی سے کوئی کرے اور وہ عوض لینے کو آمادہ ہوجاے اوسکا وہی نتیجہ ہوگا کہ جو تم غیر کے لئے تجویز کرتے ۔

۶ کیا تم یہ آسان جانتے کہ جو دل مین آیا کہدیا پس وپیش کا حیال نہ کیا کیا اگر کسی کریم النفس کی شان مین آپنے کوئی خفیف کلمہ کہا فرض کیا کہ وہ درپے انتقام ہوا اگر یہ کیا اچہی بات ہے کہ اوسنے دل بہاری کیا ۔

۷ یہ کیا باعث تحسین وآفرین ہے کہ آپ کسیکو پیٹہہ پیچہے برا کہین اور موقع ملنے کی حالت مین درپے آزار واذیت ہوجائین (یہ ہرگز مناسب نہین) بلوبلند

۸ کسی مہذب نے کبہی یہ شیوہ پسند نہ کیا اور نہ کریگا کہ سامنے دوستانہ طرز ہو اور غیبت مین اوسکی برائی اور اوسکے عیب کا اظہار ہو کوئی کسیکو مجبور نہین کرسکتا کہ دیانت

کیوجہ سے سامنے کچہ نہ کہسکے مانا کہ زبردست و جابر کا دباؤ مانع اظہار حق ہوجاتا
اوسکو استثنا رہے کیونکہ مین پہلے ہی دوستانہ طرز کے الفاظ کہہ چکا لہذا دوستون سے
متعلق یہ امر ہے نہ ظالم و جابر سے۔

۴ یہ بتایئے کہ کبہی کسی صالح وسعید کو آپ نے دیکھا یا اوسکی تالیف پر عبور
ہوا جسنے مکارہ اور قبایح و ذمایم کو اچھا کہا خواہ کسیکو فاعل دیکھکر منع نہ کیا اور بالفرض
منع پر قابو نپایا تو خود کرنے لگا (ہرگز نہین) پہر کیا سبب ہے کہ تم مداہنت یا
اغماض کرا دیہ آنکہہ بچا جانا قوم کو آیندہ مضرت دیگا اور تم کو بہی کچہ نفع حاصل نہوگا

۵ اے میرے پسر رشید (ارشدک اللہ تعالی) تم غور سے سنو کہ آزار وظلم نہایت
برا ہے رشادت کا مقتضی یہ ہے کہ اس لفظ کو کان سے بہی نہ سنو عمل کا ذکر ہی نہین
مظلوم کا درجہ اعلی اور ظالم کا مرتبہ ذلیل ہے مظلوم کی ہمدردی و فریادرسی کے
لئے ادنی شخص بہی تیار ہوجاتا اور ظالم کو کوئی بگڑے وقت پر سلام بہی نہین کرتا مظلوم
کو کبہی ایسا موقع ندینا چاہئے کہ وہ کہے ؎

ما آبگینہ ایم شویم از شکست تیز　　آزار یابد آنکہ بود در شکست ما

کیونکہ ؎ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید
آہ مظلوم کا تیر جان گزا و فلک گذار ہے اوسکی آہ کرنے کی دیر ہے مگر اجابت مین
توقف نہین ہوتا مظلوم کا یہ زعم ہوتا کہ ہماری آہ سے فلک بہی پہٹ جایگا اجابت
کوئی چیز ہی نہین ہے وہ خبردار کرتا ہے کہ آسمان کے نیچے سے ہٹجاؤ ورنہ آسمان کے
گرنے سے دب جاؤگے کیا خوب کسی نے کہا ؎

بتائے دیتے ہین حق کو گواہ کرتے ہین　　ہٹو فلک کے تلے سے ہم آہ کرتے ہین

۵/۲ مجھ پر کچھ حصر نہین کسی نے بھی یہ امر پسند نہین کیا کہ سادہ چال سے شان وشکوہ
مین فرق آجاتا شان وشکوہ اسباب ظاہری ہین کہ جو ارباب دول اور ظاہر بین اشخاص
کو پسند ہوتے جسکو علما ر اخلاق نے مہلکات کے بیان مین تعبیر غرور وخود پسندی
سے فرمایا ہے اور سادہ روش کا مفہوم وتعبیر اخلاق سے ہے کیا بدخلقی سے آسایش
کیسکو ملسکتی اور خلق سے کسی متنفس کو رنج پہونچتا (ہرگز نہین بلکہ آرام ملتا)

۵/۳ رشادت کو تمہارے نام سے زیادہ نسبت ہی لہذا یہ مجھے ضرور کہنا پڑا اگر رشید زمانہ ہوا
چاہتے تو راہ راست پر چلو کیسکو دکھہ ندو بقدر امکان حاجت روائی کرو۔

۶/۱ اے میرے غفار سلمہ اللہ تعالیٰ - خدا نے تمکو اہل پیدا کیا اور اہلیت سے
ہمیشہ بسر کروگے (انشاءاللہ) کیا تم کو یہ پسند ہے کہ جو خدا نے تمکو دیا اوس سے فیض
کیسکو ندو اگر ایسی سمجھ ہے اور اسکو صحیح باور کرتے اور عمل بھی کرتے اور یقین اسدرجہ
تمہارا بڑھ گیا کہ وقت ضائع ہوگا اگر کسی سے مکالمت کیجاے میرے نزدیک یہ پندار
غیر صحیح ہے (بہت درست کہا گیا) کیا تم شیوا زبان ہمیشہ سے تھے کہ جسکا اثر اور دنکو
پہونچانا اپنا کسر شان جانتے فی الواقع خدا کی موہبت ہے کہ تمکو شروع سن نمو سے
عمدہ عمدہ مشاغل رہے (اور رہینگے) تمکو خدا نے شستگی الفاظ اور چستی بیان اور
غیر زبان پر قدرت دی اور پھر کیسی قدرت کہ اہل زبان بھی گرفت نکر سکے - پھر اس سے
کیا تم ہی تک یہ کمال محدود رہے گا اپنے قومی بھائیون کے لئے اسکا ذخیرہ ضرور
جمع کرکے اونکو فائدہ دینا چاہئے۔

۶/۲ قادر السنہ ہونا نہایت محمود و پسندیدہ امر ہے نہ یہ کہ اپنا مقابل کسیکو نہ سمجھو سبکو
نافہم کہو ہر فرد مین کوئی نہ کوئی ضرور یکتا اور بے ہمتا ہونا لازم ہے کہ ۵

آقا سید رضا المشہور
بعبدالغفار المتخلص بمولف

خاکساران جہان را بحقارت منگر — تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

۳ بفضلہ تم نے آنکھ کھولی تو اہل زبان فارس کے کنار عاطفت مین - اور تربیت بھی اوسی مشفق کے آغوش شفقت مین پائی - اس سے کیا ہوتا کسب علوم کرو اور جس طرح سے تم نے تربیت پائی ویسا ہی اورونکو مہذب و مرتب کرو -

۴ دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے اسکا قیام دایمی نہین اسکا قیام مسافرانہ ہی دیکھو مسافر چند لمحہ کے قیام مین فرودگاہ صاف کرتا خس و خاشاک علحدہ کرتا کیا وجہ ہے کہ تلوث مذموم کے خس و خاشاک کو دور نکرو (ضرور کرو)

۵ تقویٰ عمدہ شے ہے جسنے جو عظمت پائی اسی سے پائی اور کیون نہ پاے جبکہ اکرمکم عند اللہ اتقیکم وارد ہی -

۶ تمام سیئات کا سردار یا کہ مخزن شرور اور معدن فجور عدم پابندی مذہب حقہ ہے اور اسی پابندی کا نام اخلاق محمودہ ہے اور روحانی تعلیم بھی اسیکو کھتے ہین اور یہ بغیر تقویٰ کے حاصل نہین ہوسکتا (حاصل کرو)

۷ کیا تمہارے نزدیک کوئی ایسا بھی ہے جسنے اپنی زندگی وقف فجور کردی ہو اور اوسکو اخیار امت مین قوم نے شمار کیا ہو (کبھی ایسا نہین ہوا)

۸ کیا کسی کے نزدیک وہ برگزیدہ امت ہے جس نے مذہب (اخلاق محمودہ) کو خراب سمجھا اور اوسپر کسی نے اعتراض نہین کیا اور اوسکی گفتار و کردار کو تنزیل ربانی تصور کیا (کبھی ایسا نہین ہوا اور نہو سکتا ہے اور نہوگا)

۹ اے فرزند دلبند سلام (سلمہ اللہ) تمکو اسپر لحاظ رکھنا چاہیئے کہ علم درجہ اعلیٰ پر پہونچاتا اور جہل اوسکے خلاف کا رتبہ - بیعلمی سے ہمیشہ وہ نتیجے پیدا ہوتے

سید جواد عرف عبد السلام
پسر کوچک مولف

کہ جنکا دفع نہایت مشکل ہوتا - اگر علم نہین ہے اور اوسکے اکتساب کیجانب توجہ نہوئی یا اوسکو محض ہیچ وپوچ خیال کیا اسکا سب سے بڑہکر خمیازہ یہی ہے کہ خداکو بھی نہ پہچانا اس لحاظ سے کہ بعلم نتوان خدارا شناخت -

۲/۴ جاہل کی ہمنشینی ومجالست ہمیشہ عالی خیالات کو پراگندہ کرتی حوصلہ پست ہوتا کبھی اصلاح مزاج نہین ہوسکتا بلکہ تمام ادبار اور نکبت کے سامان پیدا ہوجاتے اسی لیئے فرمایا ہے ؎

زجاہل گریزندہ چون تیر باش | نیامیختہ چون شکر شیر باش

تم کو خدا جب سن رشد پر پہونچائے (اور ضرور پہونچائے گا) اوسوقت خود مینانہ کرلوگے اور یہ بھی جان لوگے کہ پدر ناصح نے کن کن جگرسوزیون اور غمخواریون یا دلی شفقتون سے ان نصایح کیجانب مایل تمکو کیا تہا -

۳/۴ اے میرے اخلاف رشید اور اے میری اولاد سعید اور اے میرے احباب عزیز اور اقربار ارجمند میری اس سمع خراشی اور جانکاہیون کا یہ نتیجہ ہے کہ انسانی فرایض درستی عادات اور اکتساب سعادات ہین اور اسکا انجام والنصرام اتباع مذہب سے ہوتا ہے اس اتباع سے وہ سختی مراد نہین ہے کہ دشمنان عقل اپنے طرز معاشرت مین تعصب کرتے اور تمام زمانے کے لوگونکی دل شکنی فرماکے اپنی عافیت مین فرق ڈالتے جسکا آخر نتیجہ یہ ہوتا کہ حسن عاقبت درکنار روسیاہی نصیب ہوتی اور اپنی سختی مزاج اور بیہودگی کا ثمرہ پاتے ہین -

۴/۴ کیا پابندی مذہب اسکا نام ہے کہ عامہ ناس سے نفرت کیجاے یا کہ طریقہ دعوت اسلام مین ایسے دلدوز کلمے زبان پر لائے جائین جس سے تلقین وتعلیم

درکنار نوبت آبروریزی وبیحرمتی کی ہوپہنچے بھلا بتلاؤ توذرا کس ہادی امت و مصلح قوم نے اسطور سے دعوت و منادی اسلام فرمائی بلکہ انبیا، وصلحار امم پر بڑے بڑے جور وظلم ہوئے اونہون نے اُف نہ کیا اسطرح کی دعوت اوسوقت اثر وفائدہ دیتی جبکہ تنزیل ربانی اورارشادنبی کے مطابق عمل کیا جاے رائے وقیاس کو دخل نہ دے جسقدر خرابی اور بربادی دین مین واقع ہوے محض عدم اتباع تنزیل الہی اورحکم نبی کیوجہ سے ہوئی اور ہوتی اور ہوگی کیا ایسی دل آزاری و خودرائی کواتباع کھینگے یاکہ تلقین وتعلیم کہا جائے گا (ہرگز نہین ہیہ اتباع نہین بلکہ خودپسندی ہے)

۳ میرا مقصود اس سے یہ ہی کہ جو انسان فعل کرے خالصًا لوجہ اللہ محض احراز سعادت وادخار ثواب اورافادہ وترفیہ عام کے لئے ہو نمائش کا دخل نہو اگر ایسا ہی اوراسپر عمل کیا میرے نزدیک وسکے اہل اخلاق ہونے مین شک نہین

۴ اے فرزند ولبند بھلائیون اورنیکیون کے خزاین پراگر تجکو قبضہ کرنا منظور ہے تو دیانت اختیار کر کیونکہ وہ کنجی ہے تمام دولت کی مکانون کی اور ظاہر ہے کہ بے کنجی کے قُفل نہین کھلسکتا۔

۵ اے پسر ارجمند دیانت پر انسان پورا دسترس نہین کرسکتا جب تک تقوی پر عبور نہو کیونکہ تقوی کو راس الحسنات حضرت صلعم نے فرمایا ہے۔

۶ اے لخت جگر تم جانتے ہو کہ دیانت تمام تکلیفون اور زحمتون کا دریا ہے بے شک ایسا قیاس ابتداءً ہر ایک کا ہوتا ہے مگر تہوڑے غور سے یہ عقدہ حل ہوسکتا کہ انسان جب تک شناور ہی و تیراکی کی مشق نہ کرلے گا دریاے زخار

سے موتی نایاب (یا دُرِ شاہوار) نہین پا سکتا شناوری کے لئے اصل اصول سانس کا روکنا اور جسم کا سنبھالنا ہو اسی طرح اختیار دیانت مین نفس پر قادر ہونا ہے اے نور دیدہ - کوئی انسان غیور یہ امر پسند کر سکتا کہ کسی کے سامنے اسکی آنکھہ نیچی ہو جاے (ہرگز نہین) پھر کیسے ہو سکتا کہ کچھہ وجہ ناجائز سے حاصل کرے اور تمام عمر اوسکا دُنبا پڑے (ہرگز نہین) کیا تم کہہ سکتے ہو کہ کوئی شخص بے امید نفع و دفع ضرر کے کچھہ دیتا ہے (ہرگز نہین) تمام دنیا کے کامون مین اگر کوئی ایک پیسہ خرچ کرتا تو اوسکے عوض ہزار روپیہ کا کام نکالنا چاہتا اور دوسرے کے ایمان کو تلف کراتا پھر بتلاؤ کہ کوئی عاقل اپنے ایمان کا تلف ہونا چاہے گا (ہرگز نہین)

ہے اے میری زندگی کے نتیجے - کیا تم پسند کر سکتے ہو کہ ناجائز وجوہ سے تمہارے لئے ذخیرہ جمع کیا جاے اور غیر طیب مال سے نشو و نما دیا جاے اور تمکو تومندی ہو اور پھر خداے واحد کے سامنے تم کو یا جمع کرنے والے کو سرخروئی ہو اس سے سرخروئی نہین ہو سکتی (بلکہ ابدی روسیاہی) -

اے میرے عزیز از جان کیا تمہاری سمجھہ مین ایسا ہی کہ جمع کرنیوالے وجوہ ناجائز کے لئے روسیاہی ہے نہ صرف کرنے والون کے لئے اگر ایسا خیال ہے تو مخالف عقل ہے (دیکھو بخاری شریف) اصل مجرم اور مددگار جرم کی حیثیت ایک ہی ہے -

اے میرے یادگار کبھی انسان کو سرداری اور ریاست کا درجہ نہین ملسکتا جب تک کہ حلم اور بردباری نہو اور حلم انسان مین نہین آسکتا جب تک مسائل اخلاق

پر عبور نہ ہو -

اے طالب ترقی آبرو - تجھے اپنی عزت و آبرو بڑہانا منظور ہے تو تو دین کی پابندی اختیار کر اور بے اتباع اوسکے عظمت نہین پا سکتا اور ہر وقت ہر ایک کی مدارج و مراتب کا خیال و موازنہ کرتا رہ نہ ایسے الفاظ زبان پر آئین ہرگز نا ئین جو دوسرے کو مکروہ معلوم ہون اور بالفرض اونکا کھنا منظور ہی ہے تو اوسکا صدر اپنے جانب کرکے کہو اور ایسا پیرایہ مکالمت ہو جس سے تمھارا طرز سخن شیرین ہو جائے اور آخر مین قبولیت عام کا درجہ پائے ورنہ سخت الفاظ کا کھنا ہمیشہ رنجش بڑہاتا اور آبرو جاتی ہے -

۹/۴ اے میرے پیارے - زیرکی و دانائی یہ ہے کہ کسی کی سعایت و غمازی سے کبھی برہمی مزاج نکرے کیونکہ چغلخور کا مقصد محض اپنی درخور اور افزونی رسوخ ہے نہ تمھاری ترقی چاہتا اور نہ تمکو وہ با آبرو دیکھنا پسند کرتا ہی جب تم سے اوسکی غرض نکلجاے گی بیگمان تم سے علیحدہ ہو جاے گا -

۹/۴ اے بھائی کبھی اپنے ماتحت پر بیجا غصہ نکرنا کیونکہ انسان وہ بھی ہے اگر بشریت سے خفیف جرم ہو گیا تو معافی دو ورنہ تم سے جو بالا ہے وہ تمکو بھی تھوڑے ہی جرمیہ مین پکڑلیگا اوسوقت تمام غیظ و غضب بھول جاؤگے -

۹/۴ اے بہائی - ذراسی خطا مین کسی سے ایسی سختی نکرو جسکا جواب تمکو بری طرحسے ملے -

۹/۵ اے بہائی عمدہ زندگی و فیاض حیات یہ ہے کہ کسیکی ضرررسانی مین شرکت نکرو اور نہ کسیکی مضرت سے خوشی ظاہر کرو بلکہ ہر شخص کی جائز مدد کرو کیا تم کو یہ پسند

ہے کہ تمہارے ہمسایہ کا گھر لٹ گیا وہ پریشان ہو رہا ہے اور تم اوسکی خبر نہ لو کیا
تمکو اچھا معلوم ہوگا کہ کسیکا بیٹا جوان یکایک مرگیا اوسکے وارث قرابت مند
گریان و نالان اور اپنے شامت کی شاکی ہین تو تم بجاے تعزیت یا الفاظ تسلیہ
کے کہوگے کہ اوسکا مرنا خوب ہوا وہ ناشدنی تہا وہ مسرف تہا وہ کبہی ہمکو سلام نکرتا تہا
بڑا متکبر طرز اور مغرورانہ انداز اوسکا تھا کیا ان الفاظ مکروہ سے اوسکے اقربا کا دل اندکیگا
(بیشک رنج پہونچے گا) کیا تمکو وہ لوگ اس نمک پاشی بر جراحت کا نتیجہ نہ دینگے
(ضرور دین گے)

۹/۹ اے میرے پیارے - یہ طریقہ حمیت و انسانیت نہین ہے کہ کسیکو غریب
و مفلس پاؤ اور وہ تمکو بیخبر سلام کرے یا پانون مین لپٹ جاے تو تم اسکے عوض چار
ٹہوکرین رسید کرو (ہرگز نہین چاہئیے) بلکہ حاجت براری کی فکر کرنا چاہئیے -

۱/۱۰ اے پیارے بہائی - کیا یہ صداقت ہے کہ کوئی تم سے اپنے مقاصد کے
انجام کے لئے مدد چاہے اور سفارش بہی کرائے تم اوسکو پورا پورا بہروسہ و سہارا بہی
دو اور پہر تم اوسکی تعمیل در کنار ذرا دیر بعد توجہ بھی نکرو جس سے اوسکو ضرر پہونچ جاے
اور پہر دوستون سے کہو کہ کیسا بچہ کو خشک ٹالا کیسا دہوکہا دیا یہ امر ایسا بُرا ہے کہ
تم اپنے عزیز و قریب و احباب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاؤ گے اور تم کو مکار
غدار کہینگے جس سے تمہاری ذات کو زیادہ مضرت پہونچنے کا گمان ہے -

۲/۱۱ اے میری اولاد سعید - کیا تم کو یہ امر پسند ہے کہ تم جو چیز نایاب پیدا کر دو اوسکو
تمہارے پس ماندے ضائع کرین (ہرگز نہین) پہر بتلاؤ کہ مین نے جو ذخیرہ کتب دینی
و اسفار و نیاوی جمع کیا ہے اور جسکے جمع کرنے مین مجھے بڑی محنت کرنا پڑی اور زیادہ

خرچ کیا اور اپنے روزانہ مصارف مین کفایت کرکے اس صرف کثیر کو ٹہایا کہ تمہارے کام
آیگا کیا اوس سے قومی بہائیونکو فیض دو گے تو کیا اوسکو کیڑے کہالین یا بیہودگی سے
ضائع ہو جاے تو تمہارے دلکو صدمہ نہ پہونچیگا (ضرور پہونچے گا) اور وہ ایسا صدمہ
ہوگا جسکا عوض نہین ہوسکتا - پس تم اوسکی نگہداشت کرو تمکو اتباع بالسنہ و
عمل بالحدیث کی تعلیم آغاز شعور سے دی گئی ہے اور جسپر بفضلہ تم قائم و ثابت قدم
ہوگیا اوسکو مغربی تعلیم کے ادنی ملازمت سے اوسکو چہوڑ دوگے کیا تمکو اس امر عظیم
کے اختیار کرنے مین جو شدت پیش آئی اور اوسکو نچہوڑا اب اوسکو بہو بجاؤ گے (ہرگز نہین
اگر آپ بہولین تو بیعقلی و خلاف رشادت ہے)

۱۲ اے اخلاف رشید - اعداء دین کے اقوال پر (جو متعلق دین ہون) ہرگز اعتبار
نکرو اور نہ اونکی چاپلوسی سے مداہنت و چشم پوشی کرنا کسی عاقل کو زیبا ہے اس لحاظ سے
کہ بد طبیعت کا انسان ہمیشہ اپنے مثل ہونا ہر ایک کا چاہتا ہے اور وہ برا ہے -

۱۳ اے بہائی دنیا کی جاہ و حشم کا اعتبار نہین ہے اسکی تکبر و غرور کے زور مین اپنے ہمجنسون
سے (عام اس سے کہ وہ کسی ملت و مذہب کے ہون) بگاڑنا اور آزار پہونچانا نہایت
کمینہ پن و بدذاتی ہے اور نہ ایسے شخص کو کبہی فارغ البالی و آسودگی رہی ہے اور نہ ہوگی -

۱۴ اے بہائی - کیا تمکو پسند ہے کہ کوئی تمکو یا تمہارے بزرگون کو گالیان دے (ہرگز
نہین) پس تمکو چاہئے کہ کسیکو برا نکہو تو وہ تمکو بہی برا کوئی نہ کہیگا - حضرت صلعم نے فرمایا ہے
کہ تم اپنے ماں باپ کو گالیان نہ دو لوگ متعجب ہوئے کہ کیا کوئی ایسا کرتا ہے ارشاد ہوا کہ تم اگر کسیکی
ماں باپ کو گالیان دوگے وہ تمہارے اکابر کو بہی گالی دیگا اگر تم ایسا نکرتے تو وہ اوسکا جواب نہ دیتے
بہرحال آغاز سب و شتم (دشنام) کا تم ہی سے ہوا (ملاحظہ کرو بخاری شریف)

اختتام جلسہ

اختتام سرگذشت

تقریر سیاح کا خاتمہ - حاضرین کا شکریہ سیاح کا وداع

سیاح - اپنی زندگی کا قصہ کہانتک کہون اور آپکو رام کہانی سناؤن مین نے
تمام عمر ہرزہ گردی و دریوزگی و بادیہ پیمائی مین ضائع کی جسکا نتیجہ بجز تاسف
وحسرت کے کچھ نہین ہے - **وللہ در من قال** صرفت العمر فی لہو و لعب
فآہا ثم آہا ثم آہا -

میرا تو یہ ہرگز منشا و مقصود نہ تہا کہ آپ جیسے اصحاب علم و فطنت کے
سمع خراشی اور تضیع اوقات کرون مگر مجھے دو امور نے مجبور کر دیا ۱- اپنی
سرگذشت بیان کرنے سے اور اپنے خاندانی حالات گذشتہ کو یاد کر کے
موجودہ کیفیت کو دیکھتا اور عبرت کر کے نفس مرید کو متنبہ کرتا اور خلایق
کو دکہلا دیتا کہ ایک اعلی خاندان علم و فن کا مین ننگ و عار ہون -
۲- اپنے مکرم میزبان کے حکم کو بجا لانا اور یہ امر سب سے فایق ہے
مگر مجھے یہ خیال ہے کہ وقت ضائع ہوا اور کلام موثر نہوا اور کسطرح ہو
جبکہ میرا مبلغ علم بہی کچھ ہو یہ پہلی کتابون کا خلاصہ اور اپنی سفر و سیاحت
کا تجربہ میری گویائی کا معین ہوا تو کچھ مین نے عرض کر دیا جناب میرا عمل تو
ع بر رسولان بلاغ و باشد و بس پر ہے - اگر قبول ہو زہے قسمت
اگر نا مطبوع ہو میری شامت - سامعین کا حرج ضرور ہوا اوسکی معافی

چاہتا ہون -

جماعت حاضرین سے آواز آئی - کیا فرمایا ہمارے لئے آپ کا ارشاد
دستور العمل یا مقرعۃ الغفلت ہے - ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہماری آبروے
قوم (میزبان) کے وسیلہ سے آپ جیسے طیب النفس کریم الطبع سلیم المزاج
کی زیارت نصیب ہوئی اور فیضان وعظ سے بہرہ اندوز و کامیاب ہوئے

میزبان - جناب سیاح صاحب و حضرات حاضرین مگر مین ہماری کیا بلکہ
ہماری قوم کی خوش طالعی تہی جو ایسا بلیغ و فصیح واعظ تجربہ کار ہمارے
یہان تشریف لایا اور اپنے قدم رنجگی سے آبرو بڑہائی اور آبرو ہی صرف نہین
بڑہائی ہماری بصیرت و غیرت کی ترقی کے مسائل اخلاقیہ کی ضمنی بیان
مین جو رذایل و قبایح معاشرت اہل دنیا بیان کئے اوس سے اصل تو
یہ ہے کہ انسانیت کا درجہ دکہلا دیا اور ظاہر کر دیا کہ جب یہ رذایل نہون
تو انسان ہے ورنہ ایک ہڈیونکا ڈہانچا ہے جو کار آمدنی نہین ہے مین
تہِ دل سے سپاس گذار سیاح ہر دلعزیز کا ہون اور سب لوگونکو آگاہی
رہی کہ یہ تمام بیان اصطلاحی خط مین ہے جسکو دوسرے وقت صاف
واضح طور پر لکہکر شایع کرونگا اگرچہ اورون نے بہی کچہ کچہ لکہ لیا ہے مگر
مین نے حرف بحرف یا لفظ بہ لفظ مطالب کو تحریر کیا ہے -

سیاح تسلیم - مہمان نوازی کا شکریہ قبول فرمائی اور اس چند روز کے قیام
فقیر مین جو تصدیع و تکلیف ہوئی اوسکو معاف کیجئے اور اجازت دیجئے
کہ یہ درویش کل بعد نماز فجر چلتا پہرتا نظر آئے کیونکہ رمتا جوگی بہتا پانی

اچھا ہوتا ہی سیاح یہ کہکر صدر مقام سے اوٹھکر سب کو اداب بجا لایا۔

جماعت کثیر فی امان اللہ سپرد کرتے ہین دعاے خیر سے جناب یاد فرمایا کیجیے

اور خداے تعالیٰ آپکو اس وعظ کا نیک جزا دے۔

آواز بلند۔ آمین ثم آمین۔

ضمیمہ

(چند اکابر و مصلحان قوم کے اچھے خیالات کا اظہار نسبت عزیز الاخلاق کے)

مجھے اس قصد سے ہمیشہ نفرت رہی اور ہے کہ حضرات طیب النفس کی تحریرون اور زرین خیالات کے اظہار کے پیرائے مین اپنی خودستائی و خویشتن ثنائی کرون مگر مجبور ہون کہ جن کبرا وقت نے اپنے اصابت راے اور منصفانہ خیالات سے **عزیز الاخلاق** کو برانہ سمجھکر مجھے اطلاع سے اعزاز بخشا اونکے اشفاق گرانمایہ کا شکر نہ کرنا نہایت مرتبہ کفران نعمت و مخالف تحدث بالنعمہ ہے اونکے بے بہا خیالات کے نتایج کا ایک ذخیرہ ہے جنکی تعداد بہت زاید ہے اونکا بیان بالاستیعاب ذکر کرنا ناظرین شایق کے کلالت و ملالت خاطر اور اضاعت وقت میرے پندار مین ہے لہذا اوس طومار ضخیم سے معدودے چند کی نقل اس ضمیمہ مین ہے۔

مین سب سے اس امر کو فرض سمجھتا ہون کہ حامی قوم۔ خیر خواہ اسلام فصیح البیان طلیق اللسان۔ بلیغ زبان۔ نئی انشا پردازی کی جان۔ قالب تہذیب کی روح روان جناب امرائو مرزا صاحب الشہیر بہ مرزا حیرت دہلوی

کا نہایت مرتبہ شکر بجا لاؤن جنکی گرانمایہ تحریر اور خیالات ثمین نتیجہ ورائے زرین سے میری ناچیز تالیف کو قوم نے نظر قدردانی سے دیکھا اور اونہین کے ارشاد کے موافق یہ رسالہ (عزیز الآفاق) ایک دلچسپ و جدید پیرایہ مین لکھا گیا ہے

مخزن محاسن بہیہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر کی مین جو ہر شناسی و قدردانی کو بہول نہین سکتا جنہون نے اپنے اخبار مہذب کے ذریعہ سے اشاعت میری ناقص تالیف کی فرمائی۔

ایسا ہی ایڈیٹر صاحب محمدن آبزرور کلکتہ کی عنایت کا شکرگذار ہونا میرا لازمی فرض ہے جنکے حسن اشاعت سے حد سے زیادہ میری اس سخیف تصنیف کی اقطار عالم مین خواہش ہوئی۔

آخر مین ایڈیٹر صاحبان اخبارات مطلع نور کانپور و قمر سندیلہ معین المزارعین کانپور و الوقت گورکہپور وغیرہ وغیرہ وغیرہ کا شکریہ بجا لاتا ہون جنہون نے محض حب قومی اور خالص مہرپروری سے عزیز الاخلاق کی قدرشناسی فرما کے اشتہار دیا جسکے سبب سے ممالک متوسط و اودھ و آسام و پنجاب و مدراس و بمبئی و بنگال و مغربی و شمالی و حیدرآباد دکن و سندھ و برہما و عدن وغیرہ وغیرہ وغیرہ سے بے شمار اوسکی درخواستین آئین* اور دست بدست کتابین نذر احباب ہوئین۔

---

* دلچسپ و دلربا مضامین کی ایک عمدہ و ضخیم کتاب کا بلا عوض قیمت کے ہر شخص کو لینا یا اوسکی درخواستین بیشمار آنا میرے نزدیک قوم کی پوری قدردانی نہین ہے قدر تو جب تہی کہ کچھ قیمت دیکر لیجاتے اور خریداری مزید ہوتی ۔

سید محمد عفا عنہ و عن ابیہ

یہ قوم کی قدر افزائی ہے ورنہ میری تالیف ہی کیا چیز ہے جسکو بنظر قدر جمہور
دیکھے نہ میرا مبلغ علم ایسا ہے جسکی شہرت سے تالیف کی خواہش سب کو ہو۔

فقیر مولف عفا عنہٗ

استنارات

طبع حامی وخیر خواہ اسلام نیک اندیش خاص وعام یکتاے زمان وحید
آوان فصیح اللسان بلیغ البیان اہل تالیف کثیر مرجع کبیر وصغیر کاشف الغویصات المعضلہ
مبین الغوامض المشکلہ ۔ (اعنی)

حضرت مولوی امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی سلمہ اللہ القوی

نمبر ۱۴۱۲

جناب مولینا سید عبدالعزیز صاحب اسلامی گروہ کے سرتاج سلامت
وعلیکم السلام ۔ پرسون جناب کا ایک رسالہ موسوم بہ **عزیز الاخلاق**
پہونچا ۔ مین نے اوسے اول سے آخر تک بغور دیکھا ۔ مین آزادانہ اسپر ریمارک
کرتا ہون واقعی یہ رسالہ بطور ایک دلچسپ قصہ کے لکھا گیا ہے طلبا کے لئے خصوصاً
بہت مفید ہے جن مطالب کے کہ اتنے بڑے رسالہ مین گنجایش ہوسکتی تھی اس سے
زیادہ قابل مصنف نے صرف اپنی قابلیت اور علمیت سے وہ باتین درج کی ہین
کہ جس سے نہ صرف اون کی لیاقت کا بھی اظہار ہوتا ہے بلکہ قومی ریفارم کی بھی
صفت اسمین پائی جاتی ہے اردو متین اور روزمرہ سے بھری ہوئی ہے
عبارت کا سلسلہ قابل مدح ہے قصہ کا انداز بہت اچھا ہے ۔ جن باتونکی

کہ آج کل ضرورت تھی وہ جہان تک مین اندازہ کرسکتا ہون ہمہ دان مصنف نے پورے پورے بیان کیئے ہین - ملک کو واقعی ایسے ریفارمر کی بہت سرگرمی سے قدر کرنی چاہیئے - مسلمانون کو بڑے فخر کا مقام ہے کہ ان مین ایسے ایسے لایق اور کثیر التصنیف لوگ پیدا ہونے لگے - ہمارے یہ کہان نصیب تھے کہ ہمارے زمانہ مین ہمارے ہی آنکھون کے اگے ان انفاس کا ظہور ہووے کہ جنکو زمانہ نے ہماری اصلاح کے لئے پیدا کیا ہے مین کتاب مذکور کی نسبت اس کہنے کی بھی جرات کرسکتا ہون کہ اگر گورنمنٹ کے مدارس مین یہ لے لی جاے اور طلبا کے درس مین مقرر کردیجائے تو ان چڑے چڑیا کی کہانی والی کتابون سے بدرجہا بہتر ہے جنکا یونیورسٹیز مین رواج ہے - بڑے خیالات کی اصلاح چھوٹے چھوٹے خرافات اقوال کی درستی شریر اور رذیل اشخاص کی قابل تنفر اور کریہہ عادات سے پرہیز - اپنے سچے احبا کی قدر کرنا - غرض انسانی زندگی کی ضروریات جنسے اخلاقی حیات درست ہوتی موجود ہین - ایک بڑی بات اس کتاب مین یہ رکھی ہے کہ حکمیہ اور منطقی مسایل کو ایسے سیدہے سادہے اردو مین مشرح بیان کیا ہے کہ جو از خود لاثانی اور عالی دماغ مصنف کی تعریف پر ناظر کو آمادہ کرتی ہے - اب تک صدہا کتابین اخلاقی اور تمدنی پیرایہ مین تحریر ہوچکی ہین لیکن اس کتاب مین وہ صفت جس سے ہم دایرہ امتیاز ہین اسے قائم کرسکتے ہین یہ ہے کہ یہ جامع مطالب و مقاصد ضروریہ ہے - علاوہ ان تمام باتون کی ایک صفت اسمین اور بھی ہے اور وہ سب سے زیادہ قابل قدر ہے یعنی اکثر مواقع پر احادیث نبوی کا ترجمہ یا صحیح حدیثون کے مطالب درج ہین - اہل اسلامی بچون کو فرض ہوگیا کہ وہ اسے دینی کتاب کے طور پر گو قصہ کے لباس مین کیون نہو

ہمیشہ اپنے درس مین رکھین - نہ صرف مسلمان بلکہ ہر قوم اور فرقہ کے طلبا اس سے استفادہ لے سکتے ہین فقط

راقم امراؤ مرزا حیرت دہلوی ۲۱ ستمبر ۱۸۹۱ء

دوسرے مرتبہ جناب معلی القابہ نے اپنے گرانمایہ خیالات کے اظہار سے مشکور فرماکے گرانبار فرمایا اور ظاہر کردیا کہ قدر علم کی عالم ہی کرتے اور تالیف کے مقاصد وہی جانتا کہ جو خود کثیر تصنیف رکھتا ہے یا جسکی نظر سے اسفار علم گذری ہین

ولہ

عزیز الاخلاق جو اسوقت میرے سامنے کھلی ہوئی رکھی ہے اور جسکی لطیف دلچسپ با نتایج مضامین کو بار بار پڑھ چکا ہون یہہ جناب مولانا مولوی سید عبد العزیز صاحب کی تالیف سے ہی جہان تک مین اس کتاب کی بابت رائے دیسکتا ہون وہ یہ ہے کہ یہ اخلاقی نسخہ نہ صرف پند و نصایح سے پر ہے بلکہ اسمین پولیٹکل اور مجلسی تمدنی - اخلاقی معاملات طرز معاشرت کو ایسے برجستہ جملون اور سیدہی سادہی عبارت مین ادا کیا ہے کہ جو سب کی سمجھہ مین بآسانی آسکتی ہین -

کتاب کی بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے محدود صفحون سے ایک غیر محدود اور وسیع مضمون کو اپنا محاط بنائے جسقدر اسکے پڑہنے سے با مذاق طبیعتین دلچسپی حاصل کرین اسیقدر بلکہ اس سے زیادہ اپنی حالت کی اصلاح کرنیکا انہین موقع ملے اگر انسان بغور عزیز الاخلاق کا مطالعہ کریگا تو اوسے ایسے بہت سے قیمتی خزاین کا ڈہیر ملیگا کہ جو بڑے جستجو اور عرق ریزی کے بعد حاصل ہوتے ایسے مصنف کی مسلمان جتنی عزت افزائی کرین تہوڑی ہے - یہ کتاب گو ہر شخص کو جو اسکو دیکھے ایک

حد تک فائدہ پہونچا سکتی ہے لیکن طلبہ کے لئے تو جان ہے اگر ہندوستان کے یونیورسٹیز
اسکو اپنے یہان تعلیمی کتابون کے سلسلہ مین شامل کرلین تو طلبہ کو ہر قسم کی
مدد ملے گی انکا اخلاق سنوریگا وہ جانینگے کہ زندگی کیونکر بسر کیا کرتے ہین انہین معلوم
ہوگا کہ عجب و تکبر کیا کیا خرابیان پیدا کرتا ہے وہ اسکا پورا تجربہ کرینگے کہ اخلاق
سے ہمین کیا نتیجے پیدا ہوے ہین - انہین اس امر کا مشاہدہ ہوگا کہ دنیا مین مہذب
بنا بہی عجیب چیز ہے وہ اس کتاب کو مطالعہ مین لاکر ملاحظہ کرینگے کہ ان برائیونکے
دور کرنے کے لئے مستعدی ظاہر کر رہی ہے کہ جو عموماً طلبہ مین پیدا ہو جاتی ہین -
گو صدہا اخلاق کی کتابین میری نظر سے گذر گئین لیکن مجھے یاد پڑتا ہے اگر میری
یاد درست ہے کہ ایسی جامع کتاب اسوقت تک دیکہنے مین نہین آئی اسکا ڈہنگ
بالکل انگریزی اخلاقی کتابونکا سا ہے کہ جو عموماً اکثر مطالب پر حاوی ہوتے ہین
زبان صاف روزمرہ درست - عبارت دلچسپ لطیف مضامین با نتایج اور قیمتی
اس مین درج ہین - جو با مذاق شخص دیکھیگا اُسے میرے ریمارک کی تصدیق ہو جاویگی جس شوق سے
کہ مین نے اسکو شروع کیا اوسی شوق سے مین نے اسکو ختم کیا مین نے اوسے دیکھکر وہ فایدہ اُٹھایا کہ
جو ایک قابل روشن دماغ مصنف کی تصنیف سے مجھ جیسا شخص اوٹھا سکتا ہے مولانا صاحب
موصوف ایک لایق اور عالم شخص ہین اونکی تصنیف سے صرف یہی غرض معلوم
ہوتی ہے کہ تمام آدمیونکو جو فائدہ اوٹھانے کی قابلیت رکھتے ہین مستفید ہون ہم
بہت دہوم دہام سے ایسے بہی خواہ ملک وقوم کی تائید کرتے ہین اور دعا کرتے
ہین کہ خدا ایسے مصنف کی کوششون مین برکت دے آمین ثم آمین -

راقم امراؤ مرزا حیرت دہلوی

انتخاب تحریر مولوی سید محمد حسین صاحب بہادر اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت ویونیورسٹی فیلو الہ آباد وممبر سیرن سیسٹر کالج انگلینڈ آپ نے عزیز الاخلاق بھیجا مین نے اوسکو پڑھا پڑھنا کیا معنی بچشم غور دیکھا واقعی آپ نے ملک کے لئے ایک رسالہ اچھا علم ادب مین لکھا ہے اور ایسی کتابون کی آج کل ہم لوگون کو بہت ضرورت ہے محاورہ کی تعریف یا مسایل تمدنیہ کی موشگافی کی ثنا رفضول ہے جبکہ کثیر التصنیف فاضل ادیب کی تحریر ہے خدا آپ کی عمر مین برکت دے۔

آپکا نیازمند محمد حسین کانپور ۹م۔ اگست ۱۸۹۱ء

انتخاب والانامہ فیض ختامہ امیر الامرا رئیس الوزرا الناقد الممتاز بین الاقران انسان عین الاعیان وزیر الدولہ خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر سلمہ اللہ باالتفاخر سی ایس آئی وزیر اعظم راج پٹیالہ ملک پنجاب

حضرت مولانا۔ آپ کی عطیہ دونون کتابین عزیز الاخلاق و حمید الکلام جو آپ نے محض حب قومی سے ہدیۃً ارسال فرمائی ہین میرے پاس پہونچ گئین جنکے لئے مین تہ دل سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہون واقعی ایسی کتابون کی قوم کو ضرورت اور ایسے ہی مولفین کے زمانہ کو حاجت تھی آپ نے قوم پر احسان فرمایا جسکا جزاے خیر خدا دے مین اس گرانمایہ ھدیہ کے عوض عجالۃ النہ ملے اپنی مولفہ کتاب جو میری سہ سالہ محنت کا نتیجہ ہے نذر کرتا ہون علیحدہ

سے ہم فلٹ پہونچے گا۔

خاکسار محمد حسن

انتخاب تحریر فیض مظہر جالینوس ہندوستان رشک فلاطون
یونان محی ضوابط واحکام حکمت سدید جامع مسایل طب
قدیم وجدید بارع دہر اوحد عصر جناب حکیم شیخ محمد اصغر حسین
خانصاحب المخاطب بہ خطاب افسر الاطبا خلف الرشید
غفران مآب منشی شیخ غلام غوث صاحب رئیس فتحگڈہ متعلق فرخ آباد

مولوی صاحب معظم ومحترم زید مجدکم - والانمیقہ مع کتاب بلاغت نصاب
جامع فضایل اخلاق جمیلہ ومخزن ہدایات صفات جزیلہ خلاصہ تجارب دانشمندان
آفاق موسوم بعزیز الاخلاق تصنیف سامی موصول ہوا اوسکے مطالعہ سے
نہایت مسرت وانبساط ہوا میرا قصد تہا کہ بالاستیعاب اوسکو مطالعہ کرکے پاسخ عالی نمیقہ
کا لکہونگا مگر بسبب ہجوم مریضون اور اپنی علالت کے ایسا فاقد الفرصہ ہون کہ
باوصف امتداد زمان اب تک اوسکے مطالعہ سے فارغ نہین ہوا ہون تخمیناً
دو جزو دیکہنے کو باقی ہین حق تو یہ ہے کہ آپ نے بہت عمدہ کتاب بڑے خوش اسلوبی
اور سلاست عبارت سے ایسی لکہی ہے کہ ہر شخص کو فیض اوسکا پہونچے گا خصوصاً
اس زمانہ مین کہ طوفان بے تمیزی موجین ماررہا ہے اور در ودیوار صدائے
آزادی پکار رہا ہے اسوقت ایسی کتابین ضرور درکار ہین خدا آپکو صد وبست سال

سلامت و بامراد رکھے اور جزائے خیر دے۔

اصغر حسین ۵ ستمبر ۱۸۹۱ع از فتحگڈہ ضلع فرخ آباد

رشحہ خامہ

حضرت قطب الاولیا سر آمد اصفیا مفسر بے نظیر فقیہ روشن ضمیر حکیم الحکما۔

تاج الاطبا مولینا شاہ عبد الحق کانپوری نزیل حیدر آباد المخاطب بخطاب شمس العلما ابن عارف باللہ شاہ غلام رسول رسول نما نقشبندی مخدومی

روحی فداک یا سیدی - السلام علیکم و علی من لدیکم سپاسگزار خداوندی ہون کہ لے چہہ برس بعد مجھے یاد کیا جزاک اللہ کہ اپنے خیالات زرین کا مجموعہ مجھے عنایت فرماکے مجھے اس لایق آپ نے سمجہا کہ اوس سے فیض حاصل کرون مولینا آپ کی تالیف کی کیا التعریف ہو سکے تقریظ کے لئے بڑی قابلیت چاہئے کم استعداد اور اردو خوان لکھے نہ پڑہے نام محمد فاضل کا یہ جگر کہ پانچوین سوارون مین نام اپنا لکہائے۔ قیام کانپور اور باہمی یکجائی کے وقت میرے ذہن مین گذرتا تہا کہ کسیوقت ایسا مجمع اخلاق اپنے دماغی قوت سے قوم کو ضرور فائدہ پہونچائے گا الحمد للہ کہ میرا خیال صحیح نکلا - مین نے اردو در کنار عربی مین بہی اس مذاق کے ساتہہ مسایل اخلاق کی موشگافی نہین دیکہی (جیسا کہ عزیز الاخلاق مین ماشاء اللہ آپ نے فرمائی) مین جب آپ کی اس کتاب کو دیکھتا ہون یہ سمان نظر آتا کہ میرا پیارا فاضل محدث عبد العزیز بالمواجہہ گہر ریزیان فرما رہا ہی اور مین اوسکو اپنے دامن التقاط مین لے رہا ہون - مین اوسکے مضامین سے

جس نے بجواب مین درباری نمبری ۷ خط اور عنایت ہوا ۱۲

ایسا مستفید ہوا کہ ایک روز تفسیر اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کی مین نے بیان کی تو آپ ہی
کی کتاب کے مسایل سنا دئے۔
حمید الکلام کا مذاق مولینا وہی ہے جسکا وعدہ ایک مرتبہ آپنے
فرمایا تھا الحمد للہ کہ میرا فاضل محدث کور ظاہری نہین ہے بلکہ غواص و اشنا ر
قلزم تصوف و عرفان ہے۔ آپ کا کلام مستانہ ایسا نہین ہے کہ سواے ارباب
طریقت کے آج کل کا کوئی مُلّا سمجھ سکے۔ آپ نے وہی کام کیا جو شفیق قوم اور
سرآمد جماعت کو کرنا زیبا ہے فی الحقیقت مسلمان اسوقت اخلاقی مسایل سے
بے بہرہ ہو رہے ہین آپنے اونکے ساتھ وہ نیکی کی ہے کہ جو سرتاج گروہ مسلمین کو
فرمانا چاہیئے اور کیون آپ نفرماتے سیادت قوم کا یہی منشا ہے اگر اب قوم
توجہ نکرے وہ جانے **نظم**

بسوزش دل من چشم تر چہ کار کند	لطالعیکہ زبون شد ہنر چہ کار کند
نہال تلخ نگردد بہ تربیت شیرین	پسر کہ بدگہر افتد پدر چہ کار کند

مولینا خدا تمہاری عمر و علم مین برکت دے۔ کیون برداشتہ خاطر ہوا بھی
کل کی بات ہے کہ سبزہ آغاز مین نے دیکھا تھا غالبًا چالیس کے قریب عمر نہ پہنچی ہو
ہوگی اے بھائی لڑکونکو پڑھاؤ بڑا فرض یہ ہے۔ اونکے دماغ کو علم حدیث سے
روشن کرو مڈل سے دماغ بچون کا پریشان نکرنا وہ بیہودہ مشقت ہے جسکا معاد سے
تعلق نہین ہے۔ کیا وہ زمانہ بھول گئے کہ کانپور مین گھنٹون مجھسے آپ تفسیر مین
اوبھتے تھے اپنی پرزور تقریر سے میرا ناک مین دم کر دیتے تھے اللہ رے یہہ
دماغ آپکا کہ جس مبحث پر اصرار کیا اوسکو ثابت کر دیا۔ **مفتی میر عباس** جیسے

ادیب کو اپنے ادیبانہ کلام کا معتقد بنانا آپ ہی کا کام تہا میر جمال الدین شیعی کو مناظرہ کے وقت پس پا کرنا اور اون سے عجز نامہ لکہانا آپ ہی کے حصہ مین ہتا مین تو متعجب ہتا کہ ایک ہفتہ کی بحث مین کیا نتیجہ ہوگا مگر پہر میدان آپ ہی کے ہاتہ رہا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

مولینا۔کیا وہ وقت ہتا کہ آپ امام رازی کی تفسیر کبیر کو جامع تفاسیر ارض فرماتے ہتے اور مین اوسکے خلاف ہتا مہینون اسکی بحث رہی مگر آپ نے الفاظ اپنے واپس لئے اور مجہے تہکا دیا مین دکن مین برداشتہ خاطر رہتا ہون وہ لطف یہان کہان اور نہ ایکو وہان مزا۔سفر حجاز درپیش ہے ہردم یہی لولگی ہے

بزتاز کیے خاطر من جسم گرانست برگیر الہی زمن این بار گران را

حرمین مین پہونچکر مالک کی بارگاہ مین آپ کی حسن عاقبت اور بچون کی ترقی علم وعمر کی دعا کرونگا۔ماشاءاللہ حمید مدعمرہ اب تو کچہ سمجہنے لگا ہوگا اوسکو حدیث ضرور پڑہانا مجہے اوسکے دیدار کا شوق ہے مگر اب وقت نہین ہے کہ عبدالحق و عبدالعزیز کو یکجائی نصیب ہو۔الاماشاءاللہ

راقم دعاگو فقیر عبدالحق عفی عنہ

از حیدرآباد دکن

صورة ما قرظ

الفايق اقرانه بلا ريب المنزهة فهومه عن كل وصمة وعيب الفاضل النحرير ومن ليس له فی اقرانه نظير نخبة الولی الفضل الاماجد ومن اقربنا الاقارب والاباعد

حکيم الحکماء واسوة الاطباء البری عن کل شين السيد مرتضی حسين

وقاه الله تعالی من کمال العين۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله العزيز العلی الحکيم ملهم عزيز التهذيب والاخلاق لخلقه بالفضل العميم والصلوة والسلام علی النبی الحميم المنعوت فی الکتاب الکريم بانه لعلی خلق عظيم واولاده آل يس وحم الذين هم شفعاء الامة وکاشفو الغمة يوم ازلفت الجنة وسعرت الجحيم — اما بعد فقد قرت عيون الدهر بهذه القرة وتجملت اتراب العصر من هذه الدرة وهی حديقة اشجار الاخلاق عار عن اشواك الاقلاق وجنة ازهار الاشفاق الفائحة بعبقات السرور والاشماق فيها ابکار قواعد الحياء والاحسان معرفة قلوب الاتقياء بالتجميش وحسن البيان وغلمان فوائد الحلم والسکون المزيلة بشجو الغواء من لحاظ العيون

اطربت النفوس حمائم مباديها الهادرہ واطابت
الخواطر اکمام معانیها الناضرة ابیاتها معمورة
بتدبیر المنزل وصفحاتها النظم المدینة الفاضلة
خیر موئل ابواب جناتها مفتوحة لکل خلیل
وحیاضها المنزعة مملوه لابن السبیل فلله
در مولفها الجلیل ومصنفها النبیل قد انبت
شقایق البلاغت من مخضر و اصطر سحائب
الفصاحة علی اتفاق نظمه ونثره وکیف لا و هو
رب الاخلاق والاداب زینة خلان والاحباب
ملجاء الابرار وحمید الاطوار الحکیم الاجل الاسعد
السید عزیز احمد الشهیر بعبد العزیز
الحسینی الرضوی درت فوائده وعمت
موائده فما المرجوء من الناظرین الیها
والمقبلین علیها ان یعلمو قدرها بالافکار
الصحیحة ویعرفو فضلها بالافهام الصریحة
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین
وصلی الله علی سیدنا محمد واهل
بیته الطیبین الطاهرین

اقل انام سید مرتضی حسین غفر الله له

اخبار مہذب دلگداز پریس لکھنؤ محلہ گڑھ برن بیگ خان

باہتمام مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر ایڈیٹر مہذب اخبار

نمبر ۳۶ مطبوعہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۱ء مطابق ۱۹ صفر ۱۳۰۹ھ

روز چہارشنبہ جلد ۲ - صفحہ ۲۹۳ -

عزیز الاخلاق ایک عمدہ علم و ادب و اخلاق کی کتاب ہے جیسا کہ اوسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے اسکے مصنف مولوی سید عزیز احمد الشہیر بہ عبد العزیز صاحب رضوی فرخ آبادی ہین - اور آرا باد کے مطبع نجم الثاقب مین ۲۰×۲۶ تقطیع کے متوسط درجہ کے کاغذ پر چھپی ہے - اور سر اکلنڈ کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے نام پر ڈیڈیکیٹ کی گئی ہے اور اسی غرض سے اخیر مین ٹائیٹل - فہرست - اور دیباچہ انگریزی زبان مین بھی لگا دیا گیا ہے اسمین اخلاق کے ضروری مسائل الیگری کے طرز پر بتلائے گئے ہین اور عاقل آباد کے لکچر اون لڑکون کو سنائے گئے ہین جو شایستگی کے مجسم اوصاف فرض کر لئے گئے تھے ہمین زیادہ تفصیل بحث کرنے کی فرصت نہین مگر اتنا بغیر بنائے نہین رہ سکتے کہ اخلاق کی یہ ایک عمدہ اور قابل قدر کتاب ہے - بہتر ہو اگر بچون کی خانگی تعلیم مین داخل کر دیجاوے اور مصنف نے (اپنی زبان و طرز سے معلوم ہوتا ہے) کہ اس امر کی کوشش کی ہے جو دیباچہ مین لایق مصنف نے ظاہر کیا ہے کہ بوجہ مذہبی تعلقات کے ہمارے یونیورسٹیان اخلاقی تعلیم کے ذمہ دار نہین

اور نہ ہو سکتی ہین اسلئے کہ اونکا فرض ہے کہ مختلف مذاہب اور مختلف سوسائٹیون کے لڑکون کو ایک درجہ مین لاکے بیٹھادین اور اسیوجہ سے یونیورسٹی کی تعلیم مجبوراً ہمارے بچون مین ایک بہت بڑا نقصان چھوڑ دیتی ہے جسکا پورا کرنا خود ہمپر فرض ہے اسی فرض کی تکمیل کا آلہ انہون نے اپنی کتاب کو بنایا اس کتاب کی نسبت ہمین نہین معلوم ہان اتنا بتائے دیتے ہین کہ علاوہ ایک تتمہ کے جو دو جزو پر ہے اور فہرست و دیباچہ کے یہ کتاب ۱۹۲ صفحہ پر تمام ہوئی ہے خود مصنف سے ملسکتی ہے جن صاحبونکو ضرورت ہو خط وکتابت کرین -

اطلاع

عزیز الاخلاق فی مسائل الاخلاق الملقب بہ حفیظ الفضائل کی تالیف مین ذیل کی کتب اخلاقیہ کا مناسب التقاط و موزون انتخاب کیا گیا ہے اور اسکے سوا بعض محققین زمانہ کے سوانح عمری و سفرنامون سے بھی مدد لی گئی -

عربی

کتاب الطہارۃ - ابو علی مسکویہ

مقالات - ابن حنین

مکارم الاخلاق - طبرسی

تصانیف - یعقوب کندی

عزیز التہذیب - عزیز صمدی

بدایۃ الہدایہ - حضرت امام غزالی

فارسی

ناصری

جلالی

مکتوبات - عبداللہ ابن احراری

ملفوظات قطبیہ - عبداللہ قطب شاہ بن محمد

حمید الکلام - عزیز صمدی

دیوان خواجہ حافظ

اخلاق و تفصیل

عربی

مقالات جالینوس

توریت

احیاء العلوم الدین - حضرت امام غزالیؒ

فارسی

کلیات خلاق المعانی

کیمیائے سعادت - حضرت غزالیؒ

مکتوبات حضرت امام مجدد الف ثانیؒ

صراط المستقیم - حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ دہلوی

اُردُو

فنون حکمت - منشی دہلوی

عزیز الاخلاق - عزیز صمدنی

خاور حکمت - علامہ صمدنیؒ

فیض احمد ״

فیوضات (عزیز السوانح) عزیز صمدنی

عزیز الوصایا عزیز صمدنی

المشتہر

عزیز احمد الشہیر بہ عبد العزیز عفا عنہ

ابن علامہ غفران مآب سید منظور احمد حسینی الرضوی

باشندہ صمدن مضاف فرخ آباد نزیل کرچھنان

ضلع الہ آباد۔

تقریظ

سراپا تہذیب واخلاق عزیز ومقبول آفاق منبع دیانت وایمانداری مخزن امانت وتمدن شعاری بری از عیب ومجلی بزین سید تونگر حسین صانہ اللہ عن کل شین بروی۔

عاقل نے خوشامد کو برا سمجھا ہمیشہ — جاہل نے خوشی سے کیا یہ اپنا ہی پیشہ
بیہودہ خوشامد نہین کرتا ہے تونگر — سر پر بھی چلادے اوسکے اگر آرہ و تیشہ

مولانا مقتدانا سیدنا جناب مولوی سید عزیز احمد عرف سید عبد العزیز صاحب ابن علامہ غفران مآب سید منظور احمد صاحب حسینی الرضوی مولف عزیز الاخلاق کی کتاب لاجواب مسمی عزیز الآفاق کے دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا مین کیا اور میری زبان کیا کہ ایسے عالم وفاضل وعالی دماغ حسان ہند فصیح وبلیغ کی تحریر کا ریویو کرون کہ جسکی طرز تحریر کے مطابق آج تک کوئی کتاب زبان اردو مین تالیف نہین ہوئی گو کہ میرا مبلغ علم ایسا نہین ہے کہ لفظ تقریظ پر لب کشائی کرون یا جناب مولانا صاحب نے جو کتابین عربی زبان مین تصنیف کی ہین اونکے مطالب پر بخوبی عبور کرسکون لیکن دل نہین مانتا اور نہ میرا خالص ایمان قبول کرتا کہ اپنے قلم کے ذریعہ سے اپنے خیالات لوگون پر ظاہر نکرون اور کیون ظاہر نکرون مین ایسا کافر نعمت نہین ہون کہ خدا جو نعمت دے اوسکا شکر بجا نہ لاؤن۔ میرے نزدیک تو کیا اکابر قوم کے نزدیک مسلم ہو چکا کہ فی زمانہ ایسی کتاب کی اردو زبان مین نہایت ہی ضرورت تھی اسواسطے کہ آج تک کسی انشا پرداز اردو نے ایسی کتاب تہذیب اخلاق کے لیئے تالیف نہین کی تھی اور نہ اسطرف

توجہ ہوئی البتہ کلام عاشقانہ کی جانب متوجہ ہوے کہ جسکے اوایل عمر مین پڑہنے سے پڑہنے والونکا زمانہ عشرت عسرت سی مبدل ہوگیا اگر ایسی کتابین زمانہ سلف سے ہند مین بزبان رایج رایج ہوئی ہوتین تو یہ خرابیان کہ جو بعض شرفا کے لڑکون مین پائی جاتی ہین نہوتین اگر بقول جناب میرزا حیرت دہلوی مسلمانون کی درس مین یہ کتاب اختیار کیجاے تو یقین ہے کہ بعد چندے اس کتاب کے فیض سے حالت شرفا اصلی حالت پر آجاے اور یقین ہے کہ عاملان کتاب ہذا آوارگی و غمازی وحسد وبغض وغیبت ودروغگوئی جملہ رذائل اخلاق وتمدن کی طرف راغب نہون جیسا کہ فی زمانا اپنی اوقات عزیز کو ایسے ہی امور خسیسہ مین ضائع کرتے ہین اور ایسے ہی باتون سے اونکو ایک دلچسپی رہتی ہے اور طرفہ امر یہ ہے کہ جناب مولانا صاحب نے جن امور کے نقایص وقبایح تحریر فرمائے ہین وہ ہر ملت مین شرعاً وعقلاً ناجائز ہین غرضکہ اس چہوٹی سی کتاب مین جملہ مدارج اسطور سے درج ہین کہ گویا دریا کو کوزہ مین اور ہوا کو مٹہی مین بند کیا ہے اس کتاب کو **اشعات مکالمات** کہون تو زیبا ہے کیونکہ اسکے مکالمے کی روشنی قلوب اہل اخلاق کو منور کررہی ہے بارالہا اس کتاب کو قبولیت عام دے اور ہماری قوم کو بصیرت عنایت فرما تا کہ اس کتاب فیض رسان سے استغنا نہ کرے۔

خاکسار تونگر حسین متوطن پروہی متعلق کراری من مضاف الہ آباد

ارشاد

اہل الرشاد مرجع ارباب السداد ملاذ علوم الاسلام ملجا العلماء الفخام الحامی عن الطریقۃ لائمۃ المحدثین والمضطلع باعباء علوم الاکابر المفسرین شرف المتکلمین اسوۃ المتالہین

قدوة مقدام الفضلا الناهی عن المنکرات الشرعیة والآمر بالمعروفات الورعیة محی الطرق الصوفیه مروج آثار عوارفیه مولینا ومولے الکل حضرت قدسی سیرت مولوی سید محمد عبد الله محدث صوفی صمدی متع الله المسلمین بطول حیٰوته ۔

بنامیکه دنیا و دین آفرید — بنامیکه چرخ و زمین آفرید
بنامیکه پیغمبر رہنما — فرستاده از بہر تلقین ما
بنامیکه نعمت مرا داده ست — برویم در فضل بکشاده ست

آغاز سخن ست ورنه کلام بے اثر ست — تنگری بیچون وبیچگو که عطوفتها که بر من کرده و با وجود صدور خطا ہایم فراوان مهر گسترده و بخشایش ہا نموده ۔

سپاسش زامکان من دور ست — بتحریر وے خامه معذور ہست
اگر نعمتش را تحدث کنم — براه فضولے قدم مہا زنم
چه اعداد انعام واحسان او — فزون و مزید ست اے نیک خو

خداوند کردگار م از فرط مهر خویش بمن هرچه بخشوده و ابواب کرم بروے این دریوزه گر بے نوا رہیده ست و آزمند نکشوده شرح وے کردن باوجود پیوند آب بہاون کوفتن ست

زاآلا و افضال وے نعمتے — زاکرام و انعام او دولتے
که بخشیده یزدان دادار ما — باین آزمند ذلیل گدا

تا کجا بشمرم و تا کجا بخامه بسپرم نتوانم گفت نتوانم نبشت ہر احسان را گفتن و هر منت را نگاشتن بے بو وست کر بهائیکه یافتم از آنجمله ۔

ہمنست وافی که در خاندان — عزیز است نام آور و کامران
فروزان چراغے بکاخ مرا — که دریافت عالم از و صد ضیا

گرامی صفات و مبارک سیر	بچرخ علو مست رخشان قمر
محدث صفت هست و درویش خو	محب مساکین و نخوت عدو

بعلوم و فنون طیبہ بارع چنانست کہ امروز نند و نظیرش نمی بینم اگرچہ باقصار عالم گشتہ ام و از سرد و گرم زمانہ بسیارے چشیدہ ام مثل تالیف وے ندیدہ و شنیدہ ام بزبان همگنان

زفیضان علمش بگیہانیان	رسیدست گنجینہ ہا این زمان

باقطار گیتی علوم شریعت و فنون لطیف شایع و ذائع نمودہ ہر چہ کردنے بود کرد۔

باخلاق اسفار و دفتر نوشت	طوامیر علم ادب در نوشت

لطایف و شرایف کہ در سینہ ہا مکتوم بود از فیض قلمش بقرطاس رو در نمود همگنان دانند کہ من کیستم و او کیست و من چیستم و تصنیف وے چیست من فقیر اذل الخلیقہ ام و او نور دیدہ من ست برادر علامہ در آنجہانے مرا یادگار باغ و بستان ست وے سرور سینہ بے کینہ ماست و خاندان حضرت رفیع را ارج فزاست تالیف او مفید انام ست و بہر افادہ از فضلائے عام

ولیہان و این بندہ کمترین	سپاہش نتانند بدن غیر این
کہ عبد اللہ بالمرہ صبح و مسا	بدرگاہ ایزد کنند التجا
برومند دار این نہال مرا	ز الطاف و اکرام خود دادہا
نہ شر مکاید ز چشم حسود	ورا دار در حفظ خود اے ودود

زعلم و عمل لطف کن بہرہا
برون نیست ز امکان تو اے خدا

تاریخ

طبعزاد گل گلزار معنی آفرینی خلاق المعانی ثانی کملا رمتقدمین را یادگار و متاخرین را مایہ ناز و افتخار ناظم بعدیل سخنور بے مثیل کہ عرفی و خاقانیش فرمان پذیر۔ سکہ در شیراز و شروان منیر ند بلاغت کنیز خانہ زاد اوست و فصاحت بندۂ رضا جو مولوی شاہ سید محمد عادل سلمہ ابن صالح جناب شاہ محمد مجتبیٰ صاحب قادری رئیس اوجھنی من مضافات الہ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باد بہارے وزید در چمنستان خلق — غنچۂ غم وا شگفت در دل مستان خلق

از چہ بود یا الٰہ این ہمہ عیش و سرور — گز در و دیوار ہا نغمۂ و الحان خلق

گوش و دل عالمی ساختہ معمور و پُر — چون صدف پر گہر از نم نیسان خلق

گفت سروش فلک گوش کن از ما شنو — سید عالی نسب گوہر عمان خلق

مولوی عبدالعزیز فاضل یکتائے دہر — عالم ذو العلم و فضل در دبستان خلق

شاہ سریر عطا مخزن جود و کرم — ماہ سپہر سخا مہر فروزان خلق

دست عطائش چنان ریختہ بر خلق زر — برد بدل حسرتش حاتم دوران خلق

مالک اقلیم حلم حاکم شہر وقار — زندہ شد از عدل او کسرئ خاقان خلق

قامع بنیاد بد ماحئ کین و حسد — موجد آئین نیک تاثیر ریحان خلق

شہرت خلقش چنان رفتہ بشہر و دیار — گشتہ معنبر گز و جامۂ و دامان خلق

ہر کہ دمے یافتہ شمۂ از لطف او — باد صبا ہم گرفت بوے ز بستان خلق

کردہ بہ تالیف خویش خاطر عالم گر دہ — ساخت معطر دماغ از گل ریحان خلق

ساخت کتابے عجیب ہادی راہ صفا — تا ہے عادات بد آمد احسان خلق

مرحبا خوش نسخهٔ شافی اسقام بد	داده به فیض عمیم روح به ابدان خلق
وه چه کتابے غریب دررهٔ خلق و ادب	زیبد اگر گویمش بدر درخشان خلق ۱۲۹۳ھ
بیخ ذمائم بکند طرح محاسن به بست	زنگ ضلالت زدود صیقل یران خلق
ظلمت ظلم و ستم گشته منور ازو	ظلمت دل بر فروخت نیر تابان خلق
هر که بیک طرفهٔ چشم بدیدارش کشاد	یافت به یک دم زدن گنج زرکان خلق
عادل صادق مقال بس کن و هشیار باش	تا نه زنے هرزه در خم چوگان خلق
از دل خود خواستم چون پی سالش بگفت	هاتف غیبم بگوش زیب گلستان خلق ۱۳۱۰ھ

۱۳ ھ ۱۰ محسن عادل ۹۳ ۱۸ سنہ ع
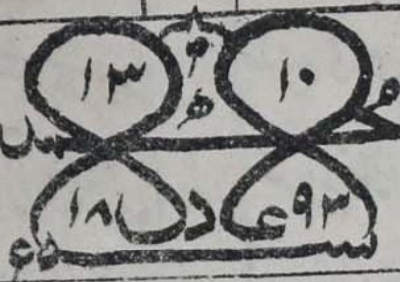
از متراکمات طبع گهربار بسم الله صحیفهٔ سخندانی دیباچهٔ نسخهٔ معنی آفرینی زینت کاشانهٔ شاعری سراج وهاج منیر دولتکدهٔ زبان آوری قالب فصاحت را روح روان جسم فسردهٔ بلاغت را جان مداح رسول انام کلامش مقبول خاص و عام افتخار الشعرا زبدة الکملا حافظ شاه سید کمال الدین احمد صاحب وصاله الله بر شادة السر علیه شیری الٰه آبادی قطعه به تقریظ کتاب مجموعهٔ اخلاق عزیز الآفاق مصنفه سید سندی مولانا مولوی سید عبد العزیز صاحب رضوی نزیل کرچهنان ضلع الٰه آباد مد مجده

عالم با عمل و کاشف اسرار علوم	سید رضوی و لخت جگر آل رسول

پدرانش همه طاهر چو صفی و حیدر | مادرانش همه پاکیزه چو حوا و بتول

صدر آرای شریعت به کلام ناطق | کارفرمای طریقت به حدیث منقول

فکرتش مایده سالار دلیل روشن | خاطرش طعمه خور مایدهٔ شان نزول

کاشف رمز شریعت به حدیث و قرآن | ماهر کنه حقیقت به فروع و به اصول

حامی سنت و ایمان به کتاب محفوظ | ماحی بدعت و عصیان بدلیل معقول

قاید شرع نبی قدوهٔ اصحاب علوم | هادی راه یقین زبدهٔ ارباب عقول

مولوی عبد عزیز آنکه بود در ره دین | قاطع کفر دلیلش دم سیف مسلول

واعظی هست که بر منبر نه پایه نشست | خامهٔ ناصیه سائیش به عبادت مشغول

موج در نسخهٔ زیبای عزیز الآفاق | شرح اخلاق نوشت است به ابواب فصول

آیت خلق عظیم است به قرآن مرقوم | دین کتابش همه تفسیر کتاب مقبول

نقطهٔ اوست طرب خیز چو خال مشکین | سطر او هست دلاویز چو زلف مرغول

صفحاتش همه با عارض خوبان همرنگ | کلماتش همه با معنی قرآن مشمول

حسن معنی و بیانش به نقوش الفاظ | روح پاکست که کرده است به اجساد حلول

میرباید اثرش خستگی روح حزین | میکشاید نفسش بستگی طبع ملول

حافظ این قطعه نوشتیم و تقریظ کتاب | یابد از خوبی او قطعهٔ ما عز قبول

عرایضه حقیر فقیر کمال الدین احمد ابن حاجی الحرمین شریفین سید شاه نظام الدین احمد اله آبادی یحیی پوری از اولاد امیر کبیر میر نظام الدین علیشیر هراتی رحمة الله علیه - وزیر سلطان حسین خاقان منصور بادشاه هرات .

مترشحہ خامہ گہربار

سرآمد شعرا متاخرین نشان شان متقدمین ابلغ بلغا عصر و افصح فصحای دہر

حافظ سید کمال الدین احمد صاحب سلمہ اللہ الصمد

بتصنیف عزیز از اکمل

قطعہ بدیعہ و صنعت حصول عدد عبد عزیز از ہر عدد کہ خواہند بترکیب مظہرہ اشعار

	۱۰۰	بطریق عمل
اے عبد عزیز از عزیزی	ہستی ہمہ وجود موجود	
خواہی کہ رسی بصدق گفتار	این نکتہ شنو بطرز محمود	۱۷۰ × ۱۰
از ہر عددے کہ نام جوئی	با ضرب دہ اش بباید افزود	۱۷۰۰ + ۶
با حاصل ضرب جمع کن شش	وانگاہ دگر بہ دہ زنش زود	۱۷۰۶ × ۱۰ = ۱۷۰۶۰
تقسیم بکن بصد ہمہ را	تا باقی قسمتت دہد سود	۱۷۰۶۰ − ۱۷۰۰۰
کن جمع بہ ہشت آن بقیہ	تا دیدہ و دل شوند خوشنود	۶۰ + ۸ = ۶۸
مطلوب بہ ضرب پنج یابی	دروازہ توان بضرب بکشود	۶۸ × ۵ = ۳۴۰
تضعیف کن آں ہمہ عدد را	کز نیمہ او تراست مقصود	۱۷۰ ۱۷۰
کلکت بہ نگارش مواعظ	خواندہ سبق صحیفہ جود	
شد مشک فشان ریش حامد	کلکت بہ حروف مشک آلود	
توفیق رفیق و رہنمون باد	از حضرت کردگار معبود	
طفلان ترا رفیق بادا	تکمیل ہنر بہ بخت مسعود	
گر دست بنوک کلک حافظ	این نامہ بنام تو زر اندود	

حضرات ناظرین پہلے صحت کرلین بعدہ کتاب ملاحظہ فرمائین

صحت نامہ کتاب عزیز الآفاق باہتمام تصحیح سید تونگر حسین صاحب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
فہرست	۱۸	مصنفانہ	منصفانہ	۶۵	۷	مواتر	متواتر	۱۲۶	۱۳	اونکا بیان	اور اونکا بیان
۶	۴	کسکو	کسی کو	۶۶	۳	جو ضرر	ضرر	۱۲۷	۱	نتیجہ ورا ے	نتیجہ راے
۷	۱۲	تہا کسی	تہاکہ کسی	۶۷	۱۱	سلمہا اللہ	سلمہما اللہ	۱۲۸	۳ حاشیہ	انسپکٹر	اسپیکر
۲۵	۱	اوراوسکے	اوسکے	″	۱۵	پذتر	بدتر	۱۳۰	۴	معلی القابہ	معلی بالقابہ
″	۷	آہمہ	اہمہ	۷۵	۹	کھونگاوہ یہ کہ	کھونگا کہ	۱۳۴	۶	مخدومی	مجددی
″	۱۱	آہمہ	اہمہ	۸۱	۱۰	یہ ہی ہے	یہ ہے	۱۳۶	۹	پرتازکے	برنازکے
″	۱۳	اثر	حصر	۸۵	۷	غذابون	غذایون	۱۳۷	۸	العیم	العمیم
۳۶	۷	نکرے	کرے	۸۹	۲	جاہ سے زیادہ	جاہ زیادہ	″	۱۴	اشواک	اشراک
۳۷	۸	داغ	ارمان	۹۱	۷	توجہ	متوجہ	۱۳۸	۳	النظم	انظم
۴۱	۹	افسام بھی اضداد	اقسام اضداد بھی	۹۳	۶	مباحثہین	مباحث ہین	″	۵	فلد	قللہ
۴۲	۶ حاشیہ	مبادات	مبادرت	۹۴	۱۷	ہے	سے	″	۹	خَلان	خَلّان
۴۴	۱۲	تتلویح	تلویح	۹۶	۱۷	گیا	کیا	″	۱۳	فنالمرجو	نالمرجو
۴۵	۹	محارست	ممارست	۱۰۵	۱۹	سید حسین	سید تونگر حسین	۱۴۰	۱۰	کیا	لیا
۴۹	۳	براسمجھا	برا نہ سمجھا	۱۰۸	۷	خواہش	حواس	۱۴۳	۵ حاشیہ	ارشادین	ارشادش
″	۱۹	ہم حرفہ	حرفہ	″	۳ حاشیہ	الشہر	الشہیر	″	″	جہان جہانیان	جہان و جہانیان
۵۲	۱۳	دکاکت	رکاکت	۱۱۷	۱۴	اونکو	اوسکو	۱۴۴	۱۷	بے بود	بے سود
″	۱۶ حاشیہ	دکاکت	رکاکت	۱۱۹	۱۶	ہوے گی	ہو گی	۱۴۵	۳	باقصار	قطار
۵۶	۲	چول	جول	۱۲۳	۲	یا اوس سے	کیا اوس سے	″	۴	ہمگنان	ہمگنان ست
۵۷	۱۴	اورسی بات	اوراسی باب	″	″	توکیا	کیا	″	۱۰	درانجہانے	انجہانے
۵۹	۶	نیازارد	بیازارد	″	۶	جوتمکو	تمکو			مراج	